باب ۴

درود شریف کی برکت اور تاثیر کے حیرت انگیز واقعات

درود شریف کی برکت وتاثیر کے واقعات

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

درود شریف کے بارے میں اللہ تعالیٰ شانہٗ کے حکم اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک ارشادات کے بعد حکایات کی کچھ زیادہ اہمیت نہیں رہتی لیکن لوگوں کی عادت کچھ ایسی ہے کہ بزرگوں کے حالات سے ترغیب زیادہ ہوتی ہے۔ اسی لئے اکابر کا دستور اس ذیل میں کچھ حکایات لکھنے کا بھی چلا آرہا ہے۔ حکیم الامت حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے ایک فصل زاد السعید میں مستقل حکایات میں لکھی ہے جس کو بعینہٖ لکھتا ہوں۔ اس کے بعد چند دوسری حکایات بھی نقل کی جائیں گی۔

1۔ درود شریف کی وجہ سے نیکیوں کا پلّہ وزنی ہو جائیگا

مواہب لدنیہ میں تفسیر قشیری سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم وزن ہو جائیں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک پرچہ سرانگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلّہ وزنی ہو جائیگا۔ وہ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں؟ آپ کی صورت اور سیرت کیسی اچھی ہے۔ آپ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور یہ درود شریف ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا' میں نے تیری حاجت کے وقت اس کو ادا کر دیا (حاشیہ حصن) یہ قصہ فصل اوّل کی حدیث نمبر ۱۱ پر بھی گذرا اور اس جگہ اس کے متعلق ایک کلام اور بھی گذرا۔

2۔ روضہ شریفہ پر سلام کے لئے خصوصی قاصد بھیجنا

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کہ جلیل القدر تابعی ہیں اور خلیفہ راشد ہیں شام سے مدینہ منورہ کو خاص قاصد بھیجتے تھے کہ ان کی طرف سے روضہ شریفہ پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے۔ (حاشیہ حصن از فتح القدیر)

3۔ ایک درود کی برکت

روضۃ الاحباب میں امام اسمٰعیل بن ابراہیم مزنیؒ سے جو امام شافعیؒ رحمہ اللہ کے بڑے شاگردوں میں ہیں نقل کیا ہے کہ میں نے امام شافعیؒ کو بعد انتقال کے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالےٰ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا۔ وہ بولے مجھے بخش دیا اور حکم فرمایا کہ مجھ کو تعظیم واحترام کے ساتھ بہشت میں لے جائیں اور یہ سب برکت ایک درود کی ہے جس کو میں پڑھا کرتا تھا۔ میں نے پوچھا وہ کونسا درود ہے؟ فرمایا یہ ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔ (حاشیہ حصن)

4۔ ڈوبتے ہوئے جہاز کا نجات پانا

مناہج الحسنات میں ابن فاکہانیؒ کی کتاب فجر منیر سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ نیک صالح موسٰی ضریرؒ بھی تھے انہوں نے اپنا گذرا ہوا قصہ مجھ سے نقل کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا اور میں اس میں موجود تھا۔ اسوقت مجھ کو غنودگی سی ہوئی۔ اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو یہ درود کی تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو ہزار بار پڑھیں۔ ہنوز تین سو بار پر نوبت پہنچی تھی کہ جہاز نے نجات پائی اور بعد الممات کے انک علی کل شیء قدیر بھی اس میں پڑھنا معمول ہے اور خوب

ہے وہ درود یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَآ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ. اور شیخ مجد الدینؒ صاحب قاموس نے بھی اس حکایت کو بسند خود ذکر کیا ہے۔ (نف)

5۔ ایک کاتب کی درود شریف لکھنے کی وجہ سے بخشش

بعض رسائل میں عبید اللہ بن قمر قواریریؒ سے نقل کیا ہے کہ ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا وہ مرگیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہا مجھے بخشدیا۔ میں نے سبب پوچھا کہا میری عادت تھی جب نام پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کتاب میں لکھتا تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بڑھاتا۔ خدائے تعالیٰ نے مجھ کو ایسا کچھ دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا' نہ کسی دل پر گذرا (گلشنِ جنت)

6۔ درود شریف پڑھنے والی لڑکی کی کرامت

دلائل الخیرات کی وجہ تالیف مشہور ہے کہ مؤلف کو سفر میں وضو کے لئے پانی کی ضرورت تھی اور ڈول رسی کے نہ ہونے کی وجہ سے پریشان تھے۔ ایک لڑکی نے یہ حال دیکھ کر دریافت کیا اور کنویں کے اندر تھوک دیا۔ پانی کنارے تک اُبل آیا۔

مؤلف نے حیران ہو کر وجہ پوچھی۔ اُس نے کہا یہ برکت ہے درود شریف کی۔ جس کے بعد انہوں نے یہ کتاب دلائل الخیرات تالیف کی۔

7۔ قبر سے خوشبو آنا

شیخ زروق رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ مؤلف دلائل الخیرات کی قبر سے خوشبو مشک وعنبر کی آتی ہے اور یہ سب برکت درود شریف کی ہے۔

8۔ کاتب کی درود شریف والی بیاض مقبول ہوگئی

ایک معتمد دوست نے راقم سے ایک خوشنویس لکھنؤ کی حکایت بیان کی۔ ان کی عادت تھی کہ جب صبح کے وقت کتابت شروع کرتے تو اوّل ایک بار درود شریف ایک بیاض پر جو اسی غرض سے بنائی تھی لکھ لیتے اس کے بعد کام شروع کرتے جب اُنکے انتقال کا وقت آیا تو غلبۂ فکر آخرت سے خوفزدہ ہو کر کہنے لگے کہ دیکھیے وہاں جا کر کیا ہوتا ہے۔ ایک مجذوب آنکلے اور کہنے لگے' بابا کیوں گھبراتا ہے' وہ بیاض سرکار میں پیش ہے اور اس پر صاد بن رہے ہیں۔

9۔ ایک مہینہ تک کمرہ سے خوشبو آنا

مولانا فیض الحسنؒ صاحب سہارنپوری مرحوم کے داماد نے مجھ سے بیان کیا کہ جس مکان میں مولوی صاحب کا انتقال ہوا وہاں ایک مہینے تک خوشبو عطر کی آتی رہی۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو بیان کیا۔ فرمایا یہ برکت درود شریف کی ہے۔ مولوی صاحب کا معمول تھا کہ ہر شب جمعہ کو بیدار رہ کر درود شریف کا شغل فرماتے۔

10۔ فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھنا

ابوزرعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا کہ آسمان میں فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے۔ اُس سے سببِ حصول اس درجے کا پوچھا۔ اُس نے کہا میں نے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں۔ جب نامِ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا آتا' میں درود لکھتا تھا۔ اس سبب سے مجھے یہ درجہ ملا۔ (فض) زادالسعید میں یہ قصہ اسی طرح نقل کیا ہے۔ بندہ کے خیال میں کاتب سے غلطی ہوئی۔ صحیح یہ ہے کہ ابوزرعہؒ کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا جیسا کہ حکایات میں نمبر ۲۹ پر آرہا ہے۔

11۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا معاملہ

امام شافعیؒ رحمۃ اللہ علیہ کی ایک حکایت ہے کہ ان کو بعد انتقال کے کسی نے خواب میں دیکھا اور مغفرت کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے فرمایا یہ پانچ درود شریف جمعہ کی رات کو میں پڑھا کرتا تھا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ تُصَلّٰی عَلَیْہِ اس درود کو درود خمسہ کہتے ہیں (فض) امام شافعیؒ کے متعلق اور بھی حکایات نقل کی گئی ہیں جو نمبر ۳۰ پر آرہی ہیں۔

12۔ درود کی کثرت کی وجہ سے بخشش

شیخ ابن حجر مکیؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک صالح کو کسی نے خواب میں دیکھا' اس سے حال پوچھا۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم کیا اور مجھے بخشدیا اور جنت میں داخل کیا۔ سبب پوچھا گیا تو اس نے کہا۔ فرشتوں نے میرے گناہ اور میرے درود کو شمار کیا۔ سو۱۰۰ درود کا شمار زیادہ نکلا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا۔ اتنا بس ہے' اس کا حساب مت کرو اور اس کو بہشت میں لے جاؤ (فض) یہ قصہ نمبر ۱۹ پر قول بدیع سے بھی آرہا ہے۔

13۔ درود شریف پڑھنے والے منہ کا بوسہ

شیخ ابن حجر مکیؒ نے لکھا ہے کہ ایک مرد صالح نے معمول مقرر کیا تھا کہ ہر رات کو سوتے وقت درود بعدد معین پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب رسول

مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور تمام گھر اس کا روشن ہوگیا۔ آپؐ نے فرمایا وہ منہ لاؤ جو درود پڑھتا ہے کہ بوسہ دوں۔ اس شخص نے شرم کی وجہ سے رخسار سامنے کردیا۔ آپؐ نے اس رخسارہ پر بوسہ دیا۔ بعد اس کے وہ بیدار ہوگیا تو سارے گھر میں مشک کی خوشبو باقی رہی (فض) یہ واقعہ آگے تفصیل سے آرہا ہے۔

14۔ حضرت حواء علیہا السلام کا مہر

شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ جب حضرت حوا علیہا السلام پیدا ہوئیں' حضرت آدمؑ نے ان پر ہاتھ بڑھانا چاہا۔ ملائکہ نے کہا صبر کرو۔ جب تک نکاح نہ ہوجائے اور مہر ادا نہ کردو۔ انہوں نے پوچھا مہر کیا ہے؟ فرشتوں نے کہا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تین ۳ بار درود شریف پڑھنا اور ایک روایت میں بیس ۲۰ بار آیا ہے۔ فقط یہ واقعات زادالسعید میں نقل کئے ہیں۔ ان میں سے بعض کو دوسرے حضرات نے بھی نقل کیا ہے اور ان کے علاوہ بھی بہت سے واقعات اور بہت سے خواب درود شریف کے سلسلہ میں مشائخ نے لکھے ہیں۔ جن میں سے بعض کا ذکر اس رسالہ میں کیا جاتا ہے جو زادالسعید کے قصوں پر اضافہ ہے۔

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

15۔ کثرت درود والی مجلس میں حاضری کا حکم

علامہ سخاویؒ لکھتے ہیں کہ رشید عطار نے بیان کیا کہ ہمارے یہاں مصر میں ایک بزرگ تھے جن کا نام ابوسعیدؒ خیاط تھا۔ وہ بہت یکسو رہتے تھے۔ لوگوں سے میل جول بالکل نہیں رکھتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے ابن رشیقؒ کی مجلس میں بہت کثرت سے جانا شروع کردیا اور بہت اہتمام سے جایا کرتے لوگوں کو اس پر تعجب ہوا۔ لوگوں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی خواب میں زیارت کی اور کہا کہ حضورؐ نے مجھ سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ اُن کی مجلس میں جایا کر اس لئے کہ یہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھتا ہے

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِماً اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

16۔ کثرت دُرود کی وجہ سے اکرام واعزاز

ابوالعباس احمد بن منصورؒ کا جب انتقال ہوگیا تو اہلِ شیراز میں سے ایک شخص نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد میں محراب میں کھڑے ہیں اور ان پر ایک جوڑا ہے اور سَر پر ایک تاج ہے جو جواہر اور موتیوں سے لدا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے ان سے پوچھا۔ انہوں نے کہا۔ اللہ جل شانہ، نے میری مغفرت فرمادی اور میرا بہت اکرام فرمایا اور مجھے تاج عطا فرمایا۔ اور یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرتِ دُرود کی وجہ سے ہے (قولِ بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِماً اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

17۔ دُرود شریف گناہوں کی مغفرت کا سبب بن گیا

صوفیا میں ایک بزرگ نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو کہ جس کا نام مسطح تھا اور وہ اپنی زندگی میں دین کے اعتبار سے بہت ہی بے پرواہ اور بیباک تھا (یعنی گناہوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتا تھا) مرنے کے بعد خواب میں دیکھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا اُس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ شانہ، نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے پوچھا یہ کس عمل سے ہوئی اُس نے کہا کہ میں ایک محدث کی خدمت میں حدیث نقل کررہا تھا۔ اُستاذ نے دُرود شریف پڑھا میں نے بھی اُن کے ساتھ بہت آواز سے دُرود پڑھا۔ میری آواز سن کر سب مجلس والوں نے دُرود پڑھا۔ حق تعالیٰ شانہ، نے اس وقت ساری مجلس والوں کی مغفرت فرمادی (قولِ بدیع)

نزہتہ المجالس میں بھی اسی قسم کا ایک اور قصہ نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا' بہت گناہگار تھا۔ میں اس کو بار بار توبہ کی تاکید کرتا تھا۔ جب وہ مرگیا تو میں نے اُسے جنت میں دیکھا میں نے اس سے پوچھا کہ تو اس مرتبہ پر کیسے پہنچ گیا؟ اُس نے کہا میں ایک محدّث کی مجلس میں تھا انہوں نے یہ کہا کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زور سے دُرود پڑھے اس کیلئے جنت واجب ہے۔ میں نے آواز سے دُرود پڑھا اور اس پر اور لوگوں نے بھی پڑھا اور اس پر ہم سب کی مغفرت ہوگئی۔

اس قصہ کو روض الفائق میں بھی ذرا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ صوفیاء میں سے ایک بزرگ نے کہا کہ میرا ایک پڑوسی تھا بہت گناہگار' ہر وقت شراب کے نشہ میں مدہوش رہتا تھا اس کو دن رات کی بھی خبر نہ رہتی تھی۔ میں اس کو نصیحت کرتا تو سنتا نہیں تھا۔ میں توبہ کو کہتا تو وہ مانتا نہیں تھا۔ جب وہ مرگیا تو میں نے اس کو خواب میں بہت اُونچے مقام پر اور جنت کے لباس فاخرہ میں دیکھا' بڑے اعزاز واکرام میں تھا۔ میں نے اس کا سبب پوچھا تو اُس نے اُوپر والا قصہ محدّث کا ذکر کیا

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِماً اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

18۔ سیدھا جنت میں جانے کا عمل

ابوالحسن بغدادیؒ دارمی کہتے ہیں کہ انہوں نے ابوعبداللہ بن حامدؒ کو مرنے کے بعد کئی دفعہ خواب میں دیکھا۔ اُن سے پوچھا کہ کیا گذری؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی اور مجھ پر رحم فرمایا۔ انہوں نے اُن سے یہ پوچھا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتاؤ جس سے میں سیدھا جنت میں داخل ہوجاؤں۔ انہوں نے بتایا کہ ایک ہزار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں ایک ہزار مرتبہ قل ہو اللہ۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو بہت مشکل عمل ہے تو انہوں نے کہا کہ پھر تُو ہر شب میں ایک ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھا کر۔ دارمیؒ کہتے ہیں کہ یہ میں نے اپنا معمول بنالیا (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِماً اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

19- دُرود شریف کی برکت سے حساب معاف

ایک صاحب نے ابوحفص کاغذیؒ کو اُن کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا۔ اُن سے پوچھا کہ کیا معاملہ گذرا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے مجھ پر رحم فرمایا' میری مغفرت فرمادی۔ مجھے جنت میں داخل کرنے کا حکم دیدیا۔ انہوں نے کہا یہ کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ جب میری پیشی ہوئی تو ملائکہ کو حکم دیا گیا۔ انہوں نے میرے گناہ اور میرے دُرود شریف کو شمار کیا تو میرا دُرود شریف گناہوں پر بڑھ گیا' تو میرے مولیٰ جل جلالہٗ نے ارشاد فرمایا کہ اے فرشتو! بس بس آگے حساب نہ کرو اور اس کو میری جنت میں لے جاؤ (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

20- دُرود شریف سے ایک بنی اسرائیلی کی بخشش

علامہ سخاویؒ بعض تواریخ سے نقل کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بہت گنہگار تھا جب وہ مرگیا تو لوگوں نے اس کو ویسے ہی زمین پر پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی کہ اس کو غسل دے کر اس پر جنازہ کی نماز پڑھیں' میں نے اس شخص کی مغفرت کردی۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا یا اللہ یہ کیسے ہوگیا؟ اللہ جل شانہٗ نے فرمایا کہ اُس نے ایک دفعہ توراۃ کو کھولا تھا اس میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نام دیکھا تھا تو اُس نے اُن پر دُرود پڑھا تھا تو میں نے اس کی وجہ سے اس کی مغفرت کردی (بدیع)

ایک ضروری وضاحت

اس قسم کے واقعات میں کوئی اشکال کی بات نہیں۔ نہ تو ان کا یہ مطلب ہے کہ ایک دفعہ دُرود شریف پڑھ لینے سے سارے گناہِ کبیرہ اور حقوق العباد سب معاف ہوجاتے ہیں اور نہ اس قسم کے واقعات میں کوئی مبالغہ یا جھوٹ وغیرہ ہے' یہ مالک کے قبول کرلینے پر ہے۔ وہ کسی شخص کی معمولی سی عبادت' ایک دفعہ کا کلمہ طیبہ قبول کرلے تو

اس کی برکت سے سارے گناہ معاف ہوجاتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ شانہٗ اس کی مغفرت نہیں فرماتے کہ ان کیساتھ کسی کو شریک کیا جائے (یعنی مشرک وکافر کی تو مغفرت ہے نہیں) اسکے علاوہ جس کو چاہیں گے بخش دیں گے''

اس لئے ان قصوں میں اور اس قسم کے دوسرے قصّوں میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ کو کسی کا ایک دفعہ کا دُرود پڑھنا پسند آجائے وہ اس کی وجہ سے سارے گناہ معاف کردے۔ وہ بااختیار ہے۔ ایک شخص کے کسی کے ذمہ ہزاروں روپے قرض ہیں۔ وہ قرضدار کی کسی بات پر جو قرض دینے والے کو پسند آگئی ہو یا بغیر ہی کسی بات کے اپنا سارا قرضہ معاف کردے تو کسی کو کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔ اسی طرح اللہ جل شانہٗ اگر کسی کو محض اپنے لطف وکرم سے بخشدے تو اس میں کیا اشکال کی بات ہے۔ ان قصّوں سے اتنا ضرور معلوم ہوتا ہے کہ دُرود شریف کو مالک کی خوشنودی میں بہت زیادہ دخل ہے اس لئے بہت ہی کثرت سے پڑھتے رہنا چاہئے نہ معلوم کس وقت کا پڑھا ہوا اور کس محبت کا پڑھا ہوا پسند آجائے۔ ایک دفعہ کا بھی پسند آجائے تو بیڑا پار ہے

گرچہ کرتے ہیں بہت سے نالہ وفریاد ہم   بس ہے اپنا ایک ہی نالہ اگر پہنچے وہاں

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

21- بدعملی سے نجات کا نسخہ

ایک بزرگ نے خواب میں ایک بہت ہی بُری بدہیئت صورت دیکھی۔ انہوں نے اس سے پوچھا تو کیا بلا ہے؟ اُس نے کہا میں تیرے بُرے عمل ہوں۔ انہوں نے پوچھا تجھ سے نجات کی کیا صورت ہے؟ اس نے کہا کہ حضرت مصطفیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود کی کثرت (بدیع) ہم میں سے کون سا شخص ایسا ہے جو دن رات بداعمالیوں میں مبتلا نہیں ہے۔ اس کے بدرقہ کے لئے دُرود شریف بہترین چیز ہے۔ چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھے جتنا بھی پڑھا جاسکے دریغ نہ کیا جائے کہ اکسیر اعظم ہے۔

22۔ شیخ شبلی رحمہ اللہ کے پڑوسی کا واقعہ

شیخ المشائخ حضرت شبلی نور اللہ مرقدہٗ سے نقل کیا گیا ہے کہ میرے پڑوس میں ایک آدمی مرگیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا گذری اس نے کہا شبلی بہت ہی سخت سخت پریشانیاں گذریں اور مجھ پر منکر نکیر کے سوال کے وقت گڑبڑ ہونے لگی۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یا اللہ یہ مصیبت کہاں سے آرہی' کیا میں اسلام پر نہیں مرا۔ مجھے ایک آواز آئی کہ یہ دنیا میں تیری بے احتیاطی کی سزا ہے۔ جب ان دونوں فرشتوں نے میرے عذاب کا ارادہ کیا تو فوراً ایک نہایت حسین شخص میرے اور ان کے درمیان حائل ہوگیا۔ اس میں سے نہایت ہی بہتر خوشبو آرہی تھی۔

اُس نے مجھ کو فرشتوں کے جواب بتادیئے میں نے فوراً کہہ دیئے۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا میں ایک آدمی ہوں جو تیرے کثرتِ دُرود سے پیدا کیا گیا ہوں۔ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر مصیبت میں تیری مدد کروں (بدیع) نیک اعمال بہترین صورتوں میں اور برے اعمال قبیح صورتوں میں آخرت میں ممثل ہوتے ہیں۔

فضائلِ صدقات حصہ دوم میں مردہ کے جو احوال تفصیل سے ذکر کیے گئے ہیں اس میں تفصیل سے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ میّت کی نعش جب قبر میں رکھی جاتی ہے تو نماز اس کی دائیں طرف روزہ بائیں طرف اور قرآنِ پاک کی تلاوت اور اللہ کا ذکر سَر کی طرف وغیرہ وغیرہ کھڑے ہوجاتے ہیں اور جس جانب سے عذاب آتا ہے وہ مدافعت کرتے ہیں۔ اسی طرح سے بُرے اعمال خبیث صورتوں میں' زکوٰۃ کا مال ادا نہ کرنے کی صورت میں تو قرآنِ پاک اور احادیث میں کثرت سے ذکر کیا گیا ہے کہ وہ مال اژدہا بن کر اس کے گلے کا طوق ہوجاتا ہے اللھم احفظنا منه

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

23۔ پُل صراط پر آسانی

حضرت عبداللہ بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے رات کو ایک عجیب منظر دیکھا کہ ایک شخص ہے وہ پُل صراط کے اوپر کبھی تو گھسٹ کر چلتا ہے' کبھی گھٹنوں کے بل چلتا ہے' کبھی کسی چیز میں اٹک جاتا ہے۔ اتنے میں مجھ پر دُرود پڑھنا اس شخص کا پہنچا اور اُس نے اس کو کھڑا کردیا۔ یہاں تک کہ وہ پُل صراط سے گذر گیا (بدیع عن طبرانی وغیرہ)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

24۔ حدیث کے ایک طالب علم کا اعزاز

حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ حضرت خلفؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث پڑھا کرتا تھا۔ اس کا انتقال ہوگیا میں نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ نئے سبز کپڑوں میں دوڑتا پھر رہا ہے میں نے اس سے کہا کہ تو حدیث پڑھنے میں تو ہمارے ساتھ تھا پھر یہ اعزاز واکرام تیرا کس بات پر ہورہا ہے؟ اُس نے کہا کہ حدیثیں تو میں تمہارے ساتھ ہی لکھا کرتا تھا لیکن جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نام حدیث میں آتا میں اس کے نیچے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھ دیتا تھا۔ اللہ جل شانہٗ نے اس کے بدلہ میں میرا یہ اکرام فرمایا جو تم دیکھ رہے ہو۔ (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

25۔ دُرود نہ پڑھنے پر تنبیہ

ابو سلیمان محمد بن الحسین حرانیؒ کہتے ہیں کہ ہمارے پڑوس میں ایک صاحب تھے کہ جسکا نام فضل تھا۔ بہت کثرت سے نماز روزہ میں مشغول رہتے تھے انہوں نے

بیان کیا کہ میں حدیث لکھا کرتا تھا لیکن اس میں درُود شریف نہیں لکھتا تھا وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب تو میرا نام لکھتا ہے یا لیتا ہے تو درُود شریف کیوں نہیں پڑھتا (اس کے بعد انہوں نے درُود کا اہتمام شروع کر دیا) اس کے کچھ دنوں بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تیرا درُود میرے پاس پہنچ رہا ہے۔ جب میرا نام لیا کرے تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا کر (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

26۔ سلام چھوڑنے پر تنبیہ

انہیں ابوسلیمان حرانیؒ کا خود اپنا ایک قصہ نقل کیا گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ابوسلیمان جب تو حدیث میں میرا نام لیتا ہے اور اس پر درُود بھی پڑھتا ہے تو پھر وسلم کیوں نہیں کہا کرتا۔ یہ چار حرف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں تو تُو چالیس نیکیاں چھوڑ دیتا ہے (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

27۔ سلام بھی ضروری ہے

ابراہیم نسفیؒ کہتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ اپنے سے منقبض پایا تو میں نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو حدیث کے خدمتگاروں میں ہوں' اہل سنت سے ہوں' مسافر ہوں۔ حضورؐ نے تبسم فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب تو مجھ پر درُود بھیجتا ہے تو سلام کیوں نہیں بھیجتا۔ اس کے بعد سے میرا معمول ہوگیا کہ میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھنے لگا (بدیع)

28۔ حضرت ابن ابی سلیمان کے والد کی مغفرت

ابن ابی سلیمانؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا ۔میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ شانہ' نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟

انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے پوچھا کس عمل پر انہوں نے فرمایا کہ ہر حدیث میں مَیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درُود لکھا کرتا تھا (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

29۔ فرشتوں کی امامت کا منصب

جعفر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے (مشہور محدّث) حضرت ابوزرعہؒ کو خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان پر ہیں اور فرشتوں کی امامت نماز میں کررہے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ عالی مرتبہ کس چیز سے ملا؟

انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے اس ہاتھ سے دس لاکھ حدیثیں لکھی ہیں اور جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نامِ مبارک لکھتا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامِ نامی پر صلوٰۃ وسلام لکھتا اور حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درُود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درُود (رحمت) بھیجتے ہیں (بدیع)

اس حساب سے حق تعالیٰ شانہ' کی طرف سے ایک کروڑ درُود ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ شانہ' کی تو ایک ہی رحمت سب کچھ ہے پھر چہ جائیکہ ایک کروڑ

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

30۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے متعلق خواب

علامہ سخاویؒ قولِ بدیع میں عبداللہ بن عبدالحکمؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ اللہ نے آپ کے

ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ نے مجھ پر رحم فرمایا' میری مغفرت فرمادی اور میرے لئے جنت ایسی مزیّن کی گئی جیسا کہ دولہن کو مزیّن کیا جاتا ہے اور میرے اُوپر ایسی بکھیر کی گئی جیسا دولہن پر بکھیر کی جاتی ہے (شادی میں دُولہا اور دُولہنوں پر روپے پیسے وغیرہ نچھاور کیے جاتے ہیں) میں نے پوچھا کہ یہ مرتبہ کیسے پہنچا؟ مجھ سے کسی کہنے والے نے یوں کہا کہ کتاب الرسالہ میں جو درُود لکھا ہے اسکی وجہ سے۔

میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ وہ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرَهُ الذَّاکِرُوْنَ وَعَدَدَ مَاغَفَلَ عَنْ ذِکْرِهِ الْغَافِلُوْنَ ہے۔ جب میں صبح کو اٹھا تو میں نے امام صاحب کی کتاب الرسالہ میں یہ درُود اسی طرح پایا۔

نمیریؒ وغیرہ نے امام مزنیؒ کی روایت سے اُن کے خواب کا قصّہ اسی طرح نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ آپ کے ساتھ اللہ نے کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے کہا میری مغفرت فرمادی ایک درُود کی وجہ سے جو میں نے اپنی کتاب رسالہ میں لکھا تھا وہ یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَهُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔

بیہقیؒ نے ابوالحسن شافعیؒ سے اُن کا اپنا خواب نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) امام شافعیؒ نے جو اپنے رسالہ میں درُود لکھا ہے۔ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرَهُ الذَّاکِرُوْنَ وَعَدَدَ مَاغَفَلَ عَنْ ذِکْرِهِ الْغَافِلُوْنَ آپ کی طرف سے اُن کو اس کا کیا بدلہ دیا گیا ہے؟

حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ میری طرف سے یہ بدلہ دیا گیا ہے کہ وہ حساب کے لئے نہیں روکے جائیں گے ابنِ بنان اصبہانیؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے پوچھا یارسول اللہ! محمد بن ادریس یعنی امام شافعیؒ آپ کے چچا کی اولاد ہیں (چچا کی اولاد اس وجہ سے کہا کہ آپ کے

دادے ہاشم پر جا کر ان کا نسب مل جاتا ہے وہ عبد یزید بن ہاشم کی اولاد میں ہیں) آپ نے کوئی خصوصی اکرام ان کے لئے فرمایا ہے۔

حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہاں! میں نے اللہ تعالےٰ سے یہ دُعا کی ہے کہ قیامت میں اس کا حساب نہ لیا جائے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ اکرام ان پر کس عمل کی وجہ سے ہوا؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا' میرے اوپر درُود ایسے الفاظ کے ساتھ پڑھا کرتا تھا کہ جن الفاظ کے ساتھ کسی اور نے نہیں پڑھا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا الفاظ ہیں حضورؐ نے ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَهُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔ (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

31۔ نور کا ستون

ابوالقاسم مروزیؒ کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد رحمۃ اللہ تعالیٰ رات میں حدیث کی کتاب کا مقابلہ کرتے تھے۔ خواب میں یہ دیکھا گیا کہ جس جگہ ہم مقابلہ کیا کرتے تھے اس جگہ ایک نُور کا ستون ہے جو اتنا اُونچا ہے کہ آسمان تک پہنچ گیا۔ کسی نے پوچھا یہ ستون کیسا ہے تو یہ بتایا گیا کہ وہ درُود شریف ہے جس کو یہ دونوں کتاب کے مقابلہ کے وقت پڑھا کرتے تھے صلی اللہ علیہ وسلم وشرف وکرم (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

32۔ درُود وسلام کی وجہ سے کتاب کی تحسین

ابواسحٰق نہشلیؒ کہتے ہیں کہ میں حدیث کی کتاب لکھا کرتا تھا اور اس میں حضورؐ کا پاک نام اس طرح لکھا کرتا تھا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری لکھی ہوئی کتاب ملاحظہ فرمائی اور ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ عمدہ ہے (بظاہر لفظ تسلیما کے اضافہ کی طرف اشارہ ہے)

علامہ سخاویؒ نے اور بھی بہت سے حضرات کے خواب اس قسم کے لکھے ہیں کہ ان کے مرنے کے بعد جب بہت اچھی حالت میں دیکھا گیا اور اُن سے پوچھا گیا کہ یہ اعزاز کس وجہ سے ہے تو انہوں نے بتایا کہ ہر حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نام پر دُرود شریف لکھنے کی وجہ سے (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

33۔ دُرود شریف نہ لکھنے پر تنبیہ

حسن بن موسیٰ الحضرمیؒ جو ابنِ عجینہؒ کے نام سے مشہور ہیں کہ میں حدیث پاک نقل کیا کرتا تھا اور جلدی کے خیال سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نام پر دُرود لکھنے میں چوک ہو جاتی تھی۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو حدیث لکھتا ہے تو مجھ پر دُرود کیوں نہیں لکھتا' جیسا کہ ابو عمرو طبریؒ لکھتے ہیں۔ میری آنکھ کھلی تو مجھ پر بڑی گھبراہٹ سوار تھی۔ میں نے اُسی وقت عہد کر لیا کہ اب سے جب کوئی حدیث لکھوں گا تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور لکھوں گا (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

34۔ حضرت ابو طاہر محدثؒ کا واقعہ

ابو علی حسن بن علی عطارؒ کہتے ہیں کہ مجھے ابو طاہر نے حدیث پاک کے چند اجزاء لکھ کر دیئے میں نے ان میں دیکھا کہ جہاں بھی کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نام آیا وہ حضورؐ کے پاک نام کے بعد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا لکھا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اس طرح کیوں لکھتے ہو؟

انہوں نے کہا کہ میں اپنی نوعمری میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاک نام پر دُرود نہیں لکھا کرتا تھا۔ میں نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور میں نے سلام عرض کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مُنہ پھیر لیا۔ میں نے دوسری جانب حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ حضورؐ نے اُدھر سے بھی مُنہ پھیر لیا۔ میں تیسری دفعہ چہرۂ انور کی طرف حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ مجھ سے روگردانی کیوں فرما رہے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس لئے کہ جب تو اپنی کتاب میں میرا نام لکھتا ہے تو مجھ پر دُرود نہیں بھیجتا۔ اس وقت سے میرا یہ دستور ہو گیا کہ جب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نام لکھتا ہوں تو صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا لکھتا ہوں۔ (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

35۔ موئے مبارک پر دُرود پڑھنے کی برکت

ابو حفص سمرقندیؒ اپنی کتاب رونق المجالس میں لکھتے ہیں کہ بلخ میں ایک تاجر تھا۔ جو بہت زیادہ مالدار تھا اس کا انتقال ہوا۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ میراث میں اس کا مال آدھا آدھا تقسیم ہو گیا لیکن ترکہ میں تین بال بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موجود تھے۔ ایک ایک دونوں نے لے لیا' تیسرے بال کے متعلق بڑے بھائی نے کہا کہ اس کو آدھا آدھا کر لیں۔ چھوٹے بھائی نے کہا ہرگز نہیں' خدا کی قسم حضورؐ کا موئے مبارک نہیں کاٹا جا سکتا۔ بڑے بھائی نے کہا کیا تو اس پر راضی ہے کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور یہ مال سارا میرے حصے میں لگا دے۔ چھوٹا بھائی خوشی سے راضی ہو گیا۔

بڑے بھائی نے سارا مال لے لیا اور چھوٹے بھائی نے تینوں موئے مبارک لے

لئے۔ وہ ان کو اپنی جیب میں ہر وقت رکھتا اور بار بار نکالتا اور ان کی زیارت کرتا اور دُرود شریف پڑھتا۔ تھوڑا ہی زمانہ گذرا تھا کہ بڑے بھائی کا سارا مال ختم ہوگیا اور چھوٹا بھائی بہت زیادہ مالدار ہوگیا۔ جب اس چھوٹے بھائی کی وفات ہوئی تو صلحاء میں سے بعض نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی کو کوئی ضرورت ہو اس کی قبر کے پاس بیٹھ کر اللہ تعالیٰ شانہٗ سے دعا کیا کرے (بدیع)

نزہتہ المجالس میں بھی یہ قصہ مختصر نقل کیا ہے لیکن اتنا اسمیں اضافہ ہے کہ بڑا بھائی جس نے سارا مال لے لیا تھا' بعد میں فقیر ہوگیا تو اُس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیات کی اور حضورؐ سے اپنے فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ حضورؐ نے خواب میں فرمایا۔ او محروم تو نے میرے بالوں میں بے رغبتی کی اور تیرے بھائی نے ان کو لے لیا اور وہ جب ان کو دیکھتا ہے مجھ پر دُرود بھیجتا ہے اللہ جل شانہٗ نے اس کو دنیا اور آخرت میں سعید بنا دیا۔ جب اُس کی آنکھ کھلی تو آ کر چھوٹے بھائی کے خادموں میں داخل ہوگیا۔ فقط

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

36۔ ستر ہزار کی بخشش

ایک عورت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میری لڑکی کا انتقال ہوگیا۔ میری یہ تمنا ہے کہ میں اس کو خواب میں دیکھوں۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ عشاء کی نماز پڑھ کر چار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد الھکم التکاثر پڑھ اور اس کے بعد لیٹ جا اور سونے تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود پڑھتی رہ۔ اُس نے ایسا ہی کیا اُس نے لڑکی کو خواب میں دیکھا کہ نہایت ہی سخت عذاب میں ہے۔ تارکول لباس اس پر ہے' دونوں ہاتھ اس کے جکڑے ہوئے ہیں اور اس کے پاؤں آگ کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں۔

میں صبح کو اُٹھ کر پھر حضرت حسن بصریؒ کے پاس گئی۔ حضرت حسن بصریؒ نے

فرمایا کہ اسکی طرف سے صدقہ کر شاید اللہ جل شانہٗ اس کی وجہ سے تیری لڑکی کو معاف فرما دے۔ اگلے دن حضرت حسنؒ نے خواب میں دیکھا کہ جنت کا ایک باغ ہے اور اس میں ایک بہت اُونچا تخت ہے۔ اور اس پر ایک بہت نہایت حسین جمیل خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی ہے' اس کے سر پر ایک نور کا تاج ہے وہ کہنے لگی حسن تم نے مجھے بھی پہچانا۔ میں نے کہا نہیں میں نے تو نہیں پہچانا کہنے لگی' میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو تم نے دُرود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا (یعنی عشاء کے بعد سونے تک)

حضرت حسنؒ نے فرمایا کہ تیری ماں نے تو تیرا حال اس کے بالکل برعکس بتایا تھا جو میں دیکھ رہا ہوں۔ اُس نے کہا کہ میری حالت وہی تھی جو ماں نے بیان کی تھی۔ میں نے پوچھا پھر یہ مرتبہ کیسے حاصل ہوگیا اُس نے کہا کہ ہم ستر ہزار آدمی اسی عذاب میں مُبتلا تھے جو میری ماں نے آپ سے بیان کیا۔ صلحاء میں سے ایک بزرگ کا گذر ہمارے قبرستان پر ہوا۔ انہوں نے ایک دفعہ دُرود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ہم سب کو پہنچا دیا۔ ان کا دُرود اللہ تعالیٰ کے یہاں ایسا قبول ہوا کہ اس کی برکت سے ہم سب اس عذاب سے آزاد کر دیئے گئے اور ان بزرگ کی برکت سے یہ رتبہ نصیب ہوا (بدیع)

روض الفائق میں اسی نوع کا ایک دوسرا قصہ لکھا ہے کہ ایک عورت تھی اس کا لڑکا بہت ہی گنہگار تھا اُس کی ماں اس کو بار بار نصیحت کرتی مگر وہ بالکل نہیں مانتا تھا' اسی حال میں وہ مر گیا۔ اس کی ماں کو بہت ہی رنج تھا کہ وہ بغیر توبہ کے مرا۔ اسکو بڑی تمنا تھی کہ کسی طرح اس کو خواب میں دیکھے اس کو خواب میں دیکھا تو وہ عذاب میں مبتلا تھا۔ اس کی وجہ سے اس کی ماں کو اور بھی زیادہ صدمہ ہوا۔

ایک زمانہ کے بعد اُس نے دوبارہ خواب میں دیکھا تو بہت اچھی حالت میں تھا نہایت خوش و خرم۔ ماں نے پوچھا کہ یہ کیا ہوگیا۔ اُس نے کہ کہ ایک بہت بڑا گناہگار شخص اس قبرستان پر کو گذرا قبروں کو دیکھ کر اس کو کچھ عبرت ہوئی وہ اپنی حالت پر رونے لگا اور سچے دل سے توبہ کی اور کچھ قرآن شریف اور بیس مرتبہ دُرود

شریف پڑھ کر اس قبرستان والوں کو بخشا جس میں مَیں تھا۔ اس میں سے جو حصّہ مجھے ملا' اس کا یہ اثر ہے جو تم دیکھ رہی ہو۔ میری امّاں' حضورؐ پر دُرود دلوں کا نور ہے' گناہوں کا کفارہ ہے اور زندہ اور مُردہ دونوں کیلئے رحمت ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

37۔ قربِ الٰہی حاصل کرنے کا عمل

حضرت کعب بن احبارؓ جو تورات کے بہت بڑے عالم تھے وہ کہتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ نے حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے پاس وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! اگر دنیا میں ایسے لوگ نہ ہوں جو میری حمد وثنا کرتے رہتے ہیں تو آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ ٹپکاؤں اور زمین سے ایک دانہ نہ اُگاؤں اور بھی بہت سی چیزوں کا ذکر کیا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا اے موسیٰ! اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھ سے اس سے بھی زیادہ قریب ہو جاؤں جتنا تیری زبان سے تیرا کلام اور جتنے تیرے دل سے اس کے خطرات اور تیرے بدن سے اس کی روح اور تیری آنکھ سے اس کی روشنی حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے عرض کیا یا اللہ ضرور بتائیں۔ ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے دُرود پڑھا کر۔ (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

38۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوسہ لیا

محمد بن سعید مطرفؒ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے۔ کہتے ہیں کہ میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات کو جب سونے کیوقت لیٹتا تو ایک مقدار معیّن دُرود شریف کی پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات کو میں بالا خانہ پر اپنا معمول پورا کرکے سو گیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔

میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالا خانہ کے دروازہ سے اندر تشریف لائے۔ حضورؐ کی تشریف آوری سے بالا خانہ سارا ایک دم روشن ہو گیا۔ حضور میری طرف کو تشریف لائے اور ارشاد فرمایا لا اس منہ کو لا' جس سے تو کثرت سے مجھ پر دُرود پڑھتا ہے میں اس کو چوموں گا۔ مجھے اس سے شرم آئی کہ میں دہنِ مبارک کی طرف منہ کروں' تو میں نے اُدھر سے اپنے منہ کو پھر لیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے رخسارے پر پیار کیا۔ میری گھبرا کر ایک دم آنکھ کھل گئی۔ میری گھبراہٹ سے میری بیوی جو میرے پاس سوئی ہوئی تھی' اس کی بھی ایک دم آنکھ کھل گئی تو سارا بالا خانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور مشک کی خوشبو میرے رخسار میں سے آٹھ دن تک آتی رہی۔ (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

39۔ علی بن عیسیٰ وزیر کا روزانہ ہزار مرتبہ دُرود پڑھنا

محمد بن مالک کہتے ہیں کہ میں بغداد گیا تا کہ قاری ابوبکر بن مجاہدؒ کے پاس کچھ پڑھوں۔ ہم لوگ ایک جماعت انکی خدمت میں حاضر تھی اور قرأت ہو رہی تھی۔ اتنے میں ایک بڑے میاں انکی مجلس میں آئے جن کے سر پر بہت ہی پرانا عمامہ تھا۔ ایک پرانا کرتا تھا' ایک پرانی سی چادر تھی ابوبکرؒ ان کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور ان کو اپنی جگہ بٹھایا اور ان سے ان کے گھر والوں کی' اہل وعیال کی خیریت پوچھی۔ ان بڑے میاں نے کہا رات میرے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ گھر والوں نے مجھ سے گھی اور شہد کی فرمائش کی۔

شیخ ابوبکر کہتے ہیں کہ میں ان کا حال سن کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور اسی رنج وغم کی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اتنا رنج کیوں ہے۔ علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جا اور اس کو میری طرف سے سلام کہنا اور یہ علامت بتانا کہ تو ہر

جمعہ کی رات کو اس وقت تک نہیں سوتا جب تک کہ مجھ پر ایک ہزار مرتبہ دُرود نہ پڑھ لے اور اس جمعہ کی رات میں تو نے سات سو ۷۰۰ مرتبہ پڑھا تھا کہ تیرے پاس بادشاہ کا آدمی بلانے آ گیا تو وہاں چلا گیا اور وہاں سے آنے کے بعد اور تو نے اس مقدار کو پورا کیا۔

یہ علامت بتانے کے بعد اس سے کہنا کہ اس نومولود کے والد کو سو ۱۰۰ دینار (اشرفیاں) دے دے تا کہ یہ اپنی ضروریات میں خرچ کر لے۔ قاری ابو بکرؒ اٹھے اور ان بڑے میاں نومولود کے والد کو ساتھ لیا اور دونوں وزیر کے پاس پہنچے۔ قاری ابو بکرؒ نے وزیر سے کہا۔ ان بڑے میاں کو حضورؐ نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ وزیر کھڑے ہو گئے اور ان کو اپنی جگہ بٹھایا اور ان سے قصہ پوچھا۔

شیخ ابو بکرؒ نے سارا قصہ سنایا جس سے وزیر کو بہت ہی خوشی ہوئی اور اپنے غلام کو حکم کیا کہ ایک توڑا نکال کر لائے (توڑا ہمیانی تھیلی جس میں دس ہزار کی مقدار ہوتی ہے) اس میں سو ۱۰۰ دینار اور اس نومولود کے والد کو دیئے۔ اس کے بعد سو ۱۰۰ اور نکالے تا کہ شیخ ابو بکرؒ کو دے۔ شیخ نے ان کے لینے سے انکار کیا۔ وزیر نے اصرار کیا کہ ان کو لے لیجئے اس لئے کہ یہ اس بشارت کی وجہ سے ہے جو آپ نے مجھے اس واقعہ کے متعلق سنائی اس لئے کہ یہ واقعہ یعنی ایک ہزار دُرود والا ایک راز ہے جس کو میرے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ پھر سو دینار اور نکالے اور یہ کہا کہ یہ اس خوشخبری کے بدلہ میں ہیں کہ تم نے مجھے اس کی بشارت سنائی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میرے دُرود شریف پڑھنے کی اطلاع ہے اور پھر سو ۱۰۰ اشرفیاں اور نکالیں اور یہ کہا کہ یہ اس مشقت کے بدلہ میں ہے جو تم کو یہاں آنے میں ہوئی اور اسی طرح سو ۱۰۰ سو ۱۰۰ اشرفیاں نکالتے رہے یہاں تک کہ ایک ہزار اشرفیاں نکالیں مگر انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہم اس مقدار یعنی سو ۱۰۰ دینار سے زائد نہیں لیں گے، جن کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

40۔ تیری کثرتِ دُرود نے مجھے گھبرا دیا

عبد الرحیم بن عبد الرحمٰنؒ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ غسل خانے میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں بہت ہی سخت چوٹ لگ گئی۔ اس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم ہو گیا۔ میں نے رات بہت بے چینی سے گزاری۔ میری آنکھ لگ گئی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیری کثرتِ دُرود نے مجھے گھبرا دیا۔ میری آنکھ کھلی تو تکلیف بالکل جاتی رہی اور ورم بھی جاتا رہا۔ (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

41۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ کی کتاب کی مقبولیت

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھ سے شیخ احمد بن ارسلانؒ کے شاگردوں میں سے ایک معتمد نے کہا کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ کتاب قول بدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود ہی کے بیان میں علامہ سخاویؒ کی مشہور تالیف ہے اور اس رسالہ کے اکثر مضامین اسی سے لئے گئے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ کتاب پیش کی گئی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا۔ بہت طویل خواب ہے جس کی وجہ سے مجھے انتہائی مسرت ہوئی اور میں اللہ کے اور اس کے پاک رسولؐ کی طرف سے اس کی قبولیت کی اُمید رکھتا ہوں اور ان شاء اللہ دارین میں زیادہ سے زیادہ ثواب کا امیدوار ہوں۔

پس تو بھی او مخاطب اپنے پاک نبیؐ کا ذکر خوبیوں کے ساتھ کرتا رہا کر اور دل اور زبان سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے دُرود بھیجتا رہا کر اس لئے کہ

تیرا درُود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضورؐ کی قبر اطہر میں پہنچتا ہے اور تیرا نام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے (بدیع)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

42۔ حضرت شبلی رحمہ اللہ کا اعزاز

علامہ سخاویؒ 'ابوبکر بن محمدؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر بن مجاہدؒ کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے۔ ان کو دیکھ کر ابوبکر بن مجاہدؒ کھڑے ہوگئے۔ اُن سے معانقہ کیا' ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ شبلیؒ کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علماء بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ پاگل ہیں۔

انہوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا کہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرتے دیکھا۔ پھر انہوں نے اپنا خواب بتایا کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی کہ حضورؐ کی خدمت میں شبلیؒ حاضر ہوئے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوگئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور میرے استفسار پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ آخر سورۃ تک پڑھتا ہے اور اس کے بعد مجھ پر درُود پڑھتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ جب بھی فرض نماز پڑھتا ہے اس کے بعد یہ آیت شریفہ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ پڑھتا ہے اور اس کے بعد تین مرتبہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ پڑھتا ہے۔ ابوبکرؒ کہتے ہیں کہ اس خواب کے بعد

جب شبلیؒ آئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ نماز کے بعد کیا درُود پڑھتے ہو تو انہوں نے یہی بتایا ایک اور صاحب سے اسی نوع کا ایک قصہ نقل کیا گیا ہے۔

ابوالقاسم خفافؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت شبلیؒ ابوبکر بن مجاہدؒ کی مسجد میں گئے۔ ابوبکرؒ ان کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے۔ ابوبکرؒ کے شاگردوں میں اس کا چرچا ہوا۔ انہوں نے استاذ سے عرض کیا کہ آپ کی خدمت میں وزیر اعظم آئے ان کے لئے تو آپ کھڑے ہوئے نہیں' شبلیؒ کے لئے آپ کھڑے ہوگئے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں ایسے شخص کے لئے کیوں نہ کھڑا ہوں جس کی تعظیم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود کرتے ہوں۔ اس کے بعد استاذ نے اپنا ایک خواب بیان کیا اور یہ کہا۔

رات میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تھی' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا تھا کہ کل کو تیرے پاس ایک جنتی شخص آئے گا جب وہ آئے تو اس کا اکرام کرنا۔ ابوبکرؒ کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے دو ایک دن کے بعد پھر حضور اقدسؐ کی خواب میں زیارت ہوئی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا اے ابوبکرؒ اللہ تمہارا بھی ایسا ہی اکرام فرمائے جیسا کہ تم نے ایک جنّتی آدمی کا اکرام کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! شبلیؒ کا یہ اعزاز آپ کے ہاں کس وجہ سے ہے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ پانچوں نمازوں کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے لقد جاء کم رسول الآیۃ اور اسی ۸۰ برس سے اس کا یہ معمول ہے (بدیع)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

43۔ عجیب واقعہ

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں عبدالواحد بن زید بصریؒ سے نقل کیا ہے کہ میں حج کو جا رہا تھا' ایک شخص میرا رفیق سفر ہوگیا۔ وہ ہر وقت چلتے پھرتے' اٹھتے

بیٹھتے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود بھیجا کرتا تھا۔ میں نے اس سے اس کثرتِ دُرود کا سبب پوچھا۔ اُس نے کہا کہ جب میں سب سے پہلے حج کے لئے حاضر ہوا تو میرے باپ بھی ساتھ تھے۔ جب ہم لوٹنے لگے تو ہم ایک منزل پر سو گئے۔

میں نے خواب میں دیکھا مجھ سے کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ اٹھ تیرا باپ مر گیا اور اُس کا منہ کالا ہو گیا۔ میں گھبرایا ہوا اٹھا تو اپنے باپ کے منہ پر سے کپڑا اٹھا کر دیکھا، تو واقعی میرے باپ کا انتقال ہو چکا تھا اور اس کا منہ کالا ہو رہا تھا۔ مجھ پر اس واقعہ سے اتنا غم سوار ہوا کہ میں اس کیوجہ سے بہت ہی مرعوب ہو رہا تھا۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی میں نے دوبارہ خواب میں دیکھا کہ میرے باپ کے سَر پر چار حبشی کالے چہرے والے جنکے ہاتھ میں لوہے کے بڑے ڈنڈے تھے مسلط ہیں۔

اتنے میں ایک بزرگ نہایت حسین چہرہ، دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تشریف لائے اور انہوں نے ان حبشیوں کو ہٹا دیا اور اپنے دستِ مبارک کو میرے باپ کے مُنہ پر پھیرا اور مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اٹھ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کے چہرہ کو سفید کر دیا۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کون ہیں؟

آپؐ نے فرمایا میرا نام محمد ہے (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بعد سے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دُرود کبھی نہیں چھوڑا۔ نزہۃ المجالس میں ایک اور قصہ اسی نوع کا ابو حامد قزوینیؒ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص اور اس کا بیٹا دونوں سفر کر رہے تھے۔ راستہ میں باپ کا انتقال ہو گیا اور اس کا سَر (منہ وغیرہ) سُؤر جیسا ہو گیا۔ وہ بیٹا بہت رویا اور اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ میں دُعا اور عاجزی کی۔ اتنے میں اُس کی آنکھ لگ گئی تو خواب میں دیکھا کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ تیرا باپ سُود کھایا کرتا تھا اس لئے یہ صورت بدل گئی لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکے بارے میں سفارش کی ہے۔ اسلئے کہ جب یہ آپ کا ذکر مبارک سنتا تو دُرود بھیجا کرتا تھا۔ آپ کی سفارش سے اس کو اس کی اپنی اصلی صورت پر لوٹا دیا گیا۔

روض الفائق میں اسی نوع کا ایک قصہ نقل کیا ہے۔ وہ حضرت سفیان ثوریؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں طواف کر رہا تھا۔ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر دُرود ہی پڑھتا ہے اور کوئی چیز تسبیح تہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا۔ میں نے اس سے پوچھا اس کی کیا وجہ؟ تو اس نے پوچھا تو کون ہے میں نے کہا کہ میں سفیان ثوریؒ ہوں۔ اُس نے کہا کہ اگر تو اپنے زمانہ کا یکتا نہ ہوتا تو میں نہ بتاتا اور اپنا راز نہ کھولتا۔ پھر اس نے کہا کہ میں اور میرے والد حج کو جا رہے تھے۔ ایک جگہ پہنچ کر میرا باپ بیمار ہو گیا۔ میں علاج کا اہتمام کرتا رہا کہ ایک دم اُن کا انتقال ہو گیا اور مُنہ کالا ہو گیا۔ میں دیکھ کر بہت ہی رنجیدہ ہوا اور اناللہ پڑھی اور کپڑے سے اُن کا منہ ڈھک دیا۔ اتنے میں میری آنکھ لگ گئی۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ صاف ستھرا لباس کسی کا نہیں دیکھا اور ان سے زیادہ بہترین خوشبو میں نے کہیں نہیں دیکھی تیزی سے قدم بڑھائے چلے آ رہے ہیں۔ انہوں نے میرے باپ کے مُنہ پر سے کپڑا ہٹایا اور اس کے چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو اس کا چہرہ سفید ہو گیا۔ وہ واپس جانے لگے تو میں نے جلدی سے ان کا کپڑا پکڑ لیا اور میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے باپ پر مسافرت میں احسان فرمایا۔ وہ کہنے لگے کہ تو مجھے نہیں پہچانتا میں محمد بن عبداللہ صاحبِ قرآن ہوں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ تیرا باپ بڑا گناہگار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجتا تھا۔ جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو اس کی فریاد کو پہنچا اور میں ہر اُس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے دُرود بھیجے۔

یامن یجیب دعآء المضطرفی الظلم   یا کاشف الضروالبلوی مع السقم
شفع نبیک فی ذلی ومسکنتی   واسترفانک ذوفضل وذو کرم
واغفرذنوبی وسامحنی بھا کرما   تفضلا منک یا ذاالفضل والنعم
ان لم تغثنی بعفومنک یآ املی   واخجلتی واحیائی منک واندمی

يارب صل على الهادی البشیر ومن   له الشفاعة فی العاصی اخی الندم

يارب صل على المختار من مضر   ازکی الخلائق من عرب ومن عجم

يارب صل على خیر الانام ومن   سادالقبائل فی الانساب والشیم

صلی علیه الذی اعطاه منزلة   علیاء اذکان حقا افضل الامم

صلی علیه الذی اعلاه مرتبة   ثم اصطفه حبیبا باری النسم

صلی علیه صلوة لا انقطاع لها   مولا ه ثم علی صحب وذی رحم

ترجمہ: 1۔ ”اے وہ پاک ذات جو مضطر کی اندھیریوں کی دعائیں قبول کرتا ہے، اے وہ پاک ذات جو مضرتوں کو، بلاؤں کو، بیماریوں کو زائل کرنے والا ہے“

2۔ ”اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت میری ذلّت اور عاجزی میں قبول فرمالے اور میرے گناہوں کی پردہ پوشی فرما بے شک تو احسان اور کرم والا ہے“

3۔ ”میرے گناہوں کو معاف فرما اور اُن سے مسامحت فرما اپنے کرم اور احسان کی وجہ سے اے احسان والے اور اے نعمتوں والے“

4۔ ”اے میری اُمید گاہ اگر تو اپنے عفو سے میری مدد نہیں فرمائے گا تو مجھے کتنی خجالت ہوگی، کتنی تجھ سے شرم آئے گی اور کتنی ندامت ہوگی“

5۔ ”اے میرے رب درُود بھیج ہادی بشیر پر اور اس ذات پر جس کے لئے شفاعت کا حق ہے گناہگار اور ندامت والے کے حق میں“۔

6۔ ”اے رب درُود بھیج اس شخص پر جو قبیلہ مضر میں سب سے زیادہ برگزیدہ ہے اور جو ساری مخلوق میں عرب کی ہو یا عجم کی، سب سے افضل ہے“۔

7۔ ”اے رب درُود بھیجئے اس شخص پر جو ساری دنیا سے افضل ہے اور اس شخص پر جو تمام قبائل کا سردار بن گیا ہے نسب کے اعتبار سے بھی اور اخلاق کے اعتبار سے بھی“

8۔ ”جس پاک ذات نے اس کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمایا ہے وہی اس پر درُود بھی بھیجے بے شک وہ اس درجہ کا مستحق بھی ہے اور ساری مخلوق سے افضل“

9۔ ”وہی پاک ذات اس پر درُود بھیجے جس نے اس کو اعلیٰ مرتبہ عطا فرمایا، پھر اس کو اپنا محبوب بنانے کے لئے چھانٹا وہ پاک ذات جو مخلوق کو پیدا کرنے والی ہے۔“

10۔ ”اس کا مولیٰ اس پر ایسا درُود بھیجے جو کبھی ختم ہونے والا نہ ہو، اس کے بعد اس کے صحابہؓ پر درُود بھیجے اور اس کے رشتہ داروں پر“۔ (روض الفائق)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِماً اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

44۔ موت کی تلخی سے حفاظت

نزہتہ المجالس میں لکھا ہے کہ ایک صاحب کسی بیمار کے پاس گئے (ان کی نزع کی حالت تھی) اُن سے پوچھا کہ موت کی کڑواہٹ کیسی مل رہی ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے کچھ نہیں معلوم ہو رہا ہے، اس لئے کہ میں نے علماء سے سُنا ہے کہ جو شخص کثرت سے درُود شریف پڑھتا ہے وہ موت کی تلخی سے محفوظ رہتا ہے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِماً اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

45۔ تریاقِ مجرّب

نزہتہ المجالس میں لکھا ہے کہ بعض صلحاَ میں سے ایک صاحب کو حبسِ بَول ہوگیا۔ انہوں نے خواب میں عارف باللہ حضرت شیخ شہادت الدین بن رسلان کو جو بڑے زاہد اور عالم تھے دیکھا اور اُن سے اپنے مرض کی شکایت وتکلیف کہی۔

انہوں نے فرمایا تو تریاقِ مجرب سے کیوں غافل ہے یہ درُود پڑھا کر اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ.

خواب سے اُٹھنے کے بعد اُن صاحب نے اس درُود کو کثرت سے پڑھا اور ان کا مرض زائل ہوگیا

46۔ ہر قدم پر درُود پڑھنے والے کا واقعہ

حافظ ابو نعیمؒ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ باہر جا رہا تھا۔ میں نے ایک جوان کو دیکھا کہ جب وہ قدم اٹھاتا ہے یا رکھتا ہے تو یوں کہتا ہے۔ اللھم صل علی محمد و علی ال محمد۔ میں نے اس سے پوچھا کیا کسی علمی دلیل سے تیرا یہ عمل ہے؟ (یا محض اپنی رائے سے) اس نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے کہا سفیان ثوریؒ۔ اس نے کہا کیا عراق والے سفیان۔ میں نے کہا ہاں! کہنے لگا تجھے اللہ کی معرفت حاصل ہے۔ میں نے کہا ہاں ہے۔

اُس نے پوچھا کس طرح معرفت حاصل ہے؟ میں نے کہا رات سے دن نکالتا ہے دن سے رات نکالتا ہے ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت پیدا کرتا ہے۔ اُس نے کہا کہ کچھ نہیں پہچانا۔ میں نے کہا پھر تو کس طرح پہچانتا ہے؟ اس نے کہا کسی کام کا پختہ ارادہ کرتا ہوں اس کو فسخ کرنا پڑتا ہے اور کسی کام کے کرنے کی ٹھان لیتا ہوں مگر نہیں کر سکتا۔ اس سے میں نے پہچان لیا کہ کوئی دوسری ہستی ہے جو میرے کاموں کو انجام دیتی ہے۔

میں نے پوچھا یہ درُود کیا چیز ہے؟ اس نے کہا میں اپنی ماں کے ساتھ حج کو گیا تھا۔ میری ماں وہیں رہ گئی (یعنی مرگئی) اس کا منہ کالا ہو گیا اور اس کا پیٹ پھول گیا جس سے مجھے یہ اندازہ ہوا کہ کوئی بہت بڑا سخت گناہ ہوا ہے۔

اس سے میں نے اللہ جل شانہٗ کی طرف دُعاء کیلئے ہاتھ اٹھائے تو میں نے دیکھا کہ تہامہ (حجاز) سے ایک ابر آیا اس سے ایک آدمی ظاہر ہوا۔ اس نے اپنا مبارک ہاتھ میری ماں کے منہ پر پھیرا جس سے وہ بالکل روشن ہو گیا اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو ورم بالکل جاتا رہا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کون ہیں کہ میری اور میری ماں کی مصیبت کو آپ نے دور کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں تیرا نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں۔ میں نے عرض کیا مجھے کوئی وصیت کیجئے تو حضورؐ نے فرمایا کہ جب کوئی قدم رکھا کرے یا اٹھایا کرے تو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ پڑھا کر۔ (نزہۃ)

47۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جذبات

صاحب احیاء نے لکھا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو رہے تھے اور یوں کہہ رہے تھے کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ایک کھجور کا تنہ جس پر سہارا لگا کر آپ منبر بننے سے پہلے خطبہ پڑھا کرتے تھے پھر جب منبر بن گیا اور آپ اُس پر تشریف لے گئے تو وہ کھجور کا تنہ آپ کے فراق سے رونے لگا یہاں تک کہ آپ نے اپنا دستِ مبارک اس پر رکھا جس سے اس کو سکون ہوا (یہ حدیث کا مشہور قصہ ہے)

یا رسول اللہ! آپ کی امت آپ کے فراق سے رونے کی زیادہ مستحق ہے بہ نسبت اس تنے کے (یعنی اُمت اپنے سکون کے لئے توجہ کی زیادہ محتاج ہے)

یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کا عالی مرتبہ اللہ کے نزدیک اس قدر اونچا ہوا کہ اس نے آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا چنانچہ ارشاد فرمایا مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ ”جس نے رسول کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی۔“

یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کی فضیلت اللہ کے نزدیک اتنی اونچی ہوئی کہ آپ سے مطالبہ سے پہلے معافی کی اطلاع فرمادی۔

چنانچہ ارشاد فرمایا عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ لِمَ اَذِنْتَ لَھُمْ ”اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے تم نے ان منافقوں کو جانے کی اجازت دی ہی کیوں۔“

یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، آپ کا علوشان اللہ کے نزدیک ایسا ہے کہ آپ اگرچہ زمانہ کے اعتبار سے آخر میں آئے لیکن انبیا کی میثاق میں آپ کو سب سے پہلے ذکر کیا گیا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِیّٖنَ مِیْثَاقَھُمْ وَمِنْکَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرَاھِیْمَ (الآیۃ)

یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کی فضیلت کا اللہ کے یہاں یہ

حال ہے کہ کافر جہنم میں پڑے ہوئے اس کی تمنا کریں گے کہ کاش آپ کی اطاعت کرتے اور کہیں گے یٰلَیْتَنَا اَطَعْنَا اللّٰہَ وَاَطَعْنَاالرَّسُوْلَ۔

یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر حضرت موسیٰ (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو اللہ جل شانہٗ نے یہ معجزہ عطا فرمایا ہے کہ پتھر سے نہریں نکالدیں تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کی انگلیوں سے پانی جاری کردیا (کہ حضور کا یہ معجزہ مشہور ہے)

یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان کہ اگر حضرت سلیمان (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو ہوا ان کو صبح کے وقت میں ایک مہینہ کا راستہ طے کرادے اور شام کے وقت میں ایک مہینہ کا طے کرادے تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں کہ آپ کا براق رات کے وقت میں آپ کو ساتویں آسمان سے بھی پرے لے جائے اور صبح کے وقت آپ مکہ مکرمہ واپس آجائیں صلی اللہ علیک اللہ تعالےٰ ہی آپ پر درُود بھیجے۔

یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر حضرت عیسےٰ (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کو اللہ تعالےٰ نے یہ معجزہ عطا فرمایا کہ وہ مردوں کو زندہ فرمادیں تو یہ اس سے زیادہ عجیب نہیں کہ ایک بکری جس کے گوشت کے ٹکڑے آگ میں بھون دیئے گئے ہوں وہ آپ سے یہ درخواست کرے کہ آپ مجھے نہ کھائیں' اس لئے کہ مجھ میں زہر ملایا گیا ہے۔

یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان' حضرت نوح (علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اپنی قوم کے لئے یہ ارشاد فرمایا۔ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا۔ ''اے رب کافروں میں سے زمین پر بسنے والا کوئی نہ چھوڑ'' اگر آپ بھی ہمارے لئے بددعاء کردیتے تو ہم میں سے ایک بھی باقی نہ رہتا۔ بے شک کافروں نے آپ کی پُشت' مبارک کو روندا (کہ جب آپ نماز میں سجدہ میں تھے آپ کی پُشت مبارک پر اونٹ کا بچہ دان رکھ دیا تھا اور غزوۂ اُحد میں) آپؐ کے

چہرۂ مبارک کو خون آلودہ کیا' آپؐ کے دندانِ مبارک کو شہید کیا اور آپ نے بجائے بدُعاء کے یوں ارشاد فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِی فَاِنَّھُمْ لَایَعْلَمُوْنَ. ''اے اللہ میری قوم کو معاف فرما کہ یہ لوگ جانتے نہیں (جاہل ہیں)

یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کی عمر کے بہت تھوڑے سے ھصے میں (کہ نبوت کے بعد تیئس ۲۳ ہی سال ملے) اتنا بڑا مجمع آپ پر ایمان لایا کہ حضرت نوح علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طویل عمر (ایک ہزار برس) میں اتنے آدمی مسلمان نہ ہوئے (کہ حجۃ الوداع میں ایک لاکھ چوبیس ہزار تو صحابہؓ تھے اور جو لوگ غائبانہ مسلمان ہوئے حاضر نہ ہوسکے ان کی تعداد تو اللہ ہی کو معلوم ہے) آپؐ پر ایمان لانے والوں کی تعداد بہت زیادہ سے زیادہ ہے (بخاری کی مشہور حدیث عرضت علی الامم میں ہے رأیت سوادا کثیرا سدالافق کہ حضورؐ نے اپنی امت کو اتنی کثیر مقدار میں دیکھا کہ جس نے سارے جہاں کو گھیر رکھا تھا) اور حضرت نوح علیہ السّلام پر ایمان لانے والے بہت تھوڑے ہیں (قرآنِ پاک میں ہے وما امن معه الا قلیل)

یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر آپ اپنے ہم جنسوں ہی کے ساتھ نشست وبرخواست فرماتے تو آپ ہمارے پاس کبھی نہ بیٹھتے اور اگر آپ نکاح نہ کرتے مگر اپنے ہی ہم مرتبہ سے تو ہمارے میں سے کسی کے ساتھ بھی آپ کا نکاح نہ ہوسکتا تھا اور اگر آپ اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے مگر اپنے ہی ہمسروں کو' تو ہم میں سے کسی کو اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے بیشک آپ نے ہمیں اپنے پاس بٹھایا' ہماری عورتوں سے نکاح کیا' ہمیں اپنے ساتھ کھانا کھلایا' بالوں کے کپڑے پہننے (عربی) گدھے پر سواری فرمائی اور اپنے پیچھے دوسرے کو بٹھایا اور زمین پر (دستر خوان بچھا کر) کھانا کھایا اور کھانے کے بعد اپنی انگلیوں کو (زبان سے) چاٹا۔ اور یہ سب امور آپ نے تواضع کے طور پر اختیار فرمائے صلی اللہ علیک وسلم۔ اللہ تعالیٰ ہی آپ پر درُود وسلام بھیجے۔

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

48۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میزبانی

نزہۃ البساتین میں حضرت ابراہیم خواصؒ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ کو سفر میں پیاس معلوم ہوئی اور شدت پیاس سے بیہوش ہو کر گر پڑا۔ کسی نے میرے مُنہ پر پانی چھڑکا‘ میں نے آنکھیں کھولیں تو ایک مردِ حسین خوبرو کو گھوڑے پر سوار دیکھا۔ اُس نے مجھ کو پانی پلایا اور کہا میرے ساتھ رہو۔ تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ اُس جوان نے مجھ سے کہا تم کیا دیکھتے ہو۔ میں نے کہا یہ مدینہ ہے اس نے کہا اتر جاؤ۔ میرا اسلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنا اور عرض کرنا آپ کا بھائی خضر آپ کو سلام کہتا ہے۔

شیخ ابوالخیر اقطع فرماتے ہیں‘ میں مدینہ منورہ میں آیا پانچ دن وہاں قیام کیا‘ کچھ مجھ کو ذوق ولطف حاصل نہ ہوا۔ میں قبر شریف کے پاس حاضر ہوا اور حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو سلام کیا اور عرض کیا اے رسول اللہ آج میں آپ کا مہمان ہوں پھر وہاں سے ہٹ کر منبر کے پیچھے سو رہا۔

خواب میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ حضرت ابوبکرؓ آپ کی داہنی اور حضرت عمرؓ آپ کی بائیں جانب تھے اور حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہٗ آپ کے آگے تھے۔ حضرت علیؓ نے مجھ کو بلایا اور فرمایا کہ اٹھ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ میں اٹھا اور حضرت کے دونوں آنکھوں کے درمیان چُوما۔ حضورؐ نے ایک روٹی مجھ کو عنایت فرمائی میں نے آدھی کھائی اور جاگا تو آدھی میرے ہاتھ میں تھی۔

یہ شیخ ابوالخیرؒ کا قصّہ علامہ سخاویؒ نے قولِ بدیع میں بھی نقل کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزہۃ کے ترجمہ میں کچھ تسامح ہوا۔ قولِ بدیع کے الفاظ یہ ہیں:۔ **اقمت خمسة ایام ماذقت ذواقا**. جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں پانچ دن رہا اور مجھے ان دونوں میں کوئی چیز چکھنے کو بھی نہیں ملی۔ ذوق وشوق حاصل نہ ہونا ترجمہ کا تسامح ہے اور اس نوع کے اور بھی متعدد قصے اکابر کے ساتھ پیش آ چکے ہیں جو وفاالوفاء میں کثرت سے ذکر کیے گئے ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ اور ان کے والد کے مکاشفات وخواب

ہمارے حضرت اقدس شیخ المشائخ مسند ہند امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ اپنے رسالہ حرزِ ثمین فی مبشرات النبی الامین جس میں انہوں نے چالیس خواب یا مکاشفات اپنے یا اپنے والد ماجد کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے سلسلہ میں تحریر فرمائے ہیں۔

اس میں نمبر ۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک روز مجھے بہت ہی بھوک لگی (نہ معلوم کتنے دن کا فاقہ ہوگا) میں نے اللہ جل شانہٗ سے دُعا کی تو میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رُوحِ مقدس آسمان سے اتری اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک روٹی تھی گویا اللہ جل شانہٗ نے حضورؐ کو ارشاد فرمایا تھا کہ یہ روٹی مجھے مرحمت فرمائیں۔

نمبر ۱۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک دن مجھے رات کو کھانے کو کچھ نہیں ملا تو میرے دوستوں میں سے ایک شخص دودھ کا پیالہ لایا جس کو میں نے پیا اور سو گیا۔ خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ وہ دودھ میں نے ہی بھیجا تھا یعنی میں نے توجہ سے اس کے دل میں یہ بات ڈالی تھی کہ وہ دودھ لے کر جائے اھ۔ اور جب اکابر صوفیاء کی توجہات معروف ومتواتر ہیں تو پھر سیّد الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توجہ کا کیا پوچھنا۔

حضرت شاہ صاحبؒ نمبر ۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے بتایا کہ وہ ایک دفعہ بیمار ہوئے تو خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا میرے بیٹے کیسی طبیعت ہے۔ اس کے بعد شفا کی بشارت عطا فرمائی‘ اور اپنی ڈاڑھی مبارک میں سے دو بال مرحمت فرمائے‘ مجھے اسی وقت صحت ہوگئی اور جب

میری آنکھ کھلی تو وہ دونوں بال میرے ہاتھ میں تھے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ والد صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے ان دو بالوں میں سے ایک مجھے مرحمت فرمایا تھا۔

اسی طرح شاہ صاحبؒ نمبر ۱۸ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد صاحبؒ نے ارشاد فرمایا کہ ابتدائے طالب علمی میں مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں مگر مجھے اس میں علماء کے اختلاف کی وجہ سے تردّد تھا کہ ایسا کروں یا نہ کروں۔ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خواب میں ایک روٹی مرحمت فرمائی۔ حضرات شیخین وغیرہ تشریف فرما تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا الهدایا مشترکۃ۔ میں نے وہ روٹی ان کے سامنے کردی انہوں نے ایک ٹکڑا توڑ لیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا الهدایا مشترکۃ۔ میں نے وہ روٹی ان کے سامنے کردی۔ انہوں نے بھی ایک ٹکڑا توڑ لیا۔ پھر حضرت عثمانؓ نے فرمایا۔ الهدایا مشترکۃ میں نے عرض کیا کہ اگر یہی الهدایا مشترکۃ رہا یہ روٹی تو اسی طرح تقسیم ہوجائے گی۔ مجھ فقیر کے پاس کیا بچے گا۔

حرزثمین میں تو یہ قصہ اتنا ہی لکھا ہے لیکن حضرت کی دوسری کتاب ''انفاس العارفین'' میں کچھ اور بھی تفصیل ہے وہ یہ کہ میں نے سونے سے اٹھنے کے بعد اس پر غور کیا کہ اس کی کیا وجہ کہ حضرات شیخین کے کہنے پر تو میں نے روٹی ان کے سامنے کردی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فرمانے پر انکار کردیا۔ میرے ذہن میں اس کی وجہ یہ آئی کہ میری نسبت نقشبندیہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتی ہے اور میرا سلسلہ نسب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے اس لئے ان دونوں حضرات کے سامنے تو مجھے انکار کی جراءت نہیں ہوئی' اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میرا نہ تو سلسلۂ سلوک ملتا تھا نہ سلسلۂ نسب' اس لئے وہاں بولنے کی جراءت ہوگئی۔ فقط۔

یہ حدیث الهدایا مشترکۃ والی محدثین کے نزدیک تو متکلم فیہ ہے اور اس کے متعلق اپنے رسالہ فضائلِ حج کے ختم پر بھی دو ۲ قصے ایک قصہ ایک بزرگ کا اور دوسرا

قصہ حضرت امام ابو یوسفؒ فقیہ الامت کا لکھ چکا ہوں۔ اس جگہ اس حدیث سے تعرض نہیں کرنا تھا۔ اس جگہ تو یہ بیان کرنا تھا کہ **اجود الناس سید الکونین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم** کی اُمت پر مادی برکات بھی روز افزوں ہیں۔

حضرت شاہ صاحبؒ اپنے رسالہ حرزثمین میں نمبر ۱۹ پر تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے ارشاد فرمایا کہ وہ رمضان المبارک میں سفر کررہے تھے نہایت شدید گرمی تھی جس کی وجہ سے بہت ہی مشقت اٹھانی پڑی۔ اسی حالت میں مجھے اُونگھ آگئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ حضورؐ نے بہت ہی لذیذ کھانا جس میں چاول اور میٹھا اور زعفران اور گھی خوب تھا (نہایت لذیذ زردہ) مرحمت فرمایا جس کو خوب سیر ہو کر کھایا۔ پھر حضورؐ نے پانی مرحمت فرمایا جس کو خوب سیر ہو کر پیا' جس سے بھوک پیاس سب جاتی رہی اور جب آنکھ کھلی تو میرے ہاتھوں میں سے زعفران کی خوشبو آرہی تھی اھ۔

ان قصوں میں کچھ تردّد نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ احادیث صوم وصال میں **انی یطعمنی ربی ویسقینی** (مجھے میرا رب کھلاتا پلاتا ہے) میں ان چیزوں کا ماخذ اور اصل موجود ہے اور حضورؐ کا یہ ارشاد **انی لست کھیئتکم** (کہ میں تم جیسا نہیں ہوں) عوام کے اعتبار سے ہے۔ اگر کسی خوش نصیب کو یہ کرامت حاصل ہوجائے تو کوئی مانع نہیں اہل سُنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ کراماتِ اولیاء حق ہیں۔ قرآنِ پاک میں حضرت مریم علیہا السلام کے قصہ میں كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا (الآیۃ) وارد ہے۔ یعنی جب بھی حضرت زکریاؑ ان کے پاس تشریف لے جاتے تو ان کے پاس کھانے پینے کی چیزیں پاتے اور ان سے دریافت فرماتے کہ اے مریم یہ چیزیں تمہارے پاس کہاں سے آئیں' وہ کہتیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئی ہیں بے شک اللہ جس کو چاہتے ہیں بے استحقاق رزق عطا فرماتے ہیں۔

درمنثور کی روایات میں اس رزق کی تفاصیل وارد ہوئی ہیں کہ بغیر موسم کے انگوروں کی زنبیل بھری ہوئی ہوتی تھی اور گرمی کے زمانہ میں سردی کے پھل اور سردی کے زمانہ میں گرمی کے پھل

49۔ رات اور دن کا مناظرہ

نزہۃ المجالس میں ایک عجیب قصہ لکھا ہے کہ رات اور دن میں آپس میں مناظرہ ہوا کہ ہم میں سے کون سا افضل ہے دن نے اپنی فضیلت کیلئے کہا کہ میرے میں تین فرض نمازیں ہیں اور تیرے میں دو۲ اور مجھ میں جمعہ کے دن ایک ساعت اجابت جس میں آدمی جو مانگے وہ ملتا ہے (یہ صحیح اور مشہور حدیث ہے) اور میرے اندر رمضان المبارک کے روزے رکھے جاتے ہیں تو لوگوں کے لئے سونے اور غفلت کا ذریعہ ہے اور میرے ساتھ تیقظ اور چوکنا پن ہے اور مجھ میں حرکت ہے اور حرکت میں برکت ہے اور میرے میں آفتاب نکلتا ہے جو ساری دنیا کو روشن کردیتا ہے۔

رات نے کہا کہ اگر تو اپنے آفتاب پر فخر کرتا ہے تو میرے آفتاب اللہ والوں کے قلوب ہیں، اہل تہجد اور اللہ کی حکمتوں میں غور کرنے والوں کے قلوب ہیں۔ تو ان عاشقوں کے شراب تک کہاں پہنچ سکتا ہے جو خلوت کے وقت میں میرے ساتھ ہوتے ہیں، تو معراج کی رات کا کیا مقابلہ کرسکتا ہے۔ تو اللہ جل شانہٗ کے پاک ارشاد کا کیا جواب دے گا جو اس نے اپنے پاک رسولؐ سے فرمایا وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ کہ رات کو تہجد پڑھیئے جو بطورِ نافلہ کے ہے۔ آپ کے لئے اللہ نے مجھے تجھ سے پہلے پیدا کیا۔ میرے اندر لیلۃ القدر ہے جس میں مالک کی نہ معلوم کیا کیا عطائیں ہوتی ہیں۔ اللہ کا پاک ارشاد ہے کہ وہ ہر رات کے آخری حصہ میں یوں ارشاد فرماتا ہے کوئی ہے مانگنے والا جس کو دوں، کوئی ہے توبہ کرنیوالا جس کی توبہ قبول کروں۔ کیا تجھے اللہ کے اس پاک ارشاد کی خبر نہیں يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا. کیا تجھے اللہ کے اس ارشاد کی خبر نہیں کہ جس میں اللہ نے ارشاد فرمایا سُبْحٰنَ الَّذِىْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى۔ ”پاک ہے وہ ذات جو رات کو لے گیا اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک“ فقط۔

واقعہ معراج

یقیناً حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات میں معراج کا قصہ بھی ایک بڑی اہمیت اور خصوصیّت رکھتا ہے۔ قاضی عیاض شفاء میں فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل میں معراج کی کرامت بہت ہی اہمیت رکھتی ہے اور بہت ہی فضائل کو متضمن ہے اللہ جل شانہٗ سے سرگوشی، اللہ تعالیٰ شانہٗ کی زیارت، انبیا کرام کی امامت اور سدرۃ المنتہیٰ تک تشریف بری لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى۔ کہ اس جگہ اللہ تعالیٰ شانہٗ کی بڑی بڑی نشانیوں کی سیر۔

یہ معراج کا قصہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے اور اس قصہ میں جتنے درجات رفیعہ جن پر قرآنِ پاک اور احادیث صحیحہ میں روشنی ڈالی گئی ہے، یہ سب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات ہیں۔ اس قصہ کو صاحبِ قصیدہ بردہ نے مختصر لکھا ہے اور جس کو حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے مع ترجمہ کے نشر الطیب میں ذکر کیا ہے۔ اسی سے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

مِنَ القصیدہ

1. سریت من حرم لیلا الی حرم   کما سری البدر فی داج من الظلم

”آپ ایک شب میں حرم شریف مکہ سے حرم محترم مسجد اقصیٰ تک (باوجودیکہ ان میں فاصلہ چالیس روز کے سفر کا ہے، ایسے ظاہر و باہر تیز رو کمال نورانیت وارتفاع کدورت کے ساتھ) تشریف لے گئے جیسا کہ بدر تاریکی کے پردہ میں نہایت درخشانی کے ساتھ جاتا ہے۔“ ۱۲

2. وبت ترقی الی ان نلت منزلة   من قاب قوسین لم تدرک ولم ترم

”اور آپ نے بحالتِ ترقی رات گذاری اور یہاں تک ترقی فرمائی کہ ایسا

قرب الٰہی حاصل کیا جس پر مقربانِ درگاہِ خداوندی سے کوئی نہیں پہنچایا گیا تھا بلکہ اس مرتبہ کا بسبب غایت رفعت کسی نے قصد بھی نہیں کیا تھا۔'' ۱۲

3. وقد متک جمیع الانبیآء بھا   والرسل تقدیم مخدوم علی خدم

''آپ کو مسجد بیت المقدس میں تمام انبیاء و رسل نے اپنا امام و پیشوا بنایا جیسا مخدوم خادموں کا امام و پیشوا ہوتا ہے۔'' ۱۲

4. وانت تخترق السبع الطباق بھم   فی موکب کنت فیه صاحب العلم

''اور (منجملہ آپ کی ترقیات کے یہ امر ہے کہ) آپ سات آسمانوں کو طے کرتے جاتے تھے جو ایک دوسرے پر ہے ایسے لشکر ملائکہ میں (جو بلحاظ آپ کی عظمت و شان و تالیف قلب مبارک آپ کے ہمراہ تھا اور) جس کے سردار اور صاحبِ علم آپ ہی تھے۔'' ۱۲

5. حتی اذالم تدع شأو المستبق   من الدنو ولا مرقا لمستنم

''آپ رتبہ عالی کی طرف برابر ترقی کرتے رہے اور آسمانوں کو برابر طے کرتے رہے' یہاں تک کہ جب آگے بڑھنے والے کی قرب و منزلت کی نہایت نہ رہی اور کسی طالب رفعت کے واسطے کوئی موقع ترقی کا نہ رہا تو'' ۱۲

6. خفضت کل مکان بالا ضافة اذ   نودیت بالرفع مثل المفرد العلم

''(جس وقت آپ کی ترقیات نہایت درجہ کو پہنچ گئیں تو آپ نے ہر مقامِ انبیاء گویا ہر صاحب مقام کو) بہ نسبت اپنے مرتبہ کے جو خداوند تعالےٰ سے عنایت ہوا پست کر دیا جب کہ آپ ادن (یعنی قریب آجا) کہہ کر واسطے ترقی مرتبہ کے مثل یکتا و نامور شخص کے پکارے گئے۔'' ۱۲

7. کیما تفوز بوصل ای مستتر   عن العیون   وسرای مکتتم

''(یہ ندایا محمد کی اس لئے تھی) تاکہ آپ کو وہ وصل حاصل ہو جو نہایت درجہ آنکھوں سے پوشیدہ تھا اور کوئی مخلوق اس کو دیکھ نہیں سکتی اور) تاکہ آپ کامیاب ہوں اس اچھے بھید سے جو غایت مرتبہ پوشیدہ ہے۔'' (عطر الورود)

یہاں تک تو حضرتؒ نے قیصدہ بردہ سے معراج کا قصہ نقل فرمایا اور عطر الورود جو قصیدہ بردہ کی اُردو شرح حضرت شیخ الہند مولانا الحاج محمود الحسن صاحب دیوبندی قدس سرہ' کے والد ماجد حضرت مولانا ذوالفقار علی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اس سے ترجمہ نقل کیا۔ اس کے بعد آخری شعر یا رب صل وسلم الخ تحریر فرما کر اپنی طرف سے عبارتِ ذیل کا اضافہ کیا ہے۔

لنختم الکلام علی وقعة الاسراء   بالصلوة علی سیداھل الاصطفاء
والہ واصحابه اھل الاجتباء   ماد امت الارض والسماء

جس کا ترجمہ یہ ہے: ''ہم ختم کرتے ہیں معراج والے قصہ پر کلام کو دُرود شریف کے ساتھ اس ذات پر جو سردار ہے سارے برگزیدہ لوگوں کی اور اُن کے آل و اصحاب پر جو منتخب ہستیاں ہیں جب تک کہ آسمان و زمین قائم رہیں۔''

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِماً اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

50۔ حضرت شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ' کے مبشرات

اس سیاہ کار کو ان فضائل کے رسائل لکھنے کے زمانہ میں بعض مرتبہ خود کو اور بعض مرتبہ بعض دوسرے احباب کو کچھ منامات اور مبشرات بھی آئے۔ اس رسالہ فضائل دُرود کے لکھنے کے زمانہ میں ایک رات خواب میں یہ دیکھا کہ مجھے یہ حکم دیا جا رہا ہے کہ اس رسالہ میں قصیدہ ضرور لکھو لیکن قصیدہ کی تعیین نہیں معلوم ہو سکی' البتہ خود اس ناکارہ کے ذہن میں خواب ہی میں یا جاگتے وقت دو ۲ خوابوں کے درمیان میں اس لئے کہ اسی وقت دوبارہ بھی اسی قسم کا خواب دیکھا تھا یہ خیال آیا' کہ اس کا مصداق مولانا جامی نور اللہ مرقدہ' کی وہ مشہور نعت ہے جو یوسف زلیخا کے شروع میں ہے۔

جب اس ناکارہ کی عمر تقریباً دس گیارہ سال کی تھی گنگوہ میں اپنے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے یہ کتاب پڑھی تھی۔ اسی وقت ان کی زبانی اس کے متعلق ایک قصہ

بھی سُنا تھا اور وہ قصہ ہی خواب میں اس کی طرف ذہن کے منتقل ہونے کا داعیہ بنا۔

قصہ یہ سُنا تھا کہ مولانا جامیؒ نور اللہ مرقدہٗ واعلی اللہ مراتبہٗ یہ نعت کہنے کے بعد جب ایک مرتبہ حج کیلئے تشریف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ روضہ اقدس کے پاس کھڑے ہو کر اس نظم کو پڑھیں گے۔ جب حج کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیر مکہ نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں ان کو یہ ارشاد فرمایا کہ اس کو (جامی کو) مدینہ نہ آنے دیں۔ امیرِ مکہ نے ممانعت کر دی مگر ان پر جذب وشوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چھپ کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے۔ امیر مکہ نے دوبارہ خواب دیکھا۔ حضورؐ نے فرمایا وہ آ رہا ہے اُس کو یہاں نہ آنے دو۔ امیر نے آدمی دوڑائے اور ان کو راستہ سے پکڑوا کر بلایا' ان پر سختی کی اور جیل خانہ میں ڈال دیا۔ اس پر امیر کو تیسری مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ کوئی مجرم نہیں۔ بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو یہاں آ کر میری قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لئے ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہوگا۔ اس پر ان کو جیل سے نکالا گیا اور بہت اعزاز واکرام کیا گیا۔ اس قصہ کے سُننے میں یا یاد میں تو اس ناکارہ کو تردّد نہیں۔ لیکن اس وقت اپنے ضعف بینائی اور امراض کیوجہ سے مراجعتِ کتب سے معذوری ہے۔

ناظرین میں سے کسی کو کسی کتاب میں اس کا حوالہ اس ناکارہ کی زندگی میں ملے تو اس ناکارہ کو بھی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں اور مرنے کے بعد اگر ملے تو حاشیہ اضافہ فرما دیں۔ اس قصہ ہی کی وجہ سے اس ناکارہ کا خیال اس نعت کی طرف گیا تھا اور اب تک یہی ذہن میں ہے اور اس میں کوئی استبعاد نہیں۔

سیّد احمد رفاعیؒ مشہور بزرگ اکابر صوفیہ میں سے ہیں' ان کا قصہ مشہور ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں وہ زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور قبر اطہر کے قریب کھڑے ہو کر

دو ۲ شعر پڑھے تو دستِ مبارک باہر نکلا اور انہوں نے اس کو چُوما۔ اس ناکارہ کے رسالہ فضائل حج کی حکایات زیارتِ مدینہ کے سلسلہ میں نمبر ۱۳ پر یہ قصہ مفصل علامہ سیوطیؒ کی کتاب الحاوی سے گذر چکا ہے اور بھی متعدد قصے اس میں روضہ اقدس سے سلام کا جواب ملنے کے ذکر کئے گئے ہیں۔

بعض دوستوں کا خیال یہ ہے کہ میرے خواب کا مصداق قصیدہ بردہ ہے اسی لئے اس سے پہلے نمبر پر چند اشعار اس سے بسلسلۂ معراج نقل کر دیئے اور بعض دوستوں کی رائے یہ ہے کہ حضرت نانوتویؒ نور اللہ مرقدہٗ کے قصائد میں سے کوئی قصیدہ مراد ہے اس لئے خیال ہے کہ مولانا جامیؒ کی نعت کے بعد حضرت اقدس مولانا نانوتویؒ نور اللہ مرقدہٗ کے قصائد قاسمی میں سے بھی کچھ اشعار نقل کر دوں اور انہیں پر اس رسالہ کو ختم کر دوں۔ **وما توفیقی الا باللہ**

مولانا جامیؒ کا قصیدہ فارسی میں ہے اور ہمارے مدرسہ کے ناظم مولانا الحاج اسعد اللہ صاحب فاریؒ سے خصوصیت کے ساتھ ساتھ اشعار سے بھی خصوصی مناسبت رکھتے ہیں اور حضرت اقدس حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے جلیل القدر خلفا میں ہیں جس کی وجہ سے عشقِ نبوی کا جذبہ بھی جتنا ہو برمحل ہے۔

اس لئے میں نے مولانا موصوف سے درخواست کی تھی کہ وہ اس کا ترجمہ فرما دیں جو اس نعت کی شان کے مناسب ہو' مولانا نے اس کو قبول فرمالیا۔ اس لئے ان اشعار کے بعد اُن کا ترجمہ بھی پیش کر دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد قصائد قاسمی کے چند اشعار لکھ دیئے جائیں گے۔

زہجوری برآمد جانِ عالم	ترحم یا نبی اللہ ترحم

آپ کے فراق سے کائنات عالم کا ذرہ ذرہ جاں بلب ہے اور دم توڑ رہا ہے۔
اے رسول خدا! نگاہ کرم فرمائیے' اے ختم المرسلین رحم فرمائیے

نہ آخر رحمۃٌ للعالمینی	زمحروماں چرا غافل نشینی

آپ یقیناً رحمۃ للعالمین ہیں ہم حرماں نصیبوں اور ناکام قسمت سے

آپ کیسے تغافل فرما سکتے ہیں۔

زخاک اے لالۂ سیراب برخیز	چو نرگس خواب چند از خواب برخیز

اے لالۂ خوش رنگ اپنی شادابی اور سیرابی سے عالم کو مستفید فرمایئے اور خواب نرگسیں سے بیدار ہو کر ہم محتاجان ہدایت کے قلوب کو منور فرمایئے۔ اے بسرا پردۂ یثرب بخواب خیز کہ شد مشرق و مغرب خراب

بروں آور سر از برد یمانی	کہ روئے تست صبح زندگانی

اپنے سر مبارک کو یمنی چادروں کے کفن سے باہر نکالئے کیونکہ آپ کا روئے انور صبح زندگانی ہے۔

شب اندوہ مارا روز گرداں	ز رویت روز ما فیروز گرداں

ہماری غمناک رات کو دن بنا دیجئے اور اپنے جمال جہاں آرا سے ہمارے دن کو فیروز مندی و کامیابی عطا کر دیجئے۔

بہ تن درپوش عنبر بوئے جامہ	بسر بربند کافوری عمامہ

جسم اطہر پر حسب عادت عنبر بیز لباس آراستہ فرمایئے اور سفید کافوری عمامہ زیب سر فرمایئے۔

فرود آویز از سر گیسواں را	فگن سایہ بپا سرو رواں را

اپنی عنبر بار و مشکیں زلفوں کو سر مبارک سے لٹکا دیجئے تا کہ اُن کا سایہ آپ کے بابرکت قدموں پر پڑے (کیونکہ مشہور ہے کہ قامت اطہر و جسم انور کا سایہ نہ تھا لہٰذا گیسوئے شبگوں کا سایہ ڈالئے)

ادیم طائفی نعلین پا کن	شراک از رشتۂ جانہائے ما کن

حسب دستور طائف کے مشہور چمڑے کی مبارک نعلین (پاپوش) پہنئے اور اُن

کے تسمے اور پٹیاں ہمارے رشتہ جاں سے بنایئے۔

جہانے دیدہ کردہ فرش راہ اند	چو فرش اقبال پابوس تو خواہند

تمام عالم اپنے دیدہ و دل کو فرش راہ کئے ہوئے اور بچھائے ہوئے ہے اور فرش زمین کی طرح آپ کی قدم بوسی کا فخر حاصل کرنا چاہتا ہے۔

ز حجرہ پائے در صحن حرم نہ	بفرق خاک رہ بوساں قدم نہ

حجرۂ شریف یعنی گنبد خضراء سے باہر آ کر صحن حرم میں تشریف رکھئے۔ راہ مبارک کے خاک بوسوں کے سر پر قدم رکھئے۔

بدہ دستی ز پا افتادگاں را	بکن دلداریٔ دلدادگاں را

عاجزوں کی دستگیری بے کسوں کی مدد فرمایئے اور مخلص عشاق کی دلجوئی و دلداری کیجئے۔

اگرچہ غرق دریائے گناہیم	فتادہ خشک لب بر خاک راہیم

اگرچہ ہم گناہوں کے دریا میں از سرتا پا غرق ہیں لیکن آپ کی راہ مبارک پر تشنہ و خشک لب پڑے ہیں۔

تو ابر رحمتی آں بہ کہ گاہے	کنی بر حال لب خشکاں نگاہے

آپ ابر رحمت ہیں شایان شان گرامی ہے کہ پیاسوں اور تشنہ لبوں پر ایک نگاہ کرم بار ڈالی جائے۔

(اب اگلے اشعار کے ترجمہ سے پہلے یہ عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اکثر حضرات کا تو خیال ہے کہ حضرت جامی رحمہ اللہ یہاں سے زمانۂ گزشتہ کی زیارت مقدسہ کا حال بیان فرماتے ہیں اور بعض کے کلام سے مفہوم ہوتا ہے کہ آئندہ کے لئے تمنا فرما رہے ہیں۔ حضرت اقدس شیخ الحدیث صاحب مدظلہ کا رجحان اسی طرف ہے اسی لئے اب ترجمہ میں اس کی رعایت کی جائے گی)

خوشا کز گردِ رہ سویت رسیدیم	بدیدہ گرد از کویت کشیدیم

ہمارے لئے کیسا اچھا وقت ہوتا کہ ہم گردراہ سے آپ کی خدمت گرامی میں پہنچ جاتے اور آنکھوں میں آپ کے کوچۂ مبارک کی خاک کا سرمہ لگاتے۔

وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو جائیں ہم   خاک درِ رسول کا سرمہ لگائیں ہم

بمسجد سجدۂ شکرانہ کردیم	چراغت را زجاں پروانہ کردیم

مسجد نبوی میں دوگانۂ شکر ادا کرتے.... سجدۂ شکر بجالاتے.... روضۂ اقدس کی شمع روشن کا اپنی جان حزیں کو پروانہ بناتے۔

بگردِ روضہ ات گشتیم گستاخ	دلم چوں پنجرۂ سوراخ سوراخ

آپ کے روضۂ اطہر اور گنبد خضراء کے اس حال میں مستانہ اور بیتابانہ چکر لگاتے کہ دل صدمہائے عشق اور وجور شوق سے پاش پاش اور چھلنی ہوتا ہے۔

زدیم از اشک ابرِ چشمِ بےخواب	حریمِ آستانِ روضہ ات آب

حریم قدس اور روضۂ پرنور کے آستانۂ محترم پر اپنی بے خواب آنکھوں کے بادلوں سے آنسو برساتے اور چھڑکاؤ کرتے۔

گہے رُفتیم زاں ساحت غبارے	گہے چیدیم زو خاشاک و خارے

کبھی صحن حرم میں جھاڑو دے کر گرد و غبار کو صاف کرنے کا فخر اور کبھی وہاں کے خس وخاشاک کو دور کرنے کی سعادت حاصل کرتے۔

ازاں نورِ سوادِ دیدہ دادیم	وزیں بر ریش دل مرہم نہادیم

گو گرد وغبار سے آنکھوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ مگر ہم اس سے مردمک چشم کیلئے سامان روشنی مہیا کرتے اور گو خس وخاشاک زخموں کیلئے مضر ہے مگر ہم اسکو جراحت دل کیلئے مرہم بناتے۔

بسوئے منبرت رہ برگرفتیم	زچہرہ پایہ اش در زر گرفتیم

آپ کے منبر شریف کے پاس جاتے اور اس کے پائے مبارک کو اپنے عاشقانہ زرد چہرے سے مل کر زرین وطلائی بناتے۔

زمحرابت بسجدہ کام جستیم	قدم گاہت بخون دیدہ شستیم

آپ کے مصلائے مبارک ومحراب شریف میں نماز پڑھ پڑھ کر تمنائیں پوری کرتے اور حقیقی مقاصد میں کامیاب ہوتے اور مصلے میں جس جائے مقدس پر آپ کے قدم مبارک ہوتے تھے اُس کو شوق کے اشک خونیں سے دھوتے۔

بپلئے ہر ستوں قد راست کردیم	مقامِ راستاں درخواست کردیم

آپ کی مسجد اطہر کے ہر ستون کے پاس ادب سے سیدھے کھڑے ہوتے اور صدیقین کے مرتبہ کی درخواست ودُعا کرتے۔

زداغِ آرزویت بادلِ خوش	زدیم از دل بہر قندیل آتش

آپ کی دل آویز تمناؤں کے زخموں اور دل نشین آرزوؤں کے داغوں سے (جو ہمارے دل میں ہیں) انتہائی مسرت کے ساتھ ہر قندیل کو روشن کرتے۔

کنوں گر تن نہ خاکِ آں حریم است	بحمداللہ کہ جاں آں جا مقیم است

اب اگر چہ میرا جسم اس حریم انور وشبستانِ اطہر میں نہیں ہے لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ روح وہیں ہے۔

بخود درماندہ ام از نفس خود رائے	ببیں درماندۂ چندیں ببخشائے

میں اپنے خود بین وخود رائے نفس امارہ سے سخت عاجز آچکا ہوں ایسے عاجز و بے کس کی جانب التفات فرمایئے اور بخشش کی نظر ڈالئے۔

اگر نبود چو لطفت دست یارے	زدستِ ما نیاید ہیچ کارے

اگر آپ کے الطاف کریمانہ کی مدد شامل حال نہ ہوگی تو ہم عضو معطل و مفلوج ہو جائیں گے اور ہم سے کوئی کام انجام نہ پاسکے گا۔

قضامی افگند از راہ مارا	خدا را از خدا درخواہ مارا

ہماری بدبختی ہمیں صراط مستقیم و راہ خدا سے بھٹکا رہی ہے۔ خدارا ہمارے لئے خداوند قدوس سے دُعا فرمایئے۔

کہ بخشد از یقیں اوّل حیاتے	دہد آنگہ بکارِ دیں ثباتے

(یہ دُعا فرمایئے) کہ خداوند قدوس اولاً ہم کو پختہ یقین اور کامل اعتقاد کی عظیم الشان زندگی بخشے اور پھر احکام دین میں مکمل استقلال اور پوری ثابت قدمی عطا فرمائے۔

چو ہَولِ روزِ رُستا خیز خیزد	بآتش آبروئے ما نریزد

جب قیامت کی حشر خیزیاں اور اُس کی زبردست ہولناکیاں پیش آئیں تو مالک یوم الدین، رحمٰن و رحیم ہم کو دوزخ سے بچا کر ہماری عزت بچائے۔

کند با ایں ہمہ گمراہیِ ما	ترا اذنِ شفاعت خواہیِ ما

اور ہماری غلط روی اور صغیرہ و کبیرہ گناہوں کے باوجود آپ کو ہماری شفاعت کے لئے اجازت مرحمت فرمائے کیونکہ بغیر اس کی اجازت، شفاعت نہیں ہوسکتی ہے۔

چو چوگاں سرفگندہ آوری روئے	بمیدانِ شفاعت امتی گوئے

ہمارے گناہوں کی شرم سے آپ سرخمیدہ چوگاں کی طرح میدان شفاعت میں سر جھکا کر (نفسی نفسی نہیں بلکہ) یَا رَبِّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ فرماتے ہوئے تشریف لائیں۔

بحسنِ اہتمامت کارِ جامی	طفیلِ دیگراں یابد تمامی

آپ کے حسن اہتمام اور سعی جمیل سے دوسرے مقبول بندگان خدا کے صدقہ میں غریب جامی کا بھی کام بن جائے گا۔

شنیدم کہ در روز امید و بیم
بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

(اُردو ترجمہ از حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ)

قصیدہ بہاریہ سے چند اشعار

اس کے بعد قصائد قاسمی میں سے حضرت اقدس حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب بانی دارالعلوم نور اللہ مرقدہٗ کے مشہور قصیدہ بہاریہ میں سے چند اشعار پیش کرتا ہوں جیسا کہ اُوپر لکھا جاچکا۔ یہ قصیدہ بہت طویل ہے۔ ڈیڑھ سو سے زائد اشعار اس قصیدہ کے ہیں۔ اس لئے سب کا لکھنا تو موجب طول تھا۔ جو صاحب پورا دیکھنا چاہیں اصل قصیدہ کو ملاحظہ فرمائیں۔ اس میں سے ساٹھ ۶۰ اشعار سے کچھ زائد پر اکتفاء کیا جارہا ہے، جس سے حضرت قدس سرہٗ کی والہانہ محبت اور عشقِ نبوی کا اندازہ ہوتا ہے۔

نہ ہووے نغمہ سرا کس طرح سے بُلبل زار — کہ آئی ہے نئے سر سے چمن چمن میں بہار
ہر ایک کو حسبِ لیاقت بہار دیتی ہے — کسی کو برگ، کسی کو گل اور کسی کو بار
خوشی سے مُرغِ چمن ناچ ناچ گاتے ہیں — کفِ ورق سے بجاتے ہیں تالیاں اشجار
بجھائی ہے دلِ آتش کی بھی طپش یارب — کرم میں آپ کو دشمن سے بھی نہیں انکار
یہ قدر خاک ہے، ہیں باغ باغ وہ عاشق — کبھی رہے تھا سدا جنکے دل کے بیچ غبار
یہ سبزہ زار کا رُتبہ ہے شجرہ موسیٰؑ — بنا ہے خاص تجلّی کا مطلعِ انوار
اسی لئے چمنستاں میں رنگِ مہندی ہے — کیا ظہور ور قہائے سبزہ میں ناچار
پہنچ سکے شجر طور کو کہیں طوبےٰ — مقامِ یار کو کب پہنچے مسکنِ یار
زمین و خرچ میں ہو کیوں نہ فرق چرخ و زمین — یہ سب کاربار اُٹھائے وہ سب کے سر پر بار
کرے ہے ذرّہ کوئے محمدی سے خجل — فلک کے شمس و قمر کو زمین لیل و نہار
فلک پہ عیسیٰؑ و ادریسؑ ہیں تو خیر سہی — زمین پہ جلوہ نما ہیں محمد مختار
فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانی احمدؐ — زمین پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمدیؐ سرکار
ثنا کر اس کی فقط قاسم اور سب کو چھوڑ — کہاں کا سبزہ، کہاں کا چمن، کہاں کی بہار
الٰہی کس سے بیاں ہوسکے ثنا اس کی — کہ جس پہ ایسا تری ذاتِ خاص کا ہو پیار

جو تو اُسے نہ بناتا تو سارے عالم کو نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار
کہاں وہ رُتبہ' کہاں عقلِ نارسا اپنی کہاں وہ نورِ خدا اور کہاں یہ دیدۂ زار
چراغ عقل ہے گل اس کے نور کے آگے زباں کا منہ نہیں جو مدح میں کرے گفتار
جہاں کہ جلتے ہوں پر عقلِ کل کے بھی پھر کیا لگی ہے جان جو پہنچیں وہاں مرے افکار
مگر کرے مری روحُ القدس مددگاری تو اس کی مدح میں مَیں بھی کروں رقم اشعار
جو جبرئیلؑ مدد پر ہو فکر کی میرے تو آگے بڑھ کے کہوں اے جہان کے سردار
تو فخرِ کون و مکان' زبدۂ زمین و زماں امیرِ لشکرِ پیغمبراں' شہِ ابرار'
تو بوئے گل ہے اگر مثلِ گل ہیں اور نبی تو نورِ شمس گر اور انبیاءؑ ہیں شمس و نہار
حیات جان ہے تو ہیں اگر وہ جانِ جہاں تو نورِ دیدہ ہے گر ہیں وہ دیدۂ بیدار
طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی بجا ہے کہیے اگر تم کو مبداء لاثار
جلو میں تیرے سب آئے عدم سے تابوجود قیامت آپ کی تھی دیکھئے تو اک رفتار
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو ۲ چار ۴
پہنچ سکا ترے رُتبہ تلک نہ کوئی نبی ہوئے ہیں معجزہ والے بھی اس جگہ ناچار
جو انبیاء ہیں وہ آگے تری نبوت کے کریں ہیں اُمتی ہونے کا یا نبی اقرار
لگاتا ہاتھ نہ پُتلے کو بُوالبشر کے خدا اگر ظہور نہ ہوتا تمہارا آخر' کار
خدا کے طالبِ دیدار حضرتِ موسیٰؑ تمہارا لیجئے خدا آپ طالب دیدار
کہاں بلندی طور اور کہاں تری معراج کہیں ہوئے ہیں زمین آسمان بھی ہموار؟
جمال کو ترے کب پہنچے حُسنِ یوسفؑ کا وہ دِلربائے زلیخا تو شاہدِ ستار'
رہا جمال پہ تیرے حجابِ بشریت نجانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستار
سما سکے تری خلوۃ میں کب نبی و ملک خدا غیور تو اس کا حبیب اور اغیار
نہ بن پڑا وہ جمال آپکا سا اِک شب بھی قمر نے گو کہ کروڑوں کئے چڑھاؤ اُتار
خوشا نصیب یہ نسبت کہاں نصیب مرے تو جس قدر ہے بھلا میں برا اُسی مقدار

نہ پہنچیں گنتی میں ہرگز ترے کمالوں کی مرے بھی عیب شہِ دوسرا شہِ ابرار
عجب نہیں تری خاطر سے تری اُمت کے گناہ ہوویں قیامت کو طاعتوں میں شمار
بکیں گے آپ کی اُمت کے جرم ایسے گراں کہ لاکھوں مغفرتیں کم سے کم پہ ہونگی نثار
ترے بھروسہ پہ رکھتا ہے غُرّۂ طاعت گناہ قاسم برگشتہ بخت' بداطوار
تمہارے حرفِ شفاعت پہ عفو ہے عاشق اگر گناہ کو ہے خوفِ غصۂ قہّار
یہ سُن کے آپ شفیع گناہ گاراں ہیں کئے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار
ترے لحاظ سے اتنی تو ہوگئی تخفیف بشر گناہ کریں اور ملائک استغفار
یہ ہے اجابت حق کو تری دُعاء کا لحاظ قضاء مبرم و مشروط کی سنیں نہ پُکار
بُرا ہوں' بدہوں' گنہگار ہوں' پہ تیرا ہوں ترا کہیں ہیں مجھے گو کہ ہوں میں ناہنجار
لگے ہے تیرے سگ کو گو میرے نام سے عیب پہ تیرے نام کا لگنا مجھے ہے عزّ و وقار
تو بہترین خلائق' میں بدترینِ جہاں تو سرورِ دو جہاں' میں کمینہ خدمت گار
بہت دنوں سے تمنا ہے کیجئے عرضِ حال اگر ہو اپنا کسی طرح تیرے در تک بار
مگر جہاں ہو فلک آستاں سے بھی نیچا وہاں ہو قاسمِ بے بال و پر کا کیونکہ گذار
دیا ہے حق نے تجھے سب سے مرتبہ عالی کیا ہے سارے بڑے چھوٹوں کا تجھے سردار
جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھیگا؟ بنے گا کون ہمارا ترے سوا' غم خوار
لیا ہے سگ نمط ابلیس نے بُرا پیچھا ہوا ہے نفس موا سانپ سا گلے کا ہار
رجاء و خوف کی موجوں میں ہے اُمید کی ناؤ کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شمار
جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں مَروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مور و مار
اُڑا کے بادِ مری مشتِ خاک کو پسِ مرگ کرے حضورؐ کے روضہ کے آس پاس نثار
وَلے یہ رُتبہ کہاں مشتِ خاکِ قاسم کا کہ جائے کوچۂ اطہر میں تیرے بن کے غبار
غرض نہیں مجھے اس سے بھی کچھ رہی لیکن خدا کی اور تیری اُلفت سے میرا سینہ فگار
لگے وہ تیرِ غمِ عشق کا مرے دل میں ہزار پارہ ہو دل خون دل میں ہو سرشار

لگے وہ آتشِ عشق اپنی جان میں جس کی / جلادے چرخِ ستمگر کو ایک ہی جھونکار

تمہارے عشق میں رورو کے ہوں نحیف اتنا / کہ آنکھیں چشمہ آبی سے ہوں دُرونِ غبار

رہے نہ منصبِ شیخ المشائخی کی طلب / نہ جی کو بھائے یہ دنیا کا کچھ بناؤ سنگار

ہوا اشارہ میں دو ٹکڑے جوں قمر کا جگر / کوئی اشارہ ہمارے بھی دل کے ہو جاپار

تو تھام اپنے تئیں حد سے پاندھر باہر / سنبھال اپنے تئیں اور سنبھل کے کر گفتار

ادب کی جا ہے یہ چُپ ہو تو اور زبان بند کر / وہ جانے چھوڑ اُسے پر نہ کر کچھ اصرار

بس اب دُرود پڑھ اس پر اور اسکی آل پہ تو / جو خوش ہو تجھ سے وہ اور اسکی عترت اطہار

الٰہی اس پر اور اس کی تمام آل پہ بھیج / وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے نہ اُن کو شمار

رسالہ ھٰذا کی تاریخ آغاز واختتام

یہ رسالہ جیسا کہ شروع میں لکھا گیا ۲۵؍ رمضان المبارک کو شروع کیا گیا تھا۔ ماہِ مبارک کے مشاغل کی وجہ سے اس وقت تو بسم اللہ اور چند سطور کے علاوہ لکھوانے کا وقت ہی نہیں ملا۔ اس کے بعد بھی مہمانوں کے ہجوم اور مدرسہ کے ابتداء سال کے مشاغل کی وجہ سے بہت ہی تھوڑا وقت ملتا رہا تاہم تھوڑا بہت سلسلہ چلتا ہی رہا کہ گذشتہ جمعہ کو عزیز محترم مولانا الحاج محمد یوسف ؒ صاحب کاندھلوی امیرِ جماعتِ تبلیغ کے حادثہ انتقال سے یہ تخیّل پیدا ہوا کہ اگر یہ ناکارہ بھی اسی طرح بیٹھے بیٹھے چل دیا تو یہ اوراق جواب تک لکھے ہیں یہ بھی ضائع ہو جائیں گے۔ اس لئے جتنا ہو چکا ہے اُسی پر اکتفاء کروں اور آج ۶؍ ذی الحجہ جمعہ کی صبح کو اس رسالہ کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ جل شانہٗ اپنے لطف و کرم سے اپنے پاک رسول کے طفیل سے جو لغزشیں اس میں ہوئی ہوں اُن کو معاف فرمائے۔ محمد زکریا عفی عنہ کاندھلوی مقیم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

دُرود شریف کی برکت

حفص بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے امام المحدثین ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ وہ پہلے آسمان میں فرشتوں کو نماز پڑھا رہے ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ اے ابوزرعہ! کون سی عبادت کے صلہ میں آپ کو یہ اعزاز واکرام ملا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ احادیث لکھی ہیں اور ہر حدیث میں عن النبی کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہے اور تم جانتے ہو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو مسلمان ایک مرتبہ مجھ پر دُرود شریف بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ یہ دُرود شریف کی برکت ہے کہ خداوند عالم نے مجھے فرشتوں کا نماز میں امام بنا دیا ہے (شرح الصدور، ص ۲۳)

دُرود شریف کی برکات

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ دُرود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری کرے گا ستر حاجتیں تو آخرت کی حاجتوں سے ہوں گی اور تیس دنیا کی حاجتوں سے ہوں گی اور جو دُرود مجھ پر بھیجتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر فرماتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس دُرود کو میری قبر میں داخل کرتا ہے جس طرح تم پر ہدیہ داخل کئے جاتے ہیں۔ اور فرشتہ مجھے دُرود بھیجنے والے کے نام کی اطلاع دیتا ہے پس میں اس کو سفید صحیفہ میں اپنے پاس ثابت رکھتا ہوں اور قیامت کے دن اس کی جزا اس کو دلاؤں گا۔

درود شریف کی فضیلت

صاحب قلیوبی سے ایک شخص کی حکایت کرتے ہیں کہ اس نے سفر کیا اور اس کے ہمراہ اس کا باپ بھی تھا چنانچہ اس کا باپ شہروں میں سے کسی شہر میں بیمار ہوا اور مر گیا۔ ناقل کہتا ہے کہ میں نے اس کی طرف دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس کا چہرہ اور جسم سیاہ ہو گیا ہے اور اس کا پیٹ شدت سے پھول گیا ہے۔ پس میں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد نیند کی وجہ سے مجھے اونگھ آ گئی۔

چنانچہ میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو نہایت ہی خوبصورت تھا۔ اور اس کے بدن سے پاکیزہ اور عمدہ خوشبو آتی تھی وہ شخص میرے باپ کے پاس آیا اور اس کے چہرہ اور بدن پر ہاتھ پھیرا۔ پس وہ سیاہی جو اس کے چہرہ وغیرہ پر تھی جاتی رہی اور اس پر سفیدی اور نور چڑھ آیا۔ اس کے بعد میں نے تعجب کے ساتھ اس شخص سے کہا کہ اے شخص تم کون ہو کہ تمہارے واسطہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے باپ پر احسان کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں اور تیرا باپ گناہوں کی کثرت کے سبب سے اپنے نفس پر اسراف کرنے والا تھا لیکن اس کے ساتھ وہ کثرت سے مجھ پر درود بھیجتا تھا پس جب اس کو یہ حالت حاصل ہوئی تو میں اس کے پاس آیا اور اس حالت کو اس سے دور کر دیا۔ اس کے بعد میں خواب سے بیدار ہوا تو سفیدی اور نور اپنے باپ پر دیکھا اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ اور اس کی تجہیز و تکفین میں کوشش کی اور اس کو دفن کر دیا۔ اور اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے کبھی غافل نہ ہوا۔ پس اللہ تعالیٰ ہماری جانب سے آپ کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ آمین۔

ریاض الجنۃ کے ناظم کے واقعات

پہلا واقعہ

حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ مجھے حضرت مفتی محمد حسن صاحبؒ نے سنایا کہ جب میں حج پر گیا تو ریاض الجنۃ کے ناظم نے مجھے سنایا کہ ترکوں کے دور حکومت میں جو شخص مسجد نبوی اور بالخصوص ریاض الجنۃ کا ناظم اور نگران بنتا تو وہ پہلے ترکی کے دارالحکومت میں درخواست بھیجتا جب وہاں سے منظوری آتی تو وہ ناظم بن جاتا اور وہ اپنا فرض منصبی ادا کرتا۔ ایک دفعہ میں نے درخواست بھیجی منظوری کی زیادہ امید نہ تھی تاہم میں مایوس بھی نہ تھا ایک رات خواب میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیقؓ تشریف رکھتے تھے ساتھ ہی حضرت عمرؓ بیٹھے تھے میں بھی قریب جا کر بیٹھ گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کچھ کہنے کی ہمت نہ ہوئی خاموش رہا اتنے میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں میری طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ شخص ریاض الجنۃ کا ناظم بننا چاہتا ہے اگر مناسب ہو تو ان کو بنا دیا جائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ اس کام کیلئے مناسب نہیں کیونکہ یہ حقہ پیتا ہے عرض کیا کہ اگر توبہ کرے فرمایا ایک دفعہ توبہ کر کے توڑ چکا ہے، اور اس شخص کا کہنا یہ ہے کہ واقعی میں توبہ کو توڑ چکا تھا۔ کچھ دیر سکوت کے بعد عرض کیا گیا کہ اگر مناسب ہو تو ایک موقع اور دیدیا جائے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے پھر جب میری آنکھ کھلی تو میں بہت خوش تھا اور پرامید تھا بالآخر میری ہی درخواست منظور ہوئی اور ریاض الجنۃ کی خدمت میرے سپرد ہوئی اور میں نے حقہ پینا ہمیشہ کیلئے چھوڑ دیا۔

دوسرا واقعہ

ریاض الجنۃ کے ناظم کا دوسرا واقعہ سنایا کہ وہ کہتے تھے کہ جب میری بیوی فوت ہوگئی میں نے دوسرا نکاح کرنا چاہا لیکن دوسری بیوی کیلئے مہر اور دیگر اخراجات کا انتظام نہیں تھا میں نے روضہ اطہر پر حاضر ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی پریشانی عرض کی کچھ دیر بعد کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص سونے کی اشرفیاں لے کر آیا اور مجھے دیدیں میں بہت خوش ہوا جتنی مجھے ضرورت تھیں اتنی ہی لے آیا۔

تیسرا واقعہ

حضرت مفتی صاحبؒ نے ناظم ریاض الجنۃ کا یہ تیسرا واقعہ بھی سنایا کہ ایک دفعہ مدینہ منورہ میں قحط آ گیا اور آٹا اور دیگر اجناس ملنا بند ہوگئیں ہمارا کنبہ بہت بڑا تھا ایک دنبہ روزانہ ذبح ہوتا تو ان کو پورا ہوتا۔ جب قحط پڑا تو حکومت کی طرف سے ہمارے اتنے بڑے کنبے کو صرف آدھ سیر جو ملتے تھے جو ایک دیگ میں پانی کے اندر ابالے جاتے جب جو کا پانی تیار ہو جاتا تھوڑا تھوڑا سب گھر والے پی لیتے اور طاقت وقوت ویسے رہتی جیسے پوری غذا کھانے سے ہوتی ہے یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر کی برکت تھی۔ (اصلاحی مضامین)

حضرت آدم علیہ السلام کا مہر

حضرت ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صلوٰۃ الاجزان میں ذکر کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت حوا علیہا السلام کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہا تو انہوں نے مہر طلب کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دعا کی کہ اے رب میں ان کو (مہر میں) کیا چیز دوں؟ ارشاد ہوا اے آدم! میرے حبیب محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر بیس دفعہ درود بھیجو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ (شرح وقایہ مع حاشیہ عمدۃ الرعایہ از حضرت مولانا عبدالحی صاحبؒ ج ۲ حاشیہ ص ۳۲ نشر الطیب) فی ذکر النبی الحبیب حضرت تھانویؒ ص ۱۱)

کثرت درود شریف کی وجہ سے جنت میں داخلہ نصیب ہوا

نمیری نے روایت لکھی ہے کہ حضرت ابوالعباس احمد بن منصور کا جب انتقال ہوا۔ شیراز کے ایک آدمی نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ جامع مسجد شیراز کے محراب میں کھڑے ہیں۔ جوڑا زیب تن اور سر پر جواہرات کی ٹوپی ہے۔ پوچھا کہ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ فرمایا میری مغفرت فرمادی اور میرا اکرام فرمایا اور جنت میں داخل فرمایا۔ پوچھا یہ کس صلہ میں ہے فرمایا کہ کثرت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کی وجہ سے۔ (القول البدیع ص ۱۱۷)

روزانہ ایک ہزار بار درود شریف پڑھنے کا ثمرہ

ابوالحسن البغدادی الدارمی سے منقول ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن حامد کو ان کی وفات کے بعد کئی مرتبہ (خواب میں) دیکھا۔ تو پوچھا اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا مغفرت فرمادی اور رحم فرمایا۔ اور ان سے پوچھا کہ وہ کون سا عمل ہے جس سے آدمی جنت میں داخل ہو سکتا ہے؟ فرمایا ایک ہزار رکعت پڑھو اور ہر رکعت میں ایک ہزار مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ (سورہ اخلاص) پڑھو، انہوں نے کہا اس کی طاقت نہیں۔ فرمایا ہر رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ہزار بار درود شریف پڑھو۔ امام دارمی نے کہا کہ وہ ہر رات اس طرح کرتے ہیں۔ (القول البدیع ص ۱۱۷، ۱۱۸)

درود شریف سے دل کو روشنی اور تازگی حاصل ہوتی ہے

علامہ مجد الدین فیروز آبادی رحمہ اللہ ایک مرتبہ راستہ بھول گئے تو حضرت خضر ابن انشا ابوالعباسؑ اور حضرت الیاس بن بسام علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو ان سے پوچھا کہ آپ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے؟ دونوں نے کہا کہ ہاں۔ میں نے

کہا کہ آپ حضرات کوئی ایسی چیز مجھ کو بتائیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوتا کہ میں آپ سے روایت کروں۔ ان حضرات نے بتایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرما رہے تھے کہ جو مؤمن بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو تازہ کر دیتے ہیں اور منور کر دیتے ہیں۔

دُرود شریف دشمن پر فتح مندی کا سبب بنا

نیز انہوں نے بتایا کہ بنی اسرائیل میں ایک نبی حضرت اسمویل علیہ السلام تھے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے دشمن پر فتح عطا فرمائی ہوئی تھی۔ ان کے مقابلے میں چالیس آدمی آئے اور کہا کہ ہم تم کو سمندر کے کنارے شکست دیں گے، حضرت اسموئیل علیہ السلام کے ساتھیوں نے کہا کہ اب ہم کیا کریں؟ فرمایا کہ اٹھو اور کہو صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ. انہوں نے ایسا ہی کیا۔ ان کے دشمن غرق ہو گئے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کہا یہ واقعہ ہمارے سامنے ہوا۔

دُرود شریف کی وجہ سے خواب میں

زیارت رسول کا شرف حاصل ہوا

یہ دونوں حضرات فرماتے تھے کہ ایک شخص شام سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میرے والد محترم بہت بوڑھے ہو گئے ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو لے آؤ، عرض کیا میری نظر کمزور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان سے کہہ دو کہ وہ ایک ہفتہ تک یعنی سات رات میں یہ کہیں صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وہ مجھ کو خواب میں دیکھیں گے۔ حتیٰ کہ وہ مجھ سے حدیث کی روایت کریں گے۔ اس نے ایسا ہی کیا تو خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پس وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرتے ہیں۔

دُرود شریف کی وجہ سے کوئی غیبت نہیں کر سکے گا

نیز ان دونوں حضرات سے مزید سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب تم کسی مجلس میں بیٹھو اور اٹھو تو کہو:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ تو لوگ تمہاری غیبت نہیں کریں گے اور فرشتے اس سے تم کو بچائیں گے۔ (القول البدیع ص ۱۳۲، ۱۳۳)

دُرود شریف مکمل لکھنے کی ترغیب

حمزہ کنانی رحمہ اللہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں حدیث لکھتا تھا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر ''صلی اللہ علیہ'' لکھتا تھا، میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ فرمایا تم مجھ پر کامل دُرود کیوں نہیں پڑھتے ہو؟ اس کے بعد سے میں صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا ہوں۔ (القول البدیع ص ۲۵۷)

دُرود شریف خوشحالی کا سبب بن گیا

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے ایک صاحب سے نقل کیا ہے کہ ان کا ایک دوست جو طلبِ حدیث میں ان کا رفیق تھا اس کا انتقال ہو گیا اس کو خواب میں دیکھا کہ نئے سبز لباس میں گھوم رہا ہے، دریافت کیا کہ کیا تم میرے ساتھ حدیث نہیں پڑھا کرتے تھے۔ یہ درجہ کیسے ملا؟ اس نے کہا میں تمہارے ساتھ حدیث طلب کرتا تھا لیکن جب بھی کوئی حدیث لکھتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے نیچے صلی اللہ علیہ وسلم لکھ لیا کرتا تھا، اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ عطا فرما دیا۔ (القول البدیع ص ۲۵۲)

دُرود شریف آج ہمارے سامنے چمک رہا ہے

حضرت حسن بن محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا وہ فرما رہے تھے کہ اے ابو علی کتابوں میں لکھا ہوا ہمارا دُرود شریف اگر تم دیکھ لیتے تو تم کو تعجب ہوتا کہ وہ آج ہمارے سامنے کیسا چمک رہا ہے۔ (القول البدیع ص ۲۵۲)

دُرود شریف لکھنے کی وجہ سے انگلیوں پر سونے کے رنگ سے چیزیں لکھی ہوئی ہیں

حضرت ابو الحسن المیمونیؒ نے شیخ ابو علی الحسن بن عیینہؒ کو خواب میں دیکھا کہ ان کی انگلیوں پر سونے یا زعفران کے رنگ سے بہت اچھی چیزیں لکھی ہوئی ہیں۔ میں نے پوچھا اے استاذ یہ کیا ہے؟

تو فرمایا اے میرے بیٹے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لکھنے کی وجہ سے (یہ شرافت عطا فرمائی گئی) (القول البدیع ص ۲۵۲)

جنت میں ساتھ رہنے کا شرف حاصل ہوگا

حضرت شیخ علی بن عبد الکریم دمشقی رحمہ اللہ نے حضرت محمد بن الامام زکی الدین المنذری کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا ہے کہ ہم جنت میں داخل ہو گئے پھر ہم نے ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا تو انہوں نے کہا کہ خوش خبری لے لو۔

(حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جس نے اپنے ہاتھ سے لکھا: "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔ (القول البدیع ص ۲۵۳)

ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف لکھنے کی وجہ سے بخشش

حضرت عبد اللہ بن عمر بن میسرۃ القواریری سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میرا ایک پڑوسی تھا، مرنے کے بعد اس کو خواب میں دیکھا تو دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا بخش دیا۔ دریافت کیا کہ کس سبب سے؟ کہا جب میں حدیث لکھتا تو ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لکھتا تھا۔ (القول البدیع ص ۲۵۳)

فرشتوں کے ساتھ آسمان میں نماز پڑھنے کی سعادت

حضرت جعفر بن عبد اللہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے ابو زرعہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان میں ملائکہ کے ساتھ نماز پڑھ رہے ہیں۔ میں نے پوچھا یہ مقام کیسے حاصل ہوا؟ فرمایا کہ میں نے اس ہاتھ سے دس لاکھ احادیث لکھی ہیں۔ یعنی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی مبارک آتا تو صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لکھتا تھا۔ اور فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائیں گے۔ (القول البدیع ص ۲۵۴)

کتابوں میں دُرود شریف لکھنے کی فضیلت

حضرت عبد اللہ بن صالح سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ بعض اصحاب الحدیث کو خواب میں دیکھا گیا۔ ان سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ کہا کہ میری مغفرت کر دی گئی۔ پوچھا کس عمل کی وجہ سے؟ کہا کہ اپنی کتابوں میں دُرود شریف لکھنے کی وجہ سے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. (القول البدیع ص ۲۵۵)

دو انگلیوں سے بکثرت دُرود شریف لکھنے کی برکت

حضرت اسماعیل بن علی بن المثنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ بعض اصحاب حدیث کو خواب میں دیکھا۔ ان سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا؟ کہا کہ میری مغفرت کردی گئی۔ پوچھا کس عمل سے؟ کہا کہ میں ان دو انگلیوں سے بکثرت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لکھا کرتا تھا۔ (القول البدیع ص ۲۵۵)

جائے دُرود سے نور کا ستون بلند ہو رہا ہے

حضرت عبداللہ مروزی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد صاحب دونوں رات کو حدیث کا دور کرتے تھے، اس جگہ سے دیکھا گیا کہ نور کا ایک ستون بلند ہوتا ہے اور آسمان پر بادلوں تک پہنچ جاتا ہے۔ پوچھا گیا کہ یہ نور کیا چیز ہے؟ کہا گیا یہ تم دونوں کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف ہے جب تم دونوں دور کرتے ہو صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّفَ وَ كَرَّمَ۔ (القول البدیع ص ۲۵۵)

یہ بہترین چیز ہے

حضرت ابواسحاق ابراہیم بن دارم الدارمی جو کہ نہشل کے نام سے معروف تھے فرماتے ہیں کہ میں احادیث کی تخریج کے لئے لکھا کرتا تھا۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً۔ میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی کہ گویا میری چیزوں میں سے ایک قلم دست مبارک میں لیا اور فرمایا کہ هٰذَا جَيِّدٌ یہ بہترین چیز ہے۔ (القول البدیع ص ۲۵۵)

وفات کے بعد اچھی حالت میں دیکھا

اور حضرت حسن بن رشیق کو ان کی موت کے بعد اچھی حالت میں دیکھا ان سے پوچھا کہ کس عمل کی وجہ سے؟ کہا کہ بوجہ کثرت دُرود شریف پڑھنے کے، جو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھا کرتا تھا۔

ہر حدیث پر دُرود شریف لکھنے کی برکت

حضرت حافظ ابو موسیٰ المدینی نے اپنی کتاب میں محدثین کی جماعت کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کو بعد وفات کے خواب میں دیکھا وہ بتا رہے تھے کہ ان کی مغفرت کردی گئی ہے اس وجہ سے کہ وہ ہر حدیث پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی پر صلی اللہ علیہ وسلم لکھا کرتے تھے۔ (القول البدیع ص ۲۵۵)

مجلس میں حاضر ہونے کی ترغیب

حضرت ابوالعباس الخیاط ایک مرتبہ ابو محمد بن رشیق رحمہما اللہ کی مجلس میں حاضر تھے۔ شیخ نے ان کا اکرام کیا اور کہا کہ شیخ کے سامنے پیش کرنے کی کوئی چیز ہے؟ آپ نے فرمایا لو پڑھو۔ اس کے بعد (تیسری مرتبہ) میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ فرما رہے تھے۔ تم رشیق کی مجلس میں حاضر ہوا کرو کیونکہ وہ اس (مجلس) میں مجھ پر اتنی اتنی بار دُرود شریف پڑھا کرتے تھے۔ (القول البدیع ص ۲۵۶)

دُرود شریف لکھنے کے بجائے خط کھینچنے کی سزا

حضرت حسن بن موسیٰ الخضرمی جو کہ ابن عجینہ کے نام سے مشہور ہیں فرماتے ہیں کہ جب میں حدیث لکھتا تھا تو جلدی کی وجہ سے دُرود شریف کے لئے ایک خط کھینچ دیا کرتا تھا۔ (یعنی دُرود شریف لکھنے کے بجائے ایک خط کھینچ دیا کرتا تھا) تو میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے تم حدیث لکھتے ہو تو مجھ پر دُرود شریف نہیں لکھتے جیسا کہ ابو عمرو الطبرانی مجھ پر دُرود شریف بھیجتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں گھبرا کر اٹھا اور اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ میں کوئی حدیث بغیر صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں لکھوں گا۔ (القول البدیع ص ۲۵۶)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رُخ مبارک پھیر لیا

حضرت ابوعلی حسن بن علی العطار سے مروی ہے کہ حضرت ابوطاہر المخلص نے اپنے ہاتھ سے میرے لئے کچھ اجزاء (رسائل) لکھے تو ان میں، میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب بھی ذکر آتا تھا تو اس میں لکھا ہوتا تھا: "قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا" ابوعلی نے کہا کہ میں نے ان سے پوچھا کہ تم ایسا کیوں لکھتے ہو۔ فرمایا کہ میں بچپن میں حدیث لکھتا تھا اور جب ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آتا تو درُود شریف نہیں لکھتا تھا۔ پس میں نے خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور ان کی طرف آگے بڑھا۔ راوی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ یہ بھی کہا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چہرہ مبارک پھیر لیا۔ میں دوسری طرف جا کر کھڑا ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخ پھیر لیا۔ تیسری مرتبہ بھی اسی طرح کیا تو میں نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں مجھ سے چہرۂ مبارک ہٹاتے ہیں؟ فرمایا کہ تم اپنی کتاب میں میرا ذکر کرتے ہو تو درُود شریف نہیں لکھتے، کہا کہ میں اس وقت سے جب بھی لکھتا ہوں النبی تو صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا لکھتا ہوں۔ (القول البدیع ص ۲۵۶)

درُود شریف حذف کرنے کا وبال

نمیری نے کہا کہ میں نے ابوجعفر احمد بن علی المقری سے سنا کہہ رہے تھے کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ حضرت ابوعمر بن عبدالبر کی کتاب التمہید کا ایک نسخہ میں نے دیکھا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک پر درُود شریف حذف کیا گیا تھا۔ جب اس کو فروخت کیا تو بڑا نقصان ہوا اور بڑا خسارہ اٹھانا پڑا۔ اگرچہ ان کی وفات کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے ان کے نشان کو نہیں اٹھایا اور وہ درُود شریف کا علم بہت اچھی طرح جانتے تھے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا (القول البدیع ص ۲۵۷)

نمیری نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ فرماتے ہیں کہ علماء کرام میں سے ایک شخص نے کتاب "المؤطا" کا ایک نسخہ اپنے ہاتھ سے بہت ہی اچھا لکھا۔ اور اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود شریف حذف کر کے اس کی جگہ "ص" لکھا اور بعض رؤساء نے اس کا قصد کیا کہ جو کتاب کو مختصر کرنے کی رغبت رکھتے تھے تاکہ نسخہ سستا خریدا جا سکے، لیکن جب کتاب اس کے پاس آئی تو انہوں نے تمام اختصار شدہ مواقع کو اچھی طرح ٹھیک کر دیا، لہٰذا ان کو اس پر بڑی بخشش دینے کا ارادہ کیا گیا، اس کے بعد جب وہ عالم (جنہوں نے اس طرح مؤطا لکھی تھی) ان کے اس فعل پر متنبہ ہوئے تو انہوں نے اپنی اس ترتیب کو بدل دیا اور اس طرح مختصر درُود شریف کی جگہ "ص" لکھنے کو حرام قرار دیا اور اس کوتاہی کو درست کیا۔ وہ ہمیشہ اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ واقعتاً درُود شریف کا حذف کرنا بہت ہی بڑا نقصان ہے۔

ہم سوال کرتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ سے کہ تمام مسلمانوں کو عموماً اور اہل قلم حضرات کو خصوصاً، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درُود شریف پڑھنے اور لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک آئے خواہ وہ خط وکتاب میں ہو یا کسی نقطہ شناسی میں۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔ اٰمین۔

درُود شریف پڑھنے کا ثمرہ

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں: مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری مرحوم کے داماد نے مجھ سے بیان کیا کہ جس مکان میں مولوی صاحب کا انتقال ہوا وہاں ایک مہینے تک عطر کی خوشبو آتی رہی۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اس کو بیان کیا، ارشاد فرمایا یہ برکت درُود شریف کی ہے۔ مولوی صاحب کا معمول تھا کہ ہر شب جمعہ کو بیدار رہ کر درُود شریف کا شغل فرماتے۔ (ایک لحہ کو نہ سوتے تھے اور اخیر عمر تک اس معمول کو نبھایا) (زاد السعید ص ۱۷، ملفوظات حکیم الامت ج ۲۵ ص ۱۷۱)

دلائل الخیرات کی وجہ تالیف درُود شریف کی برکت

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۴۰۲ھ بمطابق ۱۹۸۲ء رقمطراز ہیں۔

دلائل الخیرات کی وجہ تالیف مشہور ہے کہ مؤلف کو سفر میں وضو کے لئے پانی کی ضرورت تھی اور ڈول رسی کے نہ ہونے سے پریشان تھے، ایک لڑکی نے یہ حال دیکھ کر دریافت کیا اور کنویں کے اندر تھوک دیا، پانی کنارے تک ابل آیا، مؤلف نے حیران ہو کر وجہ پوچھی، اس نے کہا یہ برکت ہے درُود شریف کی، جس کے بعد انہوں نے یہ کتاب دلائل الخیرات تالیف کی۔ (فضائل درُود شریف ص ۱۵۲)

سب سے پہلا مہر درُود شریف

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۴۰۲ھ رقمطراز ہیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ جب حضرت حوا علیہا السلام پیدا ہوئیں، حضرت آدم علیہ السلام نے ان پر ہاتھ بڑھانا چاہا، ملائکہ نے کہا صبر کرو جب تک نکاح نہ ہو جائے اور مہر ادا نہ کردو، انہوں نے پوچھا مہر کیا ہے؟

فرشتوں نے کہا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر تین بار درُود شریف پڑھنا اور ایک روایت میں بیس بار آیا ہے، فقط۔ (فضائل درُود شریف ص ۱۵۵ طبع بیروت)

ایک درُود کی برکت

روضۃ الاحباب میں امام اسماعیل بن ابراہیم مزنیؒ سے جو امام شافعیؒ کے بڑے شاگردوں میں ہیں۔ نقل کیا ہے:

میں نے امام شافعیؒ کو بعد انتقال خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپؒ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ وہ بولے، مجھے بخش دیا اور حکم فرمایا کہ مجھ کو تعظیم واحترام

کے ساتھ بہشت میں لے جائیں اور یہ سب برکت ایک درُود کی ہے جس کو میں پڑھا کرتا تھا۔ میں نے پوچھا، وہ کونسا درُود ہے؟ فرمایا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ. (فضائل درُود شریف ۹۴)

مجھے بخش دیا

بعض رسائل میں عبیداللہ بن عمر قواریریؒ سے نقل کیا ہے کہ:

ایک کاتب میرا ہمسایہ تھا، وہ مرگیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا، اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ کہا، مجھے بخش دیا۔ میں نے سبب پوچھا۔ کہا، میری عادت تھی، جب نام پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتاب میں لکھتا تو صلی اللہ علیہ وسلم بھی بڑھاتا۔ خدائے تعالیٰ نے مجھ کو ایسا کچھ دیا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل پر گزرا۔ (فضائل درُود شریف ۹۴)

امام شافعی رحمہ اللہ کی مغفرت کا سبب

امام شافعیؒ کی ایک اور حکایت ہے:

کہ ان کو بعد انتقال کے کسی نے خواب میں دیکھا اور مغفرت کی وجہ پوچھی؟

انہوں نے فرمایا، یہ پانچ درُود شریف جمعہ کی رات کو میں پڑھا کرتا تھا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَمَرْتَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ.

اس درُود کو درُودِ خمسہ کہتے ہیں۔ (فضائل درُود شریف ۹۵)

گھر میں مشک کی خوشبو

شیخ ابن حجر مکیؒ نے لکھا ہے کہ:

ایک مردِ صالح نے معمول مقرر کیا تھا کہ ہر رات کو سوتے وقت دُرود بعدِ معین پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور تمام گھر اس کا روشن ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ منہ لاؤ جو دُرود پڑھتا ہے کہ بوسہ دوں۔ اس شخص نے شرم کی وجہ سے رخسار سامنے کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رخسار پر بوسہ دیا۔ اس کے بعد وہ بیدار ہو گیا تو سارے گھر میں مشک کی خوشبو باقی رہی۔ (فضائل دُرود شریف ۹۶)

ان کی مجلس میں جایا کر

علامہ سخاویؒ لکھتے ہیں کہ رشید عطار نے بیان کیا کہ:

ہمارے یہاں مصر میں ایک بزرگ تھے جن کا نام ابو سعیدؒ خیاط تھا۔ وہ بہت یکسو رہتے تھے، لوگوں سے میل جول بالکل نہیں رکھتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے ابن رشیقؒ کی مجلس میں بہت کثرت سے جانا شروع کر دیا اور بہت اہتمام سے جایا کرتے۔ لوگوں کو اس پر تعجب ہوا۔ لوگوں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے خواب میں ارشاد فرمایا کہ ان کی مجلس میں جایا کر، اس لئے کہ یہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھتا ہے۔ (فضائل دُرود شریف ۹۷)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اس کو میری جنت میں لے جاؤ

ایک شخص نے ابو حفص کاغذیؒ کو ان کے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا۔ ان سے پوچھا کہ: کیا معاملہ گزرا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے مجھ پر رحم فرمایا، میری مغفرت فرما دی، مجھے جنت میں داخل کرنے کا حکم دے دیا۔ انہوں نے کہا، یہ کیا ہوا؟ انہوں نے بتایا کہ جب میری پیشی ہوئی تو ملائکہ کو حکم دیا گیا۔ انہوں نے میرے گناہ اور میرے دُرود شریف کو شمار کیا تو میرا دُرود شریف گناہوں پر بڑھ گیا تو میرے مولا جل جلالہٗ نے ارشاد فرمایا کہ اے فرشتو! بس بس آگے حساب نہ کرو اور اس کو میری جنت میں لے جاؤ۔ (فضائل دُرود شریف ۹۷)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

دامن مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس کے ہاتھوں میں ہو

علامہ سخاویؒ بعض تواریخ سے نقل کرتے ہیں کہ:

بنی اسرائیل میں ایک شخص بہت گنہگار تھا۔ جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کو ویسے ہی زمین پر پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی کہ اس کو غسل دے کر اس پر جنازہ کی نماز پڑھیں، میں نے اس شخص کی مغفرت کر دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، یا اللہ! یہ کیسے ہو گیا؟ اللہ جل شانہٗ نے فرمایا کہ اس نے ایک دفعہ توراۃ کو کھولا تھا، اس میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام دیکھا تھا تو اس نے ان پر دُرود پڑھا تھا تو میں نے اس کی وجہ سے اس کی مغفرت کر دی۔ (فضائل دُرود شریف ۹۷)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

میں تیری مدد کروں

شیخ المشائخ حضرت شبلی نوراللہ مرقدہٗ سے نقل کیا گیا ہے کہ:

میرے پڑوس میں ایک آدمی مر گیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا، میں نے اس سے پوچھا، کیا گزری؟ اس نے کہا، شبلی بہت ہی سخت پریشانیاں گزریں اور مجھ پر منکر نکیر کے سوال کے وقت گڑبڑ ہونے لگی۔ میں نے اپنے دل میں سوچا کہ یا اللہ یہ مصیبت کہاں سے آ رہی، کیا میں اسلام پر نہیں مرا؟ مجھے ایک آواز آئی کہ یہ دنیا میں تیری زبان کی بے احتیاطی کی سزا ہے۔ جب ان دونوں فرشتوں نے میرے عذاب کا ارادہ کیا تو فوراً ایک نہایت حسین شخص میرے اور ان کے درمیان حائل ہو گیا۔ اس میں سے نہایت ہی بہتر خوشبو آ رہی تھی۔ اس نے مجھ کو فرشتوں کے جوابات بتا دیئے، میں نے فوراً کہہ دیئے۔ میں نے ان سے پوچھا، اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، آپ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا، میں ایک آدمی ہوں جو تیرے کثرتِ دُرود سے پیدا کیا گیا ہوں، مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر مصیبت میں تیری مدد کروں۔ (فضائل دُرود شریف ۹۷)

اعزاز و اکرام

حضرت سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ، حضرت خلف رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث شریف پڑھا کرتا تھا۔ اس کا انتقال ہو گیا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا کہ وہ نئے سبز کپڑوں میں دوڑتا پھر رہا ہے۔ میں نے اس سے کہا کہ تو حدیث شریف پڑھنے میں تو ہمارے ساتھ تھا۔ پھر یہ اعزاز و اکرام تیرا کس بات پر ہو رہا ہے؟ اس نے کہا کہ حدیثیں تو میں تمہارے ساتھ ہی لکھا کرتا تھا لیکن جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک نام حدیث شریف میں آتا، میں اس کے نیچے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھ دیتا تھا۔ اللہ جل شانہ نے اس کے بدلہ میں میرا اکرام فرمایا جو تم دیکھ رہے ہو۔ (فضائل دُرود شریف ۱۰۱)

دُرود شریف کا اہتمام

ابوسلیمان محمد بن الحسین حرانیؒ کہتے ہیں کہ:

ہمارے پڑوس میں ایک صاحب تھے کہ جن کا نام فضل تھا، بہت کثرت سے نماز، روزہ میں مشغول رہتے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں حدیث شریف لکھا کرتا تھا لیکن اس میں دُرود شریف نہیں لکھتا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تو میرا نام لکھتا ہے یا لیتا ہے تو دُرود شریف کیوں نہیں پڑھتا؟ (اس کے بعد انہوں نے دُرود کا اہتمام شروع کر دیا) اس کے کچھ دنوں بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرا دُرود میرے پاس پہنچ رہا ہے، جب میرا نام لیا کرے تو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا کر۔ (فضائل دُرود شریف ۹۷)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

دُرود و سلام

ابراہیم نسفیؒ کہتے ہیں کہ:

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ اپنے سے منقبض پایا تو میں نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ! میں تو حدیث شریف کے خدمت گاروں میں ہوں، اہل سنت سے ہوں، مسافر ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جب تو مجھ پر دُرود بھیجتا ہے تو سلام کیوں نہیں بھیجتا۔ اس کے بعد سے میرا معمول ہو گیا کہ میں صلی علیٰ وآلہ وسلم لکھنے لگا۔ (فضائل دُرود شریف ۹۷)

یَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

مغفرت کا سامان

ابن ابی سلیمانؒ کہتے ہیں کہ:

میں نے اپنے والد کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے پوچھا، کس عمل پر؟ انہوں نے فرمایا کہ ہر حدیث شریف میں، میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف لکھا کرتا تھا۔ (فضائل دُرود شریف ۱۰۱)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

امام شافعیؒ کا معمول

ابن بنان اصبہانیؒ کہتے ہیں کہ:

میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے پوچھا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) محمد بن ادریس یعنی امام شافعیؒ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی اولاد ہیں۔ (چچا کی اولاد اس وجہ سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا ہاشم پر جا کر ان کا نسب مل جاتا ہے وہ عبد یزید ابن ہاشم کی اولاد میں ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خصوصی اکرام ان کے لئے فرمایا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہاں۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ قیامت میں اس کا حساب نہ لیا جائے۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ اکرام ان پر کس عمل کی وجہ سے ہوا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، میرے اوپر دُرود ایسے الفاظ کے ساتھ پڑھا کرتا تھا کہ جن الفاظ کے ساتھ کسی اور نے نہیں پڑھا تھا۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! وہ کیا الفاظ ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ. (فضائل دُرود شریف ۱۰۳)

کچھ ایسی عقیدت ہے ان سے

ابو علی حسن بن علی عطارؒ کہتے ہیں کہ:

مجھے ابو طاہر نے حدیث پاک کے چند اجزاء لکھ کر دیئے۔ میں نے ان میں دیکھا کہ جہاں بھی کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام آیا، وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے بعد:

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا.

لکھا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا کہ اس طرح کیوں لکھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں اپنی نوعمری میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام پر دُرود شریف نہیں لکھا کرتا تھا۔ میں نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے سلام عرض کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر لیا۔ میں نے دوسری جانب حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ادھر سے بھی منہ پھیر لیا۔ میں تیسری دفعہ چہرۂ انور کی طرف حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے روگردانی کیوں فرما رہے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس لئے کہ جب تو اپنی کتاب میں میرا نام لکھتا ہے تو مجھ پر دُرود نہیں بھیجتا۔ اس وقت سے میرا یہ دستور ہو گیا کہ جب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نام لکھتا ہوں تو صلّی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً۔ (فضائل دُرود شریف ۱۰۵)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

مل گئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور کیا چاہئے

ابو حفص سمرقندیؒ اپنی کتاب ''رونق المجالس'' میں لکھتے ہیں کہ:

بلخ میں ایک تاجر تھا جو بہت زیادہ مالدار تھا۔ اس کا انتقال ہوا، اس کے دو بیٹے

تھے، میراث میں اس کا مال آدھا آدھا تقسیم ہو گیا لیکن ترکہ میں تین بال بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود تھے۔ ایک ایک دونوں نے لے لیا۔ تیسرے بال کے متعلق بڑے بھائی نے کہا کہ اس کو آدھا آدھا کرلیں۔ چھوٹے بھائی نے کہا، ہرگز نہیں، خدا کی قسم! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا موئے مبارک نہیں کاٹا جا سکتا۔ بڑے بھائی نے کہا، کیا تو اس پر راضی ہے کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور یہ سارا مال میرے حصے میں لگادے۔ چھوٹا بھائی بخوشی راضی ہو گیا۔ بڑے بھائی نے سارا مال لے لیا اور چھوٹے بھائی نے تینوں موئے مبارک لے لئے۔ وہ ان کو اپنی جیب میں ہر وقت رکھتا اور بار بار نکالتا، ان کی زیارت کرتا اور درُود شریف پڑھتا، تھوڑا ہی زمانہ گزرا تھا کہ بڑے بھائی کا سارا مال ختم ہو گیا اور چھوٹا بھائی بہت زیادہ مالدار ہو گیا۔ جب اس چھوٹے بھائی کی وفات ہوئی تو صلحاء میں سے بعض نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کسی کو کوئی ضرورت ہو، اس کی قبر کے پاس بیٹھ کر اللہ تعالیٰ شانہٗ سے دعا کیا کرے۔ (فضائل درُود شریف ۱۰۵)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

عنایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

محمد بن سعید بن مطرفؒ جو نیک لوگوں میں سے ایک بزرگ تھے۔ کہتے ہیں کہ: میں نے اپنا یہ معمول بنا رکھا تھا کہ رات کو جب سونے کے واسطے لیٹتا تو ایک مقدار معین درُود شریف کی پڑھا کرتا تھا۔ ایک رات کو میں بالاخانہ پر اپنا معمول پورا کر کے سو گیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بالاخانہ کے دروازہ سے اندر تشریف لائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے بالاخانہ سارا ایک دم روشن ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف کو تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ لا اس منہ کو لا جس

سے تو کثرت سے مجھ پر درُود پڑھتا ہے، میں اس کو چوموں گا۔ مجھے اس سے شرم آئی کہ میں دہن مبارک کی طرف منہ کروں تو میں نے ادھر سے اپنے منہ کو پھیر لیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے رخسار پر پیار کیا۔ میری گھبرا کر ایک دم آنکھ کھل گئی۔ میری گھبراہٹ سے میری بیوی جو میرے پاس پڑی ہوئی تھی، اس کی بھی ایک دم آنکھ کھل گئی تو سارا بالاخانہ مشک کی خوشبو سے مہک رہا تھا اور مشک کی خوشبو میرے رخسار میں سے آٹھ دن تک آتی رہی۔ (فضائل درُود شریف ۱۰۸)

یَارَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

اسّی برس کا معمول

ابوالقاسم خفاف کہتے ہیں کہ: حضرت شبلیؒ ابوبکر بن مجاہد کی مسجد میں گئے۔ ابوبکر ان کو دیکھ کر کھڑے ہوئے۔ ابوبکر کے شاگردوں میں سے اس کا چرچا ہوا۔ انہوں نے استاد سے عرض کیا کہ آپ کی خدمت میں وزیر اعظم آئے ان کے لئے تو آپ کھڑے ہوئے نہیں شبلی کے لئے آپ کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں ایسے شخص کے لئے کیوں نہ کھڑا ہوں جس کی تعظیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود کرتے ہوں۔

اسکے بعد استاد نے اپنا ایک خواب بیان کیا اور کہا کہ رات میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا تھا کہ کل کو تیرے پاس ایک جنتی شخص آئے گا، جب وہ آئے تو اس کا اکرام کرنا۔ ابوبکر کہتے ہیں کہ اس واقعہ کے دو ایک دن بعد پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر اللہ تمہارا بھی ایسا ہی اکرام فرمائے جیسا کہ تم نے ایک جنتی آدمی کا اکرام کیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! شبلی کا یہ اعزاز آپ کے یہاں کس وجہ سے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ پانچوں نمازوں کے بعد یہ آیت پڑھتا ہے۔ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ اور اسی برس سے اس کا یہ معمول ہے۔ (بدیع) (فضائل درُود شریف ۱۱۱)

میں گدائے مصطفیٰ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو

مولانا جامی نور اللہ مرقدہ وعلی اللہ مراتبہ ایک مشہور نعت کہنے کے بعد جب ایک مرتبہ حج کے لئے تشریف لے گئے تو ان کا ارادہ یہ تھا کہ

روضہ اقدس کے پاس کھڑے ہو کر اس نظم کو پڑھیں گے۔ جب حج کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیر مکہ نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ان کو یہ ارشاد فرمایا کہ اس کو (جامی کو) مدینہ نہ آنے دیں۔ امیر مکہ نے ممانعت کردی مگر اس پر جذب وشوق اس قدر غالب تھا کہ یہ چھپ کر مدینہ منورہ کی طرف چل دیئے۔ امیر مکہ نے دوبارہ خواب دیکھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ آرہا ہے اس کو یہاں نہ آنے دو۔ امیر نے اپنے آدمی دوڑائے اور ان کو راستہ سے پکڑوا کر بلایا، ان پر سختی کی اور جیل خانہ میں ڈال دیا۔ اس پر امیر کو تیسری مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، یہ کوئی مجرم نہیں بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو یہاں آکر میری قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لئے ہاتھ نکلے گا جس میں فتنہ ہوگا۔ اس پر ان کو جیل سے نکالا گیا اور بہت اعزاز واکرام کیا گیا۔ (فضائل درود شریف ۱۲۴)

ایک کاتب کی بخشش کا عجیب واقعہ

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ فرماتے ہیں۔

ایک صاحب کتابت کیا کرتے تھے، جیسے آج کل لوگ کمپوزنگ کرتے ہیں، وہ پرانے زمانے کے کاتب تھے، ان کا ایک عجیب معمول تھا کہ انہوں نے صرف درود شریف لکھنے کے لئے ایک کاپی بنائی ہوئی تھی، اور وہ روزانہ جب صبح سویرے کتابت

کرنے کے لئے بیٹھتے تو کتابت کرنے سے پہلے اس کاپی میں فن کتابت کی روشنی میں ایک بہت ہی خوبصورت درود شریف لکھتے تھے۔ اس کے بعد صبح سے لے کر شام تک مختلف مضامین کی کتابت کر کے اسی سے گزر بسر کرتے۔ ان کی ساری زندگی اسی میں گزر گئی۔ ان کاتب صاحب کے انتقال کا وقت جب قریب آیا تو انہیں آخرت کی فکر سوار ہوئی اور ڈرنے لگے کہ کچھ ہی دیر بعد میں اس دنیا سے چلا جاؤں گا اور آخرت میں پہنچوں گا تو معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا! میری بخشش ہوگی یا نہیں ہوگی! اسی دوران ایک مجذوب ان کے گھر کے پاس سے گزرا اور اس نے کہا ارے تو آخرت سے کیوں گھبراتا ہے، تیری درود شریف کی کاپی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہے اور اس پر صحیح کے نشان لگائے جارہے ہیں کہ یہ درود شریف بھی صحیح ہے، یہ درود شریف بھی پاس ہے اور یہ درود شریف بھی قبول ہے، وہاں تو صحیح کے نشانات لگ رہے ہیں اور تو گھبرا رہا ہے۔ درود شریف تو ایک ایسی مقبول عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے آخرت کی نجات کا بھی انتظام فرمادیتے ہیں۔

مفتیٔ اعظم پاکستان کا معمول

ایک صاحب نے مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ سے عرض کیا کہ حضرت! ہمیں جمعہ کے دن کتنی مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہئے تاکہ ہم یہ سمجھیں کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کثرت سے درود شریف پڑھ لیا ہے، تو حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ تین ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہئے اور میرا بھی یہی معمول ہے۔

الحمدللہ! میں نے (مراد حضرت مفتی عبدالرؤف سکھروی مدظلہ ہیں) حضرت مفتیٔ اعظم پاکستانؒ کی بہت زیارت کی ہے اور ان کی خدمت میں رہا ہوں، وہ پوری اکیڈمی کے برابر اکیلے کام کرتے تھے، پوری جماعت مل کر اتنا کام نہیں کرتی جتنے ان اکیلے کے

کام ہوتے تھے، اتنا بڑا دارالعلوم وہ اکیلے چلاتے تھے، صبح سے شام تک ان کو مصروفیت اور مشغولیت لاحق رہتی تھی، تصنیفی کام بھی ہوتے رہتے تھے، وعظ ونصیحت کا سلسلہ بھی جاری تھا اور اصلاح وتربیت بھی فرماتے تھے لیکن اس شدید مصروفیت کے باوجود جمعہ کے دن حضرت کا تین ہزار مرتبہ دُرودشریف پڑھنے کا معمول بھی تھا اور یہ میں آپ کو حضرت کی اخیر عمر کا حال بتارہا ہوں جب حضرت کی عمر تقریباً اسی سال کے لگ بھگ ہوگئی تھی، وہ اس عمر میں اور اتنی مصروفیت کے باوجود ہر جمعہ کو تین ہزار مرتبہ دُرودشریف پڑھتے تھے تو پھر ہم کون ہیں! ہمیں کام بھی کیا ہے! ہمیں تو فرصت ہی فرصت ہے پھر بھی اگر ہم جمعہ کو کم از کم تین سو مرتبہ دُرودشریف نہ پڑھ سکیں تو یہ ہمارے لئے بڑی محرومی کی بات ہے۔

تو ہی اگر نہ چاہے تو بہانے ہزار ہیں　　　اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

ہم بہانے باز ہیں، بس ہمارے پاس بہت بہانے ہیں کہ فرصت نہیں ہے اور ٹائم نہیں ہے۔ بس ہم پڑھنا نہیں چاہتے ورنہ پڑھنے والے تو ایسی مصروفیت، بڑھاپے اور بیماری کے اندر بھی اتنی کثرت سے دُرودشریف پڑھنے کا معمول رکھتے تھے اور اسی وجہ سے اللہ پاک نے ان کو یہ درجہ عطا فرمایا۔

تین چیزوں میں حیرت انگیز سننے کی صلاحیت

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں تین چیزیں ایسی پیدا فرمائی ہیں جن کو سننے کی عجیب وغریب صلاحیت اور طاقت عطا فرمائی ہے، ایک جنت، ایک جہنم اور ایک وہ فرشتہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر مقرر ہے۔

جنت کو اللہ پاک نے یہ صلاحیت دی ہے کہ دنیا کے کسی بھی کونے میں زمین پر یا آسمان پر یا زمین کی تہہ میں یا سمندر کے نیچے یا ہوا اور فضا میں کہیں بھی کوئی اللہ کا بندہ اگر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ یا اللہ! مجھے جنت عطا فرما، میں جنت کے لائق نہیں ہوں مگر اپنی رحمت سے مجھے جنت عطا فرما تو جس وقت اس کی زبان سے یہ الفاظ نکلیں گے یا وہ

دل میں یہ دعا کرے گا اس کی دعا جنت فوراً سن لے گی حالانکہ جنت ساتویں آسمان کے اوپر عرش الٰہی کے نیچے ہے، یہاں سے لے کر آسمان تک پانچ سو سال کی مسافت ہے پھر پہلے آسمان سے دوسرے آسمان تک بھی اتنا ہی فاصلہ ہے اسی طرح ہر دو آسمان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے اور یہ اربوں کھربوں میل کا فاصلہ ہے اور درمیان میں کوئی تار اور ٹیلیفون یا موبائل کا رابطہ نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ جہاں کہیں کوئی یہ دعا کرے گا کہ یا اللہ! مجھے جنت عطا فرما دیجئے، تو جنت اس کی یہ آواز سنتے ہی اللہ تعالیٰ سے درخواست کرے گی کہ یا اللہ! یہ جنت مانگ رہا ہے، آپ نے مجھے دینے ہی کے لئے بنایا ہے، لہٰذا اس مانگنے والے کو آپ جنت عطا فرما دیجئے تو ہماری درخواست قبول ہو یا نہ ہو لیکن جنت کی درخواست قبول ہو جائے گی۔

ایسے ہی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دوزخ سے پناہ مانگتا ہے، تو چاہے زبان سے پناہ مانگے یا دل میں آہستہ آہستہ پناہ مانگے تو اس کا پناہ مانگنا جہنم فوراً سن لے گی حالانکہ جہنم ساتوں زمینوں کے نیچے ہے اور اس سے ہمارا فاصلہ بھی بہت لمبا ہے لیکن جہنم فوراً اس کی پکار سنے گی اور اللہ پاک سے کہے گی کہ یا اللہ! آپ اس کو دوزخ سے بچا لیجئے، یا اللہ! مجھ سے اس کو بچا لیجئے، تو جہنم سے پناہ آپ یہاں مانگ رہے ہیں اور ادھر دوزخ اللہ تعالیٰ سے سفارش کررہی ہے کہ یا اللہ! اس پناہ مانگنے والے کی دعا قبول کرلیجئے۔

اور تیسرا وہ فرشتہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر مقرر ہے اور اس فرشتہ میں اللہ پاک نے یہ صلاحیت رکھی ہے کہ دنیا کے کسی کونے میں کہیں بھی کوئی آدمی دُرودشریف زور سے پڑھے یا آہستہ پڑھے۔ دل میں پڑھے یا زبان سے پڑھے بس وہ فرشتہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے، وہ اس کی آواز سن لے گا اور فوراً ہی وہ دُرودشریف پڑھنے والے کا نام لے کر مزار اقدس کے اندر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردے گا۔

کچھ وضاحت ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ پاک نے اس فرشتے کو

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک آنے والے سارے انسانوں کے نام ازبر یاد کرادیئے ہیں، ہر مرد و عورت کا نام اس کو معلوم ہے لہٰذا جیسے ہی کوئی کہیں پر درُود شریف پڑھتا ہے تو اس کو پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ پڑھنے والے کا نام کیا ہے؟ اس کے والد کا نام کیا ہے؟ سارے انسانوں کے نام اس کو پہلے سے یاد ہیں۔

درُود شریف کثرت سے پڑھنے کی برکت

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں تھے، وہ ہمارے بزرگوں میں سے ہیں۔ جب ان کا انتقال ہوا تو ایک مہینے تک ان کے کمرے سے مشک و عنبر کی خوشبو آتی تھی تو کسی نے جا کر یہ کیفیت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی، تو حضرت گنگوہی نے فرمایا کہ یہ درُود شریف پڑھنے کی برکت ہے۔ کیونکہ حضرت مولانا فیض الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہر جمعرات کو ساری رات جاگ کر درُود شریف پڑھا کرتے تھے۔ اس لئے ان کے وصال کے بعد ایک مہینے تک ان کے کمرے سے مشک و عنبر کی خوشبو آتی رہی۔ (زادالسعید)

ایک پاکستانی پائلٹ کا عشق رسول

یہ واقعہ مجھے حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سنایا تھا۔ حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب ہمارے سکھر کے مشہور بزرگوں میں سے تھے اور ابھی چند سال پہلے ہی وہ سکھر سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تھے، وہ وہاں پانچ سال زندہ رہے اور وہیں ان کا انتقال ہوا اور وہ اب جنت البقیع کے اندر آرام فرما ہیں اور یہی ان کی آرزو تھی کہ میں مدینہ منورہ جاؤں، وہاں قیام کروں اور وہیں انتقال ہو اور جنت البقیع میں دفن ہونا نصیب ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نصیب فرمائے۔

انہوں نے یہ واقعہ سنایا کہ پاکستان میں ایک پائلٹ ہیں جو ہوائی جہاز چلاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ توفیق دی ہے کہ وہ کثرت سے درُود شریف پڑھتے ہیں لیکن کثرت سے درُود شریف پڑھنے کی وجہ سے وہ "صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم" پڑھنے کے بجائے "صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھتے تھے یعنی آدھا درُود پڑھتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کو درُود کے اندر شامل نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کو درُود و سلام سے محروم کیا ہوا تھا اور وہ سمجھتے تھے اس طرح درُود شریف پڑھنے سے زیادہ درُود شریف ہو جائے گا۔

وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں مدینہ منورہ کے اندر ہوں اور جنت البقیع کی طرف جا رہا ہوں اور میں جیسے ہی جنت البقیع میں داخل ہوا تو سامنے ہی اہل بیت اور ازواج مطہرات کے مزارات ہیں، جہاں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی آرام فرما ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں دروازے سے داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ درمیان میں ایک میز رکھی ہوئی ہے اور اس پر ایک ٹیلیفون رکھا ہوا ہے اور اس کی گھنٹی بول رہی ہے، میں آگے بڑھتا ہوں اور ٹیلیفون اٹھا کر اپنے کان سے لگاتا ہوں تو آواز آتی ہے کہ میں تمہاری والدہ اماں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بول رہی ہوں، تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ درُود شریف بھیجتے ہو لیکن ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درُود و سلام کی برکت سے کیوں محروم کیا ہوا ہے؟ تم خالی "صلی اللہ علیہ وسلم" کیوں پڑھتے ہو؟ "صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم" کیوں نہیں پڑھتے ہو! پورا درُود شریف پڑھا کرو تا کہ ہم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درُود و سلام کے تابع ہو کر درُود و سلام کی فضیلت سے مالا مال ہو سکیں اور ہم پر بھی اللہ کی رحمت اور اس کی سلامتی نازل ہو۔ وہ پائلٹ کہتے ہیں کہ جب میں خواب سے بیدار ہوا تو مجھے اپنے اس عمل پر بڑی شرمندگی اور ندامت ہوئی اور پھر میں نے توبہ کی اور اس کے بعد سے میں نے پورا درُود شریف "صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم" پڑھنے کا معمول بنالیا۔

میں نے درُودشریف بھی پورا کرلیا اور اہل بیت کو بھی درُودوسلام میں شامل کرلیا۔ پھر میں ایک عرصے تک اسی طرح مکمل درُود پڑھتا رہا۔ ایک بار پھر میں نے اسی طرح ایک خواب دیکھا کہ میں مدینہ منورہ میں ہوں اور جنت البقیع میں جارہا ہوں، بیچ میں ایک میز ہے اور اس کے اوپر ٹیلی فون رکھا ہے اور گھنٹی بج رہی ہے، آگے بڑھ کر میں نے ریسیور اٹھایا اور کان سے لگایا تو اسی طرح اماں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آواز سنائی دی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اب میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ تا کہ میں تمہارا شکریہ ادا کروں کہ تم نے ہمیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درُودوسلام میں شامل کرلیا۔

میں نے آپ کو یہ واقعہ اس لئے سنایا کہ کہیں کثرت سے درُودشریف پڑھنے کی وجہ سے کوئی درُودشریف کو آدھا نہ کرلے، چھوٹا درُود پڑھ لیں لیکن مکمل پڑھیں، نامکمل نہ پڑھیں اور "صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم" کامل اور مکمل درُودشریف ہے۔ اس طرح درُودشریف کی برکتیں ہم کو ان شاءاللہ تعالیٰ ضرور حاصل ہوں گی، گھر میں برکت ہوگی، دکان کے اندر برکت ہوگی، مال میں برکت ہوگی، جان میں برکت ہوگی اور آخرت کا جو ثوابِ عظیم ہے وہ بھی ان شاءاللہ تعالیٰ حاصل ہوگا۔ (انتخاب از درُودوسلام کے فضائل)

درُودشریف کی برکت

کرنل خضر جاوید قاضی صاحب آرمڈ کور میں اپنی ڈیوٹی سرانجام دینے کے بعد ابھی حال ہی میں ریٹائر ہوئے ہیں۔ آپ نے آرمی کی سروس ایک بہادر پرجوش فوجی کی حیثیت سے گزاری۔ آپ کو بہترین پرفارمنس پر تمغۂ امتیاز سے نوازا گیا ہے آیئے ان کی زبانی قصہ سنتے ہیں۔

یہ واقعہ جو میں آپ کو سنانے والا ہوں میرے ایک دوست کے ساتھ وقوع پذیر ہوا...... میں ان دنوں مری میں تعینات تھا کہ اچانک مجھے اپنے ایک آفیسر کے بارے میں علم ہوا کہ اس کی کیٹگری ڈاؤن کردی گئی ہے آرمی آفیسر کے لئے کیٹگری ڈاؤن ہونا ایک سانحے سے کم نہیں ہوتا...... ایک بہادر فوجی مورچے میں دشمن سے جنگ لڑسکتا ہے۔ محاذ پر

سینہ تان کر مقابلہ کرسکتا ہے...... سمندر کی تہوں میں یا آسمان کی وسعتوں میں دشمن کو پسپائی پر مجبور کرسکتا ہے...... لیکن اپنی قسمت سے جنگ نہیں لڑسکتا...... میں اپنے دوست سے ملنے اور اس کے غم میں شریک ہونے اور اسے حوصلہ دینے اس کے گھر گیا...... معلوم ہوا کہ اس کے دل کی تین Blood vseesls بند ہیں...... لیکن میرا وہ دوست اسی سپاہیانہ جوش وجذبے سے بہت حوصلے میں تھا......

اس کی شگفتہ مزاجی اسی طرح قائم دائم تھی۔ وہ پہلے کی طرح بات بات پر لطیفے سنا رہا تھا...... ہنس رہا تھا...... بالکل اس سپاہی کی طرح جو مورچے میں دشمن کے گولوں کی بوچھاڑ میں بھی اپنی خوش مزاجی اور حواس کو قائم رکھتا ہے۔ اور اچانک کسی سمت سے آنے والی گولی کے خوف سے اپنے آپ کو اور زیادہ بے نیاز ثابت کرنے کے لئے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر شیر دل ہونے کا ثبوت دینے لگتا ہے۔

"یار مجھے آپریشن Suggest کیا گیا ہے ...... اور حکم دیا گیا ہے کہ میں immediately C.H.M رپورٹ کروں۔ اور مجھے انہوں نے ہائی رِسک Patients کی کیٹگری میں شامل کیا ہے...... لیکن یار...... پتا نہیں کیا بات ہے...... میں آپریشن ٹیبل پر نہیں مرنا چاہتا پتا نہیں مجھے ایسے مرنا منظور نہیں موت۔ نے تو آنا ہے وہ تو بہرحال آئے گی لیکن میں اسے خود چل کر ٹیبل پر لیٹ کر اپنا دل نہیں پیش کرنا چاہتا۔"

"آج کل کے ماڈرن دور میں ایسی باتیں؟ زمانہ کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہے...... آپریشن کامیاب ہورہے ہیں۔ تم ایسا کچھ سوچنا بھی چھوڑ دو اور آپریشن کی تیاری کرو ہم تمہیں زندہ دیکھا چاہتے ہیں۔ اب تو دل کا آپریشن ایک نارمل سی بات سمجھی جاتی ہے"

وہ کسی سوچ میں ڈوب گیا...... میں نے اسے چپ دیکھ کر کہا

"یار کچھ بھابھی اور بچوں پر ہی ترس کھاؤ"۔

"یار خضر...... یہ آپریشن بھی موت ہی ہوا نا...... دل نکال کر ایک ٹرے میں رکھ دیں۔ اب پتا نہیں دل صحیح جُڑے نہ جُڑے......؟ دوبارہ ورک کرے نہ کرے......؟

سپارک اپنا اثر دکھائے نہ دکھائے ......"

"مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ تم ایسی باتیں سوچ ہی کیوں رہے ہو؟

"اللہ نے چاہا تو تم بالکل صحت یاب ہو جاؤ گے۔ آپریشن کا صرف خوف ہی ہوتا ہے اور کچھ نہیں" دراصل یار خضر میں چند سال پہلے ٹی وی پر دل کے آپریشن کی پوری فلم دیکھ چکا ہوں ان سب مناظر نے مجھے خوف زدہ کر رکھا ہے۔ ڈاکٹروں کی قینچی چھریاں تصور میں لرز رہی ہیں۔

"نومورٹاک آباؤٹ اِٹ...... ہم تمہیں صحت یاب دیکھنا چاہتے ہیں"

ان دنوں میری پوسٹنگ ہو گئی اور پھر میں ٹریننگ کے لئے کوئٹہ چلا گیا۔ اس دوران میری اپنے اس دوست سے ملاقات نہ ہو سکی...... میرا خیال تھا آپریشن کے جانکسل لمحات سے نبرد آزما ہو چکا ہو گا...... اس کے زندہ ہونے کی خبریں اپنے کولیگ سے ملتی رہتی تھیں اور پھر چند سال بعد ہم دوبارہ ایک اسٹیشن پر اکٹھے ہوئے...... میں اسے ملنے گیا تو وہ اپنی سیٹ سے اٹھ کر اسی محبت اور جوش سے مجھے ملا...... میں نے اسے دیکھتے ہی کہا

"سناؤ...... آخر تم نے کہا مان لیا نا......" "اور اب دیکھو...... بالکل بھلے چنگے ہو"

وہ مسکرایا...... "ٹھیک تو ہو گیا ہوں...... لیکن تم حیران ہو گے میں نے آپریشن نہیں کروایا......" "تو پھر...... یہ کیسے...... تم ٹھیک تو ہونا"

"یار خضر میں آپریشن سے ڈرتا تھا بہت زیادہ میں نے اپنے آپ کو قائل کرنے کی بہت کوشش کی لیکن میں اس مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا ان دنوں...... موت مجھ سے صرف چند قدم دور تھی۔ مجھے ایک بزرگ ملے۔ میں نے اپنی پریشانی کا ذکر کیا انہوں نے صرف اتنا کہا" "بیٹا اگر تم صحت یاب ہونا چاہتے ہو تو پھر تمہیں ایک نسخہ کیمیا بتاتا ہوں اگر تم نے سچے دل کی لگن سے یہ نسخہ آزما لیا۔ تو یقین کامل ہے تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔ ان بزرگ نے کہا۔ تمہیں درود شریف ایک کروڑ بار پڑھنا ہو گا۔"

میں نے ان سے وعدہ لیا کہ یہ عمل چنداں مشکل نہیں......اور پھر میں نے پورے شد

ومد سے درود شریف پڑھنا شروع کر دیا اور آج اس درود شریف کی برکت سے میں تمہارے سامنے ٹھیک ٹھاک بیٹھا ہوا ہوں میرے دل کی دھڑکن معمول پر ہے۔ میرے Heart کے سب ٹیسٹ ہو چکے ہیں اور میری ساری رپورٹس نارمل ہیں (اس نے یہ کہہ کر کاغذات کا ایک ڈھیر اپنی میز کی دراز سے نکال کر میرے سامنے رکھ دیا) وہ بول رہا تھا۔

"اور...... دیکھو میری رپورٹس بالکل نارمل ہیں...... میری کیٹیگری دوبارہ اَپ ہو چکی ہے...... میری پروموشن ہونے والی ہے...... ذرا دیکھو درود شریف کی برکت نے مجھے کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔" میں ششدر بیٹھا رہ گیا۔ میری آنکھیں بے اختیار آسمان کی طرف اٹھ گئیں...... جہاں دو عالم کا رب بیٹھا ہے اور جو رگ جاں سے بھی زیادہ قریب ہے...... جو ہر بندے کی صدا پہ کان لگائے ہوئے ہے...... وہ کہہ رہا ہے

میرے خزانے میں کسی چیز کی کمی نہیں۔ (رگ جاں سے بھی زیادہ قریب)

حاضری

بے خود کھڑا ہوں روضۂ اطہر کے سامنے
ذرّہ ہے آفات منور کے سامنے

تھا میری تشنگی کو قیامت کا سامنا
اب خواب ہے یہ ساقی کوثر کے سامنے

دل میں جمے ہوئے تھے بہت منظرِ جمال
دھندلا گئے ہیں گنبدِ اخضر کے سامنے

حیراں ہے آنکھ، عالم انوار دیکھ کر
اک تشنہ لب کھڑا ہے سمندر کے سامنے

ہوں شرمسار نامۂ اعمال دیکھ کر
کس طرح جاؤں شافعِ محشر کے سامنے

پیشِ نظر ہے جلوۂ فردوس کی بہار
گھر سے قریب آپکے منبر کے سامنے

(کیفیات)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صَلُّوا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

اُمیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی اُمید ہے یہ

کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شُمار

جیوں تو ساتھ سگانِ حَرم کے تیرے پھروں

مَروں تو کھائیں مدینے کے مجھ کو مور و مار

اُڑا کے بادِ مری مُشتِ خاک کو پسِ مرگ

کرے حُضُور کے روضے کے آس پاس نثار

اقتباس قصیدۂ بہاریہ حجۃ الاسلام نانوتوی

کتبہ الفقیر نفیس الحسینی ۱۴۰۲ھ

باب ۵

۴۰ دُرود و سلام

برائے دینی و دُنیاوی حاجات

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہ تحریر فرماتے ہیں

علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی رحمۃ اللہ علیہ کا درود و سلام پر مشتمل فارسی رسالہ "ذَرِيْعَةُ الْوُصُوْلِ اِلٰى جَنَابِ الرَّسُوْلِ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)" جس کا اُردو زبان میں سلیس ترجمہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ نے فرمایا ہے، جو بہت ہی نافع اور مفید ہے۔ مترجم رسالہ سے بیالیس ۴۲ درود شریف منتخب کر لیے اور ہر درود شریف کیلئے مذکورہ رسالہ کا حوالہ دے دیا جہاں اس کی پوری فضیلت یا فائدہ اور سندی حیثیت مذکور ہے بوقتِ ضرورت اِس کی مراجعت کر لی جائے، ناچیز نے اُس کا خلاصہ لیا ہے اور بعض درود شریف "زاد السعید" اور "فضائل درود" سے لیے ہیں، ان کا حوالہ بھی لکھ دیا ہے۔

دل و جان سے ربِ کائنات جل وعلا شانہٗ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ وہ اِس چھوٹے سے مجموعے کو عام مقبولیت عطا فرما کر اپنی رحمتِ کاملہ، مغفرتِ کاملہ اور رضاء کاملہ کا ذریعہ بنائیں اور محبوبِ کائنات جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی اور شفاعت کا باعث بنائیں آمین

مسجد میں آنے اور جانے پر دُرود

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں جاتے یا مسجد سے نکلتے تو یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ (ص ۵۵)

درود ابراہیمی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی

اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (صحاح ستہ)

یہ درود شریف سب سے زیادہ صحیح اور سب سے افضل ہے۔ (ص ۲۰)

روزی میں برکت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ اُس کا مال بڑھ جائے وہ مذکورہ درود شریف پڑھا کرے۔ (زاد السعید)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ

فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ

وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ

جو شخص یہ درود شریف پڑھے گا اُس کو خواب میں حضور کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زیارت ہوگی۔ (ص ۴۷)

ستر ہزار فرشتوں کا استغفار

جَزَی اللّٰہُ تَعَالٰی عَنَّا مُحَمَّدًا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ اَهْلُهٗ (معجم کبیر)

جو شخص یہ کہا کرے تو اِس کے لئے ستر ہزار فرشتے ایک ہزار دن تک استغفار کرتے رہیں گے۔ (ص ۴۰)

تمام اوقات میں درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

فِیْ اَوَّلِ كَلَامِنَا، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ اَوْسَطِ كَلَامِنَا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ اٰخِرِ كَلَامِنَا

شیخ الاسلام ابو العباسؒ نے فرمایا جو شخص دن اور رات میں تین تین مرتبہ یہ درود شریف پڑھے وہ گویا دن و رات کے تمام اوقات میں درود بھیجتا رہا۔ (ص ۱۹۱)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

جو شخص یہ درود شریف پڑھے گا، اُس کے لئے حضور کی شفاعت واجب ہوگی۔ (ص ۳۹)

حضور کی زیارت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْهِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا
ھُوَ اَھْلُهٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ

جو شخص خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا چاہتا ہو تو وہ یہ درود شریف پڑھا کرے۔ (ص ۱۰۶)

افضل درود شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ

الَّذِیْ مَلَأْتَ قَلْبَهٗ مِنْ جَلَالِكَ وَعَیْنَیْهِ مِنْ جَمَالِكَ
فَاَصْبَحَ فَرِحًا مَسْرُوْرًا مُّؤَیَّدًا مَّنْصُوْرًا

شیخ ابو عبداللہ بن نعمانؒ کو خواب میں سو مرتبہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زیارت ہوئی۔ آخری مرتبہ میں انہوں نے حضور سے افضل درود شریف دریافت کیا تو آپؐ نے یہ درود شریف تعلیم فرمایا۔ (ص ۶۹)

حسنِ خاتمہ کی بشارت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اس درود شریف کے پڑھنے والے کیلئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت واجب ہوگی جس میں اس کے حسن خاتمہ کی بشارت ہے۔ (ص ۱۶۷)

بڑے پیمانہ سے ثواب ملنا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ

وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِهٖ وَاَهْلِ بَیْتِهٖ
كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق جو شخص چاہے کہ بڑے پیمانے کے ساتھ اس کو ثواب دیا جائے تو اس کو چاہیے کہ یہ درود شریف پڑھے۔ (ص ۳۲)

جنت میں اپنا مقام دیکھنا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ

جو شخص جمعہ کے دن ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے تو وہ اس وقت تک نہ مرے گا جب تک وہ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے۔ (ص ۶۰)

صدقہ کے قائم مقام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ

وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق جس شخص کے پاس صدقہ دینے کے لئے کوئی چیز نہ ہو وہ یہ درود شریف پڑھا کرے یہ اس کے لئے زکوٰۃ کے قائم مقام ہے۔

اَسی سال کی عبادت کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

جمعہ کے دِن جہاں نمازِ عصر پڑھی ہو اُس جگہ سے اُٹھنے سے پہلے اسی مرتبہ یہ درود شریف پڑھنے سے اَسی سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور اَسی سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ (فضائل درود)

اولاد کو عزت ملنا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْعٰلَمِیْنَ
حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ صَلٰوۃً اَنْتَ لَھَا
اَھْلٌ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ كَذٰلِكَ

جو شخص صبح و شام سات سات مرتبہ اس درود شریف کو پابندی سے پڑھے گا تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کی اولاد کو باعزت رکھے گا۔ (ص ۱۶۴)

اَسی سال کے گناہ معاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق جو شخص اَسی ۸۰ مرتبہ یہ درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے اَسی ۸۰ سال کے گناہ معاف فرمادیں گے۔ (ص ۱۶۶)

جنت میں ٹھکانہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ

جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھنے والے کو مرنے سے پہلے جنت میں اُس کا ٹھکانہ دِکھادیا جائے گا۔ (ص ۸۲)

پریشانیاں دُور ہوں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاهِرِ الزَّكِیِّ صَلَاةً تُحَلُّ
بِهِ الْعُقَدُ وَتُفَكُّ بِهَا الْكُرَبُ

یہ درود شریف بار بار پڑھنے سے اللہ تعالیٰ پریشانی دور فرمادیتے ہیں۔ (ص ۱۱۴)

ایمان کی حفاظت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ

جو شخص پچاس مرتبہ دن میں اور پچاس مرتبہ رات میں اس درود شریف کا ورد رکھے تو اُس کا ایمان جانے سے محفوظ ہوگا۔ (ص ۱۵۲)

ہر درد کی دوا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
بِعَدَدِ کُلِّ دَاءٍ وَّدَوَاءٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

ہر درد اور بیماری دور ہونے کے لئے اول و آخر مذکورہ درود شریف پڑھیں اور درمیان میں مع بسم اللہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کریں۔ (ص ۱۶۰)

قرض کی ادائیگی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

ظہر کی نماز کے بعد یہ درود شریف سو مرتبہ پڑھنے والے کو تین باتیں حاصل ہوں گی۔
۱۔ کبھی مقروض نہ ہوگا۔ ۲۔ اگر قرض ہوگا تو وہ ادا ہو جائے گا خواہ جتنا بھی قرض ہو۔
۳۔ قیامت کے دن اس کا کوئی حساب نہ ہوگا۔ (ص ۱۶۲)

دوزخ سے نجات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت خلاد رحمۃ اللہ علیہ جمعہ کے دن یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھا کرتے تھے ان کے انتقال کے بعد ان کے تکیہ کے نیچے سے ایک کاغذ ملا جس پر لکھا ہوا تھا کہ یہ خلاد بن کثیرؒ کے لئے دوزخ سے آزادی کا پروانہ ہے۔ (۱۸۲)

ثواب میں سب سے زیادہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمْ

یہ درود شریف پڑھنے میں چھوٹا اور ثواب میں سب سے زیادہ ہے جو شخص روزانہ پانچ سو مرتبہ اس کو پڑھے تو کبھی محتاج نہ ہوگا۔ (ص ۱۵۲)

مغفرت کا ذریعہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ

امام اسماعیل بن ابراہیم مزنی نے حضرت امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا تو انہوں نے جواب دیا اس درود شریف کی برکت سے اللہ پاک نے مجھے بخش دیا اور عزت واحترام سے جنت میں لے جانے کا حکم دیا۔ (زاد السعید)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک کی زیارت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَكَ رِضًا وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً

جو شخص نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد ۳۳۔۳۳ بار یہ درود شریف پڑھے گا تو اس شخص کی قبر کے اور روضۂ اقدس کے درمیان ایک کھڑکی کھول دی جائے گی اور روضۂ اقدس کی راحت اس کو نصیب ہوگی۔ (ص ۱۵۳)

تابعینؒ کا درُود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّعَلٰى اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ

حضرت سفیان بن عیینہؒ نے فرمایا میں نے ستر سال سے زیادہ حضرات تابعینؒ کو دورانِ طواف یہ درود شریف پڑھتے ہوئے سنا۔ (ص ۱۰۰)

دس ہزار مرتبہ کے برابر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ

اِس درود شریف کے بارے میں منقول ہے کہ یہ دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کے برابر ہے۔ (ص ۱۵۰)

ایک ہزار دن تک ثواب

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

وَّجَزَاهُ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ

جو شخص یہ درود شریف پڑھے تو ایک ہزار دن تک ستر فرشتے اس کا ثواب لکھتے رہیں گے۔ (ص ۱۷۷)

چاند کی طرح چہرہ ہونا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى

مِنْ صَلَوَاتِكَ شَيْءٌ وَّبَارِكْ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ بَرَكَاتِكَ شَيْءٌ وَّارْحَمِ النَّبِيَّ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ رَّحْمَتِكَ شَيْءٌ وَّسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ سَلَامِكَ شَيْءٌ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اِس درود شریف کے پڑھنے والے کا چہرہ پل صراط سے گزرتے وقت چاند سے زیادہ چمکدار ہوگا۔ (ص ۱۷۵)

دُعا قبول ہونا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ

وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّارْضَ

عَنْهُ رِضًى لَّا سَخَطَ بَعْدَهٗ

جو شخص اذان کے وقت یہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اُس کی دُعا قبول فرمائیں گے۔ (ص ۵۳)

مغفرت کا ذریعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ

جو شخص چھینک آنے پر یہ درود شریف پڑھے گا تو منجانب اللہ ایک پرندہ پیدا ہوگا جو عرش کے نیچے پھڑپھڑائے گا اور عرض کرے گا کہ اس درود شریف کے پڑھنے والے کو بخش دیجئے۔ (ص ۵۸)

دُشواری دُور ہونا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَمُسْتَحِقُّہٗ

جس شخص کو کوئی دُشواری لاحق ہو اور وہ تنہائی میں باوضو یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور ایک ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر دل سے دُعا کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ دُشواری دُور ہوگی۔ (ص ۱۴۹)

قُربِ خاص کا ذریعہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

رسول کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک روز ایک شخص کو اپنے اور حضرت صدیق اکبرؓ کے درمیان بٹھایا، صحابہؓ کو اس پر تعجب ہوا تو آپؐ نے فرمایا یہ شخص مجھ پر مذکورہ درود شریف پڑھتا ہے۔ (ص ۵۰)

دُعاءِ قنوت کے بعد دُرود شریف

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ

مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ

حضرت حسنؓ دُعاءِ قنوت کے بعد مذکورہ الفاظ سے درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ (ص ۵۵)

جنت کے پھل

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

عَبْدِكَ وَعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

جو شخص روزانہ اس درود شریف کی پابندی کرے وہ جنت کے خاص پھل اور میوے کھائے گا۔ (ص ۱۷۳)

تمام دُرودوں کے برابر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

بِعَدَدِ كُلِّ ذِكْرِهٖ اَلْفَ اَلْفِ مَرَّةٍ

یہ درود شریف پڑھنا حضورِ اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر سارے درود بھیجنے کے برابر ہے۔ (ص ۱۹۰)

دُنیا و آخرت کی برکات کا حصول

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ مَا فِیْ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ

حَرْفًا حَرْفًا وَّبِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا

دُنیا اور آخرت کی برکتیں حاصل کرنے کے لئے اپنے وظائف و معمولات کے ختم پر یہ درود شریف پڑھ لیا کریں۔ (ص ۱۹۲)

درود باعثِ زیارت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ

جو شخص جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے اُس کو خواب میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگی۔ پانچ یا سات جمعہ تک پابندی سے اِسکو پڑھیں۔ (ص ۱۶۲)

عرشِ عظیم کے برابر ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
مِلْأَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ وَمِلْأَ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

اس درود شریف کے پڑھنے والے کو آسمان و زمین بھر کر اور عرشِ عظیم کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (ص ۱۸۲)

ہزار دن تک ثواب ملنا

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّجَزَاہُ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ

جو شخص یہ درود شریف پڑھے تو ثواب لکھنے والے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک اُس کا ثواب لکھیں گے۔ (ص ۱۷۷)

باب ٦

درود شریف کی برکت سے عالم خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونے والے خوش نصیب لوگوں کے ایمان افروز واقعات

زیارت نبوی

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے دیکھا، اس نے مجھ ہی کو دیکھا۔ جس نے یہاں مجھے خواب میں دیکھا۔ وہ قیامت میں ضرور مجھے دیکھے گا۔ اور میں قیامت میں دیکھنے والوں کی شفاعت کروں گا۔ اور جس کی میں شفاعت کروں گا اللہ تعالیٰ اس کو حوض کوثر سے پانی پلائے گا۔ اور حوض کوثر سے پانی پینے والے پر آتش دوزخ حرام ہے۔ (حدیث)

ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس نے مجھ کو دیکھا وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔ مرقاۃ میں ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ جس نے بصدق عقیدت وخلوص، ارادت وکمال تمنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، کیا حالت بیداری، کیا حالت خواب میں، وہ جنتی ہوگا۔

ترمذی شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی دیکھے گا مجھ کو خواب میں، تحقیق اللہ تعالیٰ اس کو دکھائے گا۔ مجھے بیداری میں طیب نے لکھا ہے کہ مراد اس بیداری سے یہ ہے کہ بحالت تقریب بیداری مجھ کو آخرت میں دیکھے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (بعض حیثیات سے) میرے ساتھ شدت سے محبت رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے۔ کہ ان میں سے ہر شخص یہ تمنا کرے گا کہ تمام اہل

ومال کے عوض مجھ کو دیکھ لے۔ روایت کیا اس کو مسلم نے۔ (کذا فی المشکوۃ)

یعنی اگر ان سے کہا جائے کہ سب اہل وعیال اور جان ومال قربان اور فدا کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ تب حصول دولت زیارت سے مشرف ہو گے۔ تو وہ اس پر دل وجان سے راضی ہو جائیں گے۔

1۔ عصائے مبارک سے بنیاد کی نشاندہی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصائے مبارک سے دارالعلوم دیوبند کی بنیاد کا نشان لگایا جو صبح باقاعدہ نشان موجود تھا:

مدرسہ دارالعلوم دیوبند (بھارت) ایک الہامی مدرسہ ہے۔ ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۳۰ مئی ۱۸۶۶ء کو اس ادارے کا آغاز کیا گیا۔ زمین مل جانے کے بعد عمارت مدرسہ کے لیے بنیاد رکھ دی گئی۔

جب وقت آیا کہ اسے بھرا جائے اور اس پر عمارت تعمیر کی جائے تو مولانا رفیع الدین مہتمم ثانی دارالعلوم دیوبند نے خواب دیکھا کہ اس زمین پر نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ ہاتھ میں عصا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولانا سے فرمایا۔ ”شمالی جانب جو بنیاد کھودی گئی ہے اس سے صحن مدرسہ چھوٹا اور تنگ رہے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصائے مبارک سے دس بیس گز شمال کی جانب ہٹ کر نشان لگایا کہ بنیاد یہاں ہونی چاہیے۔ تا کہ مدرسہ کا صحن وسیع رہے۔ (جہاں تک اب صحن کی لمبائی ہے)

خواب دیکھنے کے بعد مولانا علی الصبح بنیادوں کے معائنہ کے لیے تشریف لے گئے تو حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لگایا ہوا نشان بدستور موجود تھا اسی نشان پر بنیاد کھدوائی اور مدرسے کی تعمیر شروع ہو گئی۔

2۔ مدینہ تشریف لے آیئے

حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوری ثم مدنی کو حضرت نبی الامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''آپ میرے پاس مدینہ تشریف لے آیئے''۔ حضرت مولانا دوسرے ہی دن مدینہ طیبہ کے لیے روانہ ہوگئے۔

3۔ حکیم الاسلام رحمہ اللہ کے والد ماجد کا خواب

حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرے والد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے بیعت تھے۔ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کے خلیفہ تھے۔ حضرت حاجی صاحب میلاد شریف، گیارہویں شریف اور دیگر مسائل میں نرم رویہ اختیار کئے ہوئے تھے کیونکہ وہ وسیع المشرب تھے جبکہ والد ماجد ایک عالم کی حیثیت سے ہر مسئلہ میں خالص شرعی احکامات بیان فرماتے تھے۔ والد صاحب نے ایک رات خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑا دیوان خانہ ہے مسند پر حضرت حاجی صاحب بیٹھے ہیں اور میں ان ہی مسائل پر ان سے بحث کر رہا ہوں۔ حاجی صاحب کے نظریات ان کے رسالے فیصلہ ہفت مسئلہ میں موجود ہیں جبکہ میں ان مسائل کی بابت وہی بات کہتا ہوں جو عین شرع کے مطابق ہے۔

اس پر حاجی صاحب فرماتے ہیں کہ ابھی فیصلہ ہوا جاتا ہے کہ کون حق پر ہے۔ دیوان خانہ کے سامنے ایک لمبی سڑک ہے۔ حاجی صاحب کے ارشاد کے فوراً بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سڑک پر تشریف لاتے نظر آتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک میں عصا ہے بدن پر ململ کا کرتہ ہے۔ جس میں سے جسم مبارک جھلک رہا ہے۔ سر مبارک پر پانچ کلی کی ٹوپی ہے اور چہرہ انور بالکل حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی جیسا ہے۔ آپ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم میری جانب تشریف لا کر میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ارشاد فرماتے ہیں کہ ''یہ لڑکا جو کچھ کہتا ہے وہی درست ہے''۔ حاجی صاحب جو چوکھٹ پر ایک طرف کھڑے ہیں یہ سن کر سات مرتبہ فرماتے ہیں۔ بجا اور درست ہے۔ بجا اور درست ہے۔ ''اور ہر بار سر اور بدن کو بالکل جھکا لیتے ہیں'' میں یہ سن کر بہت خوش ہوتا ہوں۔ کچھ جراءت پیدا ہوتی ہے۔ عرض کرتا ہوں یا رسول اللہ کتب احادیث کے اندر تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک کچھ اور ہے۔

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرا اصل حلیہ تو وہی ہے مگر چونکہ مولانا رشید احمد گنگوہی تمہارے شیخ ہیں اس لیے میں نے تمہارے شیخ کی صورت اختیار کی۔ تاکہ تم قربت اور موانست محسوس کرو۔ یہ خواب تین چار منٹ جاری رہا۔

صبح والد ماجد نے یہ خواب تحریر کر کے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کی خدمت میں روانہ کیا۔ حضرت گنگوہی نے جب یہ خواب پڑھا تو ان پر عجیب سی کیفیت طاری ہوگئی۔ اور فرمایا کہ اگر فقہاء کفن میں کسی چیز کے رکھنے کو منع نہ فرماتے تو میں وصیت کرتا کہ میرے کفن کے ساتھ اس خط کو شامل کر دیا جائے۔

4۔ قادیانیوں کی مذمت

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں مذبذب تھا اور سوچتا تھا کہ قادیانیوں کی لاہوری پارٹی کی تکفیر نہیں کرنی چاہئے البتہ ان کو فاسق سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی نہیں صرف مجدد مانتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی خود مدعی نبوت تھا۔ اور اس وجہ سے کافر تھا۔ پس وہ مجدد کیونکر ہو سکتا ہے۔ اسی زمانہ میں میں نے خواب دیکھا کہ ایک لمبی چوڑی گلی ہے۔ جس کے آخر میں اندھیرا ہے۔ وہیں گلی کے دونوں جانب دو دروازے ہیں جہاں چاندنی چٹکی ہوئی ہے۔ گلی کی انتہا پر ایک تخت بچھا ہوا ہے اور اندھیرے میں

اس تخت پر حکیم نورالدین (خلیفہ اول مرزا غلام احمد قادیانی) بیٹھا ہوا ہے۔ اور ایک نوجوان برابر کھڑا قادیانیوں کی تعریف کر رہا ہے تو اسی وقت ایک دروازے میں سے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہوتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ انور پر غصہ کے آثار ہویدا ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پورے جلال اور نہایت سختی کے ساتھ فرمایا۔ ''میری ساری امیدوں پر اس نے پانی پھیر دیا ہے میری توقعات ختم کر دیں۔ اس کی قبر دیکھ لو'' (مراد مرزا غلام احمد قادیانی کی قبر ہے) آخری فقرہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قدر غصہ سے فرمایا کہ وہاں کی ہر چیز اڑ گئی۔ نہ تخت رہا، نہ نورالدین نہ نوجوان۔

5۔ شہادت عثمان رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دشمنوں نے امیر المومنین حضرت عثمان غنی ص کو محصور کر لیا تو میں آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کے لیے حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ بھائی بہت اچھا کیا آئے میں نے اس کھڑکی میں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عثمان! تمہیں ان لوگوں نے محصور کر رکھا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ڈول پانی کا لٹکایا جس میں سے میں نے پانی پیا۔ اس پانی کی ٹھنڈک اب تک میرے دونوں شانوں اور چھاتیوں کے درمیان محسوس ہو رہی ہے۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم چاہو تو ان کے مقابلے میں تمہاری مدد کی جائے اور تمہارا دل چاہے تو یہاں ہمارے پاس آ کر افطار کرو۔ میں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری چاہتا ہوں

۔اسی دن شہید کر دیئے گئے۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔ یہ ۳۵ ہجری کا واقعہ ہے۔ (الحادی)

آنکھ کھلی تو امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ محترمہ سے فرمایا کہ میری شہادت کا وقت آ گیا۔ باغی ابھی مجھے شہید کر ڈالیں گے۔ اہلیہ محترمہ نے نہایت دردمندانہ لہجہ میں فرمایا امیر المومنین ایسا نہیں ہو سکتا۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ابھی یہ خواب دیکھا ہے۔ جب بستر سے اٹھے تو آپ نے وہ پاجامہ طلب فرمایا جس کو پہلے کبھی نہ پہنا تھا۔ اسے زیب تن فرمایا۔ پھر بیس غلام آزاد کر کے کلام اللہ کی تلاوت میں مشغول ہو گئے۔ باغی دیوار پھاند کر محل سرا میں داخل ہو گئے۔ قرآن آپ کے سامنے کھلا ہوا تھا۔ اس خون ناحق نے جس آیت شریفہ کو رنگین بنایا وہ یہ تھی۔ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (خدا کی ذات تم کو کافی ہے وہ سننے والا اور جاننے والا ہے) جمعہ کے دن عصر کے وقت شہادت ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

6۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں

حضرت عامر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک شخص کا خواب لائق ذکر ہے۔ جس سے آپ کے روحانی مرتبہ کا اندازہ ہوتا ہے۔ سعید جرزی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص کو حضرت نبی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے التجا کی کہ میرے واسطے مغفرت کی دعا فرمائیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیے عامر دعا کر رہے ہیں۔ اس شخص نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے یہ خواب بیان کیا یہ لطف و کرم سن کر آپ پر اتنی رقت طاری ہوئی کہ ہچکیاں بندھ گئیں۔

(تابعین از شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی ص ۲۴۰ تا ۲۴۱)

7۔ حضرت نافع رحمہ اللہ کے منہ سے خوشبو

حضرت نافع بن ابی نعیم مولی جعونہ کی کنیت ابو ردیم تھی۔ اصفہان اسود کے باشندے تھے۔ مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی۔ عمر بہت دراز پائی۔ تقریباً ۷۰ تابعین سے قرآن مجید حاصل کیا۔ جب آپ پڑھاتے تو منہ سے خوشبو آتی تھی۔

لوگوں نے دریافت کیا کہ کیا آپ خوشبو استعمال کرتے ہیں تو فرمایا کہ میں نے خوشبو کبھی استعمال نہیں کی۔ البتہ بحالت خواب ایک مرتبہ دیکھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے منہ کے قریب قرآن مجید پڑھ رہے ہیں بس اسی وقت سے یہ خوشبو پاتا ہوں۔

معبر نے اس کی یہ تعبیر بتائی کہ تم دنیا میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ کی نشر واشاعت میں امام بنو گے۔

8۔ حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ

حضرت خواجہ فضیل بن عیاض وضو کے وقت دو بار ہاتھ دھونا بھول گئے اور نماز اسی طرح ادا کر لی اسی رات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اے فضیل بن عیاض تعجب کی بات ہے کہ وضو میں تم سے غلطی ہوئی'' حضرت خواجہ ڈر کے مارے نیند سے بیدار ہو گئے اور از سر نو تازہ وضو کیا اور اس جرم کے کفارہ میں پانچ سو رکعت نماز ایک برس تک اپنے اوپر لازم کر لی۔

9۔ نہر زبیدہ

خلیفہ ہارون رشید اور اس کی اہلیہ نے یہ خواب دیکھا کہ وہ میدان قیامت میں کھڑے ہیں اور ہر شخص حساب کے بعد حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت پر بہشت میں داخل ہو رہا ہے۔ لیکن ان کی نسبت حضرت نبی امی دقیقہ دان عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ یہ پیش نہ کئے جائیں۔ کیونکہ مجھے ان کی وجہ

سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں بہت شرمندہ ہونا پڑے گا۔ میں ان کی شفاعت نہ کروں گا کیونکہ انہوں نے بیت المال کا مال اپنا سمجھ رکھا ہے اور مستحقین کو محروم کر دیا ہے یہ ہولناک خواب دیکھ کر دونوں جاگ اٹھے اسی دن بیت المال سے ہزار ہا درہم و دینار تقسیم کیے اور ہزار ہا فلاحی کام انجام دیئے۔ نہر زبیدہ بھی اسی دور کی یادگار ہے۔

10۔ امام شافعی رحمہ اللہ کے لیے میزان کا عطیہ

حضرت امام شافعیؒ کا سلسلہ نسب ساتویں پشت پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا ملتا ہے فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خانہ کعبہ میں نماز پڑھتے دیکھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو تعلیم دینے لگے۔ میں نے قریب ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھی کچھ سکھایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آستین سے میزان (ترازو) نکال کر مجھ کو عطاء فرمایا اور فرمایا کہ تیرے لیے میرا یہ عطیہ ہے۔

11۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے لیے بشارت

حضرت امام شافعیؒ جب مصر تشریف لے گئے تو وہاں آپ سے حضرت صاحب برہان، رحمت یزداں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں فرمایا کہ احمد بن حنبل کو بشارت دو کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے بارے میں ان کی آزمائش کرے گا۔ ربیع بن سلیمان فرماتے ہیں کہ حضرت امام شافعی نے ایک خط لکھ کر میرے حوالے کیا۔ کہ میں فوراً اس خط کو حضرت احمد بن حنبل کو دوں۔ مجھے خط پڑھنے کی ممانعت فرمائی۔ میں خط لیکر اعراق پہنچا۔ مسجد میں فجر کے وقت امام حنبل سے شرف ملاقات حاصل کیا سلام کرنے کے بعد خط پیش کیا۔ خط پاتے ہی امام حضرت امام شافعی کے متعلق دریافت کرنے لگے اور پوچھا کہ تم نے خط کو دیکھا۔ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ خط کی مہر توڑی اور پڑھنا شروع کیا اور آبدیدہ ہو کر

فرمایا: "میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ امام شافعی کے قول کو سچ کر دکھائے گا"۔

ربیع نے پوچھا کہ خط میں کیا لکھا ہے تو فرمایا "حضرت امام شافعی نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں یہ فرماتے دیکھا کہ اس نوجوان ابو عبداللہ بن حنبل کو بشارت دو کہ اللہ تعالیٰ دین کے بارے میں اس کو آزمائش میں ڈالے گا اور اس کو مجبور کیا جائے گا کہ قرآن کو مخلوق تسلیم کرے مگر اس کو چاہیئے کہ ایسا نہ کرے جس پر اس کے تازیانے لگائے جائیں گے۔ آخر اللہ تعالیٰ اس کا علم ایسا بلند کرے گا جو قیامت تک نہ لپیٹا جائیگا"۔

ربیع نے کہا اس بشارت کی خوشی میں آپ مجھے کیا انعام دیتے ہیں۔ آپ کے جسم کا ایک کپڑا ان کو عنایت کیا اور وہ خط کا جواب لیکر امام شافعیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور تمام واقعہ بیان کیا۔ حضرت امام شافعیؒ نے فرمایا تم اس کپڑے کو تر کر کے اسکا متبرک پانی مجھے دو۔ میں نے تعمیل حکم کی اور امام شافعیؒ نے اس کو ایک برتن میں رکھ لیا اور روزانہ اس کو اپنے رخسار مبارک پر تبرکاً مل لیتے تھے۔

12۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے شفا

مرواح بن مقتل ایک سید حسنی قاہرہ میں رہتے تھے ان کی آنکھوں میں بادشاہ وقت نے سلائی پھروادی تھی۔ جس کے صدمے سے دماغ پک گیا اور پھول گیا۔ اور بد بودے اٹھا تھا۔ آنکھیں بہہ گئی تھیں اور بے چارے اندھے ہو گئے تھے۔

ایک عرصہ بعد آپ کا جانا مدینہ منورہ ہوا اور روضہ اطہر کے قریب کھڑے ہو کر اپنا حال زار بیان کیا جب سوئے تو خواب میں حضرت محمد رسول اللہ ساٸفت آسمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ان کی آنکھوں پر اپنا دست مبارک پھیرا۔ بیدار ہوئے تو آنکھیں بالکل درست تھیں۔ تمام مدینہ طیبہ میں اس بات کا شہرہ ہو گیا۔ جب قاہرہ واپس ہوئے تو بادشاہ ان کی آنکھوں کو درست پا کر بہت ناراض

ہوا اور سمجھا کہ جلادوں نے جھوٹ بولا ہے اور ان کی آنکھیں پھوڑی ہی نہیں۔ جب لوگوں نے بتایا کہ مدینہ منورہ تک یہ اندھے تھے اور وہاں پہنچ کر یہ واقعہ ہوا تب بادشاہ کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور وہ نادم بھی ہوا۔

13۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا مقام

حضرت امام بخاریؒ خود بیان فرماتے ہیں کہ "صحیح بخاری" کی تدوین کا محرک ایک خواب ہوا۔ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں اور میں پنکھے سے ہوا کر رہا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ انور کے قریب جانے والی مکھیاں بھی اڑا رہا ہوں۔

صبح ایک معبر سے میں نے اپنے اس خواب کی تعبیر چاہی تو اس نے کہا کہ تجھے خداوند تعالیٰ توفیق دے گا اور تو کذب و افتراء کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور کرے گا۔ اس کے بعد میرے دل میں "صحیح بخاری" کی تدوین و ترتیب کا خیال پیدا ہوا اور سولہ سال کی مدت میں اس کی تکمیل کی۔ سب سے پہلے اس کا مسودہ مسجد حرام میں بیٹھ کر لکھا۔ یہ مجموعہ ترتیب دیتے وقت ہمیشہ روزہ رکھا روایت ہے کہ ہر حدیث پر شب کو خواب میں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تصدیق کی سند ملتی تھی۔

14۔ صحیح بخاری شریف کا مقام

حضرت ابو زید مروزی محدث ذکر فرماتے ہیں کہ میں مسجد حرام میں محو خواب تھا کہ شاہ تقدس مآب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اے ابو زید! چو کتاب مرا درس نمی گوئی؟ گفتم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتاب تو کدام است؟ گفت۔ کتاب محمد بن اسمٰعیل بخاری۔ یعنی اے ابو زید تم میری کتاب کیوں نہیں پڑھاتے؟ میں نے عرض

کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کونسی کتاب ہے؟

فرمایا محمد بن اسمٰعیل بخاری کی تالیف کردہ کتاب۔ بے شک کلام اللہ کے بعد ''صحیح بخاری'' ہی سب سے زیادہ عظیم الشان کتاب ہے۔

15۔ بایزید بسطامی رحمہ اللہ کو شادی کی ترغیب

حضرت بایزید بسطامی جو اکابر اولیاء اللہ میں سے ہیں انہوں نے اب تک شادی نہ کی تھی خواب دیکھا کہ نہایت عالیشان عمارت ہے جس میں اولیاء اللہ آتے جاتے ہیں مگر جب وہ خود اندر جانے کا قصد کرتے ہیں تو دروازہ بند پاتے ہیں۔

تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ بارگاہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ دل میں سوچنے لگے کہ اللہ پاک نے مجھے بہت سے انعامات سے نوازا ہے کیا وجہ ہے کہ مجھے اس دربار کو ہر بار جانے کی اجازت نہیں۔ سوچ ہی رہے تھے کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمارت کے ایک حصہ سے سر مبارک نکال کر فرمایا ''یہاں صرف اس کو باز یابی ہو سکتی ہے جو میری سنت ادا کرے'' آنکھ کھلی تو حضرت بایزید آبدیدہ ہو گئے۔ فرمایا حکم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چارہ نہیں اور ضعیف العمری کے باوجود شادی کی۔

16۔ وظیفہ حاجت

حضرت ابو عبد اللہ مغربی فرماتے ہیں کہ ایک شب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک حاجت ہے میں کیا پڑھوں۔

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھ اور ان چار سجدوں میں چالیس چالیس بار آیۃ الکریمہ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ'' پڑھ ان شاء اللہ مراد تیری پوری ہوگی۔ چنانچہ پوری ہوئی۔

17۔ خواب میں روٹی عنایت فرمانا

ابو عبد اللہ بن الجلا فرماتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ میں آیا دو روز کے فاقے سے تھا۔ روضہ اطہر پر حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہمان ہوں۔ پھر مجھے نیند آ گئی۔ خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول امین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی ہے۔ آدھی روٹی تو میں نے بحالت خواب ہی کھالی۔ اور جب بیدار ہوا تو باقی آدھی میرے ہاتھ میں موجود تھی۔ آپ بغداد کے رہنے والے تھے۔

18۔ ۵۱ مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

حضرت ابو بکر بن محمد بن علی بن جعفر کتانی معروف بہ ''چراغ حرم'' کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شاگرد کہتے تھے۔ اس لیے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بکثرت خواب میں دیکھا تھا۔

حضرت شیخ ابو بکر کتانی کو ایک رات میں ایک مرتبہ اکاون مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ یہی نہیں بلکہ آپ افصح الفصحاء ابلغ البلغاء حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوالات کیا کرتے تھے اور باقاعدہ جوابات سنتے تھے۔

19۔ سیدہ کے احترام پر قاتل کی رہائی

ابراہیم بن اسحٰق کوتوال بغداد کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں کہ قاتل کو قید خانے سے رہا کر دے؟ بیدار ہونے پر میں نے دریافت کیا کہ قید خانہ میں کیا کوئی ملزم قتل کا ہے معلوم ہوا ہے کہ ہے اور اس کو میرے سامنے پیش کیا گیا۔

میں نے اس سے احوال بیان کرنے کو کہا۔ اس نے کہا کہ میں اس گروہ سے ہوں جو ہر رات حرام کاری کیا کرتے ہیں۔ ایک بڑھیا ہم نے مقرر کر رکھی تھی جو حیلے بہانے اور دھوکے سے عورتوں کو ہمارے پاس لے آتی تھی۔

ایک روز ایک نہایت خوبصورت حسینہ کو لائی۔ جس نے نہایت عاجزی سے کہا کہ میری عصمت کو داغدار نہ بناؤ میں سیدانی ہوں۔

میرے نانا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ماں حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ خدا کے واسطے مجھے پناہ دو۔ اس بڑھیا نے مجھے دھوکا دیا ہے۔

میرے دل پر اس کی باتوں کا اثر ہوا مگر میرے ساتھی بگڑ گئے اور کہنے لگے کہ تو ہم کو فریب دے کر اس کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔ میں نے انہیں بہت سمجھایا۔ مگر جب دیکھا کہ وہ اس حسینہ کی عزت وآبرو لوٹنے پر تلے بیٹھے ہیں تو میں نے ان کا مقابلہ کیا۔ چھری میرے ہاتھ میں تھی اور میں زخمی ہو گیا۔ لیکن اس شیطان کو جو اس حسینہ کی عصمت دری پر ادھار کھائے بیٹھا تھا قتل کر ڈالا۔ میں نے حسینہ کو اشارہ کیا۔ وہ ہمیں لڑتا ہوا دیکھ کر چپ چاپ فرار ہو گئی۔ غل غپاڑہ سن کر لوگ جمع ہو گئے۔ خون آلود چھری میرے ہاتھ میں اور ایک لاش دیکھ کر سپاہی مجھے گرفتار کر کے لے گئے۔ کوتوال نے یہ واقعہ سن کر ملزم سے کہا کہ خدا تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ میں میں نے تجھ کو رہا کیا۔ اس کے بعد وہ ملزم جملہ افعال قبیحہ سے بھی تائب ہو گیا۔

20۔ ہرنی جانور پر رحم کرنے پر بادشاہی ملی

تاریخ دولت ناصری میں لکھا ہے کہ ابتدائی زمانہ امیر ناصر الدین سبکتگین ایک غلام تھا اور نیشا پور میں اس کا قیام تھا۔ صرف ایک گھوڑا اس کے پاس تھا جس پر سوار ہو کر جنگلوں میں شکار کی تلاش میں گھوما کرتا تھا۔

ایک دن شکار کی تلاش میں پھر رہا تھا کہ دور سے ایک ہرنی نظر آئی جو بچے کو

ساتھ لیے چرنے میں مشغول تھی اسے دیکھ کر اس نے ایڑ لگائی اور بچہ پکڑ کر شہر کی طرف چل پڑا شہر کے قریب پہنچ کر اس نے جنگل کی طرف مڑ کر دیکھا تو حیران رہ گیا۔ بے چاری ممتا کی ماری ہرنی اپنے بچے کے پیچھے چلی آ رہی تھی امیر سبکتگین کو یہ دیکھ کر ترس آ گیا سوچا میرا تو اتنے سے بچے کے گوشت سے گزر نہ ہو گا البتہ اس کی ماں اس کے صدمے سے نڈھال ہو جائے گی اس لیے بہتر یہ ہے کہ بچے کو چھوڑ دوں۔ چنانچہ بچہ کے پاؤں کھول کر اسے آزاد کر دیا۔ بچہ اچھلتا کودتا کلیلین کرتا اپنی ماں کے پاس چلا گیا اور پھر دونوں جنگل کی طرف چلے گئے واپسی پر ہرنی مڑ مڑ کر امیر سبکتگین کی طرف دیکھتی اور آنکھوں میں رحمدل شکاری کا شکریہ ادا کرتی جاتی تھی۔

اس رات سبکتگین نے خواب دیکھا کہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "سبکتگین اس کمزور ہرنی پر رحم کر کے تو نے ہمارا دل خوش کر دیا تو ایک دن بہت بڑا بادشاہ بنے گا جب بادشاہ بنے تو خدا تعالیٰ کے بندوں پر ایسی ہی شفقت کرنا تاکہ تیری سلطنت کو قیام و دوام حاصل ہو۔" اس دن کے بعد سے سبکتگین اس خواب کو سچا کر دکھانے کی کوشش کرنے لگا اور آخر کار ایک بہت بڑا بادشاہ بن گیا۔

21۔ سلطان محمود غزنوی رحمہ اللہ

ایک شخص سلطان محمود غزنوی کے پاس آیا اور کہا مدت سے چاہتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھوں اور حال دل بیان کروں۔ ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ پر ہزار دینار قرض ہے۔ قرض ادا نہیں کر سکتا اور ڈرتا ہوں کہ موت آ جائے اور قرض میری گردن پر سوار ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا محمود سبکتگین کے پاس جا اور ہزار دینار اس سے لے لے۔ عرض کیا کہ اگر وہ باور نہ کرے۔ اور نشانی طلب کرے تو میں کیا کروں گا۔ فرمایا کہنا اول شب سونے کے وقت تم تیس ہزار مرتبہ اور آخر شب جاگنے کے وقت

۳۰ ہزار مرتبہ دُرود پڑھتے ہو۔ چنانچہ اس نے سلطان محمود غزنوی سے یہ بات جا کہی۔ جس کو سن کر سلطان رونے لگا۔ اور ہزار دینار قرض ادا کر دیا اور ہزار دینار اور دیئے۔

22۔ کثرت دُرود شریف پر انعام

حضرت خواجہ حکیم سنائی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے منہ چھپائے ہوئے ہیں۔ حضرت خواجہ سنائی دوڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پائے مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کیا میری جان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روئے مبارک کو مجھ سے کیوں چھپائے ہوئے ہیں۔

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سنائی سے بغلگیر ہوئے اور فرمایا۔ اے خواجہ تم نے میرے لیے اتنی دُرود بھیجی ہے کہ میں تم سے ازراہ مروت منہ چھپا رہا تھا کہ کون سی چیز سے عذر کروں۔ اور اس کے عوض تمہیں کیا دلواؤں۔

23۔ حفظ قرآن کیلئے وظیفہ

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو ابتداء میں قرآن مجید یاد نہ ہوتا تھا۔ اس لیے متردد تھا۔ ایک رات میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ میں نے اپنی آنکھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پائے مبارک پر رکھ دیں اور رونا شروع کر دیا۔ اور عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو حافظہ عطاء فرماویں۔ تاکہ میں قرآن مجید یاد کر سکوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری گریہ وزاری پر شفقت فرمائی اور فرمایا۔ سر اٹھا۔ میں نے سر اٹھایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۂ یوسف کی تلاوت کیا کر کہ خدا تعالیٰ چاہے تجھے قرآن یاد ہو جائے گا۔ جب میں بیدار ہوا اور سورۂ یوسف کی تلاوت اختیار کی تو

خداوند قدوس نے اس آخری عمر میں مجھ کو قرآن پاک کا حافظ کرا دیا۔ پھر فرمایا جو کوئی قرآن مجید یاد کرنا چاہے اسے چاہیئے کہ روزانہ پابندی سے سورۂ یوسف پڑھا کرے۔

24۔ حوض شمسی کیلئے جگہ مقرر فرمادی

سلطان التمش قبائے سلطان میں ایک درویش باصفا تھا۔ سلطان کو حوض بنانے کی ضرورت تھی۔ اراکین سلطنت کو لے کر تلاش کرتے کرتے اس جگہ پہنچ گیا جہاں اب حوض شمسی ہے۔ اور اس جگہ کو پسند کیا۔ رات تصدیق کی نیت سے مصلے پر سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ اس حوض کے چبوترے کے پاس ایک بے حد حسین شخص گھوڑے پر سوار ہیں اور ہمراہ چند آدمی ہیں۔ انہوں نے سلطان کو روبرو بلایا اور کہا کیا چاہتا ہے۔" سلطان نے عرض کیا کہ ایک بڑا حوض تیار کرانا چاہتا ہوں۔ یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ کسی نے کہا اے التمش آپ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی مراد مانگ لے۔ سلطان نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں پر سر رکھ دیا۔

جس جگہ اب حوض شمسی ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھوڑے نے وہاں لات ماری جس سے پانی نکل آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے شمس اس جگہ حوض بناؤ۔ کہ یہاں سے ایسا پانی نکلے گا کہ کسی بھی جگہ ایسا لذیذ پانی نہ ہوگا۔ اس کے بعد سلطان کی آنکھ کھل گئی۔ اس جگہ جا کر دیکھا تو واقعی وہاں پانی نکل رہا تھا۔

25۔ دعوت وبشارت

حضرت قاضی حمید الدین ناگوری کے تبحر علمی اور لیاقت خداداد کی بناء پر بادشاہ وقت نے آپ کو ناگور کا قاضی مقرر کر دیا۔ جو اس عہد کا ایک مشہور شہر تھا۔ مسلسل تین سال اس عہدہ پر مامور رہے۔ آپ کے عدیم النظیر، عدل وانصاف، خلق اور حسن ارتقاء سے خوش ہو کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

خواب میں آپ کو دعوت و بشارت دی اور فرمایا حمید الدین چھوڑ اس قصے کو اور میری طرف آ۔ کہ تیرے لیے دوسرا میدان خالی ہے۔

صبح جب اٹھے تو دل دنیا کی طرف سے سرد ہو چکا تھا۔ اسی وقت استعفیٰ دے دیا۔ اور ترک علائق کر کے عازم حرمین شریف ہوئے۔ بغداد شریف پہنچے تو وہاں پہلے ہی حضرت شہاب الدین سہروردی کو حکم ہو چکا تھا۔ حلقہء ارادت میں داخل ہو کر ذکر و شغل میں مشغول ہو گئے۔ اور حضرت کی توجہ سے صرف ایک سال میں ولایت کو پہنچ کر خرقہ خلافت حاصل کیا۔

26۔ مشارق الانوار کی تصدیق

حضرت شیخ رضی الدین حسن بن حسن ضعانی کا وطن چغانہ تھا۔ عہد سلطنت قطب الدین ایبک یا شروع عہد سلطان شمس الدین التمش میں بدایوں میں آ کر سکونت اختیار کی۔ کتاب مشارق الانوار آپ کی مشہور تالیف ہے۔ حضرت نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں کہ اگر کسی حدیث میں آپ کو مشکل پیش آتی تو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھتے اور اس حدیث کی صحت فرماتے۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر فرماتے ہیں۔ کہ جو احادیث مشارق الانوار میں تحریر ہیں سب صحیح ہیں۔ ۲۲۴۶ احادیث زبان مبارک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحت شدہ مشارق الانوار میں تحریر ہیں۔ اور یہ بھی خود حضرت شیخ رضی الدین نے فرمایا کہ اگر کسی حدیث میں مشکل پیش آتی اور خلق خدا آپس میں نزع کرتی تو اسی رات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھتے اور اس حدیث کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سامنے اس کی تصحیح فرما دیتے۔

27۔ شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ

حضرت شیخ الکل محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں مجھے ایک شخص سے اس لیے عداوت ہو گئی کہ وہ شیخ ابو مدین کو ناگوار طعن آمیز باتوں سے یاد کرتا تھا۔ ایک روز میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہیں۔ محی الدین تم فلاں شخص سے کیوں عداوت رکھتے ہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ابو مدین جیسے معزز و مقتدر شخص کو برا کہتا ہے اور میں ان کا معتقد ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کیا وہ شخص خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دوست نہیں رکھتا۔

میں نے عرض کیا جی ہاں۔ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو دوست رکھتا ہے۔ اس پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو تم اس وجہ سے کہ وہ ابو مدین سے دشمنی رکھتا ہے اس سے عداوت رکھتے ہو۔ اور خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی وجہ سے اسے دوست نہیں رکھتے۔ چنانچہ صبح میں نے اپنے برے خیالات سے توبہ کی اور اس کے مکان پر گیا اور اپنے ساتھ ایک قیمتی چادر لیتا گیا جو اس کو پیش کی اور راضی کیا۔

28۔ دعا حزب البحر کا مقام و مرتبہ

حضرت شاذلی فرماتے ہیں کہ اس دعا کے الفاظ میں نے نہیں تراشے بلکہ ایک ایک حرف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذہن مبارک سے لیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس میں اسم اعظم ہے۔ یہ سمندر کے مصائب سے نجات دلانے کے لیے مجرب ہے۔

29۔ جلد آ تجھ سے ملنے کا بہت اشتیاق ہے

محبوب الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء کی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ عالم تھا کہ وصال سے چند روز قبل خواب میں دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے ہیں۔ ''نظام! جلد آ تجھ سے ملنے کا بہت اشتیاق ہے''

اس خواب کے بعد سفر آخرت کے لیے بے چین رہ گئے۔ وصال کے چالیس روز قبل کھانا پینا بالکل ترک کر دیا اب آنکھوں سے ہر وقت آنسو جاری رہتے تھے۔ وصال کے روز لنگر اور ملکیت کی تمام چیزیں غرباء و مساکین میں تقسیم کرادیں تاکہ خدا تعالیٰ کے یہاں کسی چیز کا مواخذہ نہ ہو۔

30۔ طویل عمر کی بشارت

احمد بن حسن بن احمد حسن انقروی ۶۵۱ھ میں روم کے شہر انقرہ میں پیدا ہوئے ۷۳۰ھ میں مصر تشریف لائے جب بیمار ہوئے تو فرمایا مجھے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں بشارت دی ہے کہ تو بڑی عمر کا ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا آپ بڑھاپے کی وجہ سے کوزہ پشت ہو گئے۔

۷۹۳ھ میں ایک سو بیالیس سال کی عمر پا کر وصال فرمایا۔ سترہ برس کی عمر میں دمشق کی قضاء آپ کے سپرد کی گئی جہاں آپ نے سلسلہ درس و تدریس بھی جاری رکھا۔

31۔ حصن حصین کی مقبولیت

اس کتاب کے مؤلف کے ایک جانی دشمن نے جس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دفع کرنے والا نہ تھا۔ اسی زمانہ میں ان کو طلب کیا یہ چھپ کر بھاگ گئے اور اس مضبوط و مستحکم قلعہ سے اپنی حفاظت کی (یعنی وظیفہ کے طور پر اپنی کتاب ''حصن حصین'' پڑھنی

شروع کی) خواب میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بائیں جانب قلب مبارک کے قریب بیٹھا ہوں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے ہیں کہ تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اور تمام مسلمانوں کے واسطے دعا فرمائیں۔

میری درخواست پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فوراً اپنے دست مبارک اٹھائے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھوں کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی۔ اور اپنے دست مبارک اپنے روئے مبارک پر پھیرے۔

جمعرات کو میں نے خواب میں دیکھا۔ اتوار کی رات کو دشمن خود بخود بھاگ گیا۔ اور ان احادیث نبویہ کی برکت سے جو اس کتاب میں جمع کی گئی ہیں۔

32۔ مدینہ منورہ میں سخت قحط اور پھر کشادگی

مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ سخت قحط پڑا تو حضرت خواجہ ہر دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے خواب میں فرمایا کہ حجرے کی چھت میں سوراخ کردو۔ پس آرام گاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (علی صاحبہا الف الف صلوت والف الف سلام) کے محاذ میں ایک سوراخ اس طرح بنایا گیا کہ قبر شریف اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ رہا۔

ایسا کرتے ہی خوب بارش ہوئی۔ چارہ خوب اگا۔ یہاں تک کہ اونٹنیاں اتنی موٹی ہو گئیں کہ چربی سے بدن پھٹنے لگے اور اس سال کا نام ہی ''الفتق'' (سرسبزی والا سال) پڑ گیا۔ گنبد خضرا کے کلس کی جڑ میں غربی پہلو میں قبر شریف کے محاذ میں آج بھی جالی لگا ہوا سوراخ موجود ہے۔

33۔ درُود تنجینا کی تعلیم

ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ ضریر تھے انہوں نے اپنا قصہ مجھ سے ذکر کیا کہ ایک جہاز جس میں میں موجود تھا ڈوبنے لگا۔ تمام مسافر مضطرب ہو گئے۔ کہ دفعۃً مجھ کو غنودگی سی آئی اور میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو درُود تنجینا تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز کے مسافروں سے کہو کہ ایک ہزار بار اس کو پڑھیں میں نے بیدار ہو کر سب کو اس درُود شریف کو پڑھنے کا حکم دیا۔ ہنوز تین سو بار پڑھا کہ ہوائے تند موافق ہو گئی اور جہاز ڈوبنے سے بچ گیا۔

34۔ شہادت حسین رضی اللہ عنہ

سبط ابن جوزی نے روایت کیا ہے کہ ایک بوڑھا آدمی جو حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت میں شریک تھا دفعۃً نابینا ہو گیا لوگوں نے سبب دریافت کیا تو اس نے کہا کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آستینیں چڑھائے ہوئے ہیں۔ ہاتھ میں تلوار ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے چمڑے کا وہ فرش ہے جس پر کسی کو قتل کیا جاتا ہے۔ اور اس پر قاتلان حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ میں سے دس آدمیوں کی لاشیں ذبح کی ہوئی پڑیں ہیں۔ اسکے بدلے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ڈانٹا اور حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے خون کی ایک سلائی میری آنکھوں میں پھیر دی۔ میں صبح اٹھا تو اندھا تھا۔

35۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام بھجوایا

ایک شخص نے حضرت خواجہ ہردوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور ایک صحیح نشان کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ہاتھ حضرت امام

شعرانی کو سلام بھیجا اس شخص نے یہ بھی کہا کہ اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک مسئلہ دریافت کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا جواب بھی مرحمت فرمایا تھا مگر اس کی سمجھ میں نہ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا مصر جاؤ اور شعرانی سے دریافت کرلو۔ وہ مفصل طور پر سمجھا دے گا۔

اس نے خواب دیکھتے ہی مصر کا قصد کیا مصر پہنچ کر امام شعرانی کے پاس گیا اور کہا مصر میں آپ کی ملاقات کے علاوہ مجھے کوئی کام نہ تھا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں آپ سے ملنا مقصود تھا۔

36۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محدثین کے کھانے کا انتظام کردیا

محمد بن نصر مروزی، محمد بن جریر اور محمد بن منذر تینوں حدیث شریف لکھنے بیٹھے کھانے کو کچھ نہ تھا۔ قرعہ ڈالا کہ جس کا نام نکلے وہ سب کے لیے کھانے کا انتظام کرے۔ جن کے نام قرعہ نکلا انہوں نے نماز پڑھنی شروع کردی اور دعا کی۔

نائب مصر سو رہا تھا کیونکہ قیلولہ کا وقت تھا۔ اس نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”محمد یا مین“ کے پاس کچھ کھانے کو نہیں ہے۔ وہ بیدار ہوا اور ان تینوں کا پتہ چلا کر ایک ہزار اشرفیاں خدمت میں پیش کیں۔

37۔ تمہاری عمر بہت باقی ہے غم نہ کرو

خواجہ سید اشرف جہانگیر سمنانی مدینہ منورہ جب حاضر ہوئے تو سخت بیمار ہو گئے۔ ہمراہی مایوس ہو گئے۔ بیس روز تکلیف رہی۔ اکیسویں شب کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ بشارت سے سرفراز فرمایا آخر میں فرمایا ”فرزند اشرف ابھی تمہاری عمر بہت باقی ہے غم نہ کرو

بہت سے مسلمان تمہارے وسیلے سے دروازہ وصول تک پہنچیں گے اور بہت سے عوام تمہارے ذریعے خواص کی منازل میں جگہ پائیں گے''۔

بشارت کے بعد صبح ہوتے ہی صحت کے آثار نمودار ہوئے اور چند روز میں صحت کلی حاصل ہوگئی۔ ایک سو بیس برس کی عمر پائی۔ جس میں سے آپ نے بیس سال احیاء موتی کے لیے ایثار کر دیئے۔

38۔ تو مجھے دیکھنے کا اہل نہیں

شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے خواب میں آنا بند کر دیا اس کے بعد میں نے دیکھا تو عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرا کیا گناہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو مجھے دیکھنے کا اہل نہیں ہے۔ کیونکہ لوگوں کو ہمارے اسرار سے آگاہ کر دیتا ہے۔ اور وقعہ یہ تھا کہ میں نے اپنے ایک بھائی سے اپنا کچھ خواب بیان کیا تھا۔ پھر میں نے توبہ کی اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔

39۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن عطا فرمایا

شیخ محمد ابوالمواہب شاذلی نے فرمایا کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے میرے منہ میں اپنے لعاب دہن ڈال دیا۔ تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لعاب دہن کا کیا فائدہ؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب مرحمت فرمایا کہ اس کے بعد تو جس مریض کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالے گا وہ ضرور تندرست ہو جائے گا۔

40۔ غیبت سے چارہ نہ ہو تو یہ عمل کرو

سیدی شیخ المواہب شاذلی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ۸۲۵ھ میں جامعہ ازہر کی چھت پر دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارت میرے قلب پر رکھا اور فرمایا اے میرے بیٹے غیبت حرام ہے۔ کیا تو نے اللہ کا قول ولا یغتب بعضکم بعضا (نہ غیبت کریں بعض تمہارے بعض کی) نہیں سنا۔ میرے پاس اس وقت ایک جماعت بیٹھی تھی اس نے بعض لوگوں کی غیبت کی تھی۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم کو غیبت سے چارہ نہ ہو تو سورۂ اخلاص (قل ہو اللہ شریف) اور معوذتین (قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس) پڑھو اور ان کا ثواب اس شخص کی نذر کر دو جس کی غیبت ہوئی۔ کیونکہ غیبت وثواب متوارث ومتوافق ہو جائے گا۔

41۔ مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمہ اللہ کا مقام

حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی نے اپنی ایک مشہور نعت کہی پھر حج بیت اللہ کے لیے تشریف لے گئے تو ارادہ تھا کہ روضہ اطہر (علی صاحبہا صلوۃ وسلاماً) کے پاس کھڑے ہو کر اس کو پڑھیں گے۔ حج کے بعد مدینہ منورہ کی حاضری کا ارادہ کیا تو امیر مکہ معظمہ نے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں ان کو ہدایت کی کہ جامی کو مدینہ منورہ نہ آنے دیں۔ امیر مکہ نے ممانعت کرادی۔ مگر حضرت جامی پر جذب وشوق اس قدر غالب تھا کہ چھپ کر مدینہ طیبہ کی طرف چل دیئے۔

امیر مکہ نے دوبارہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس کو یہاں نہ آنے دو۔ امیر مکہ مکرمہ نے آدمی دوڑائے جو مولانا جامی کو راستہ سے پکڑ لائے اور جیل میں ڈال دیا۔ امیر

مکہ مکرمہ نے اس پر تیسری مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کوئی مجرم نہیں ہے۔ بلکہ اس نے کچھ اشعار کہے ہیں جن کو میری قبر پر کھڑے ہو کر پڑھنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو قبر سے مصافحہ کے لیے میرا ہاتھ نکلے گا جس سے فتنہ ہوگا۔ اس پر شیفتہ رسول حضرت مولانا جامی کو جیل خانہ سے نکالا اور بے حد اعزاز و اکرام کیا گیا۔

42۔ علامہ سیوطی ۷۵ مرتبہ زیارت نبوی سے مشرف ہوئے

علامہ حافظ عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی نے تحریر فرمایا ہے کہ میرے پاس ایک فریادی نے درخواست کی کہ میں سلطان قانتبائی کے پاس جا کر اس کی سفارش کروں میں نے اس کو جواب دیا کہ میرے بھائی میں ۷۵ مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہو چکا ہوں۔ سوتے اور جاگتے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعض احادیث کی صحت کے بارے میں دریافت کر چکا ہوں۔ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر میں سفارشی بن کر آپ کے ساتھ سلطان کے پاس جاؤں تو پھر مجھے زیارت نصیب نہ ہو۔ میں اس شرف کو شرف سلطان پر ترجیح دیتا ہوں۔

43۔ بے خود ہونا آسان ہے باخدا ہونا مشکل ہے

حضرت مخدوم قاری امیر نظام الدین المعروف بہ مخدوم شیخ بھیکہ شاہ بھکاری علوی قادری رزاقی ۸۹۰ھ میں کاکوری (یوپی بھارت) میں پیدا ہوئے۔ فرمایا ایک روز لڑکپن میں میں نے کہا کہ مجھے ان لوگوں پر حیرت ہے جو حرمین شریف جاتے اور واپس آ جاتے ہیں۔ اگر مجھے یہ سعادت نصیب ہوئی تو میں مدت العمر واپس نہ آؤں گا۔

اس کا جواب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں یہ دیا کہ تم جو زیارت کعبہ شریف کر کے واپس جانا نہیں چاہتے تو ایسا نہ کرو تم کو ہندوستان میں رہنا ہے تاکہ تم سے لوگوں کو فائدہ ہو اور تم جو عقد کرو گے اس سے اولاد صالح و باخدا پیدا ہوگی۔ اور یہ فرما کر میرے سر پر ہاتھ رکھا جس سے میرا دماغ ایسا معطر ہوا کہ میں بے خود ہو گیا۔

پھر دست مبارک سے سر کو حرکت دے کر فرمایا کہ بے خود ہونا آسان ہے اور با خود اور باخدا ہونا مشکل ہے۔ بندہ ساقط الخدمت سے معبود کا کام ٹھیک نہیں ہوتا خدا کا شکر ادا کرو جس نے تم کو اسقدر قوی استعداد عطاء فرمائی۔ سات کاملین سے تمہاری تکمیل ہوگی اور اسی وقت مرتبہ احسان کی حقیقت تم پر مکشوف ہوگی۔ پھر دست مبارک سینے پر رکھ کر فرمایا اس کی تفصیل دوسرے وقت پر موقوف ہے اس کے بعد سینے پر سے ہاتھ دائیں جانب اور پھر بائیں جانب پھیر کر کلمۂ سابقہ مقرر فرمایا۔ اس کے بعد دست مبارک اٹھا کر یہ آیت پڑھی: سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّتِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

44۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کیلئے دو عمل

حضرت مولانا شمس الدین محمد رومی حضرت مولانا جامی کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کا بیان ہے کہ میری آرزو تھی کہ مجھے خواب میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہو۔ میری والدہ نے ایک دعا شب جمعہ کو چند بار بالالتزام پڑھنے کو بتائی۔

میں نے یہ بھی سنا تھا کہ جو شخص شب جمعہ تین ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا اس کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ غرض یہ دونوں عمل کر کے میں سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ میں گھر سے باہر ہوں اور والدہ میرے انتظار میں ہیں اور فرما رہی ہیں کہ میں تمہاری منتظر ہوں۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں رونق افروز ہیں آؤ تمہیں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے

چلوں۔ والدہ میرا ہاتھ پکڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں۔
میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد ایک اچھا خاصہ مجمع ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ تحریر املاء کرا رہے ہیں۔ اور لوگ یہ تحریریں اطراف عالم میں بھیج رہے ہیں۔
حضرت مولانا اشرف الدین عثمان زیارت گاہی جن کا شمار علماء ربانی میں ہوتا ہے لکھ رہے ہیں۔ میری والدہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ وہ لڑکا جس کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی تھی وہ عمر دراز دولت منداور بزرگ صفات ہوگا کیا یہی ہے۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری جانب نظر ڈالی اور تبسم فرما کر ارشاد فرمایا کہ یہ وہی لڑکا ہے۔

45۔ چند دراہم کا عطیہ

احمد بن محمد صوفی فرماتے ہیں کہ میں تین مہینوں تک جنگلوں میں پھرتا رہا یہاں تک کہ میرے جسم کی کھال گل گئی۔ بعدہ میں مدینہ شریف آیا اور سلام عرض کیا اور روضہ اقدس کے پاس سوگیا۔ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا احمد تو آ گیا دیکھ تیرا کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا میں بھوکا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہمان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاتھ کھول۔ جب میں نے ہاتھ کھولا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں چند درہم رکھ دیئے۔ جب میں بیدار ہوا تو وہ درہم میرے ہاتھ میں موجود تھے۔ بازار گیا اور کھانا خرید کر کھایا اور واپس بستی چلا گیا۔

46۔ محبت رسول میں اپنے بچے کا قتل

شیخ عبدالقادر قوصی متوفی تقریباً (۷۰۶ھ) کا اتباع سنت میں یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ اپنے اکلوتے بارہ سال کے بیٹے کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔

کھانے میں لوکی بھی تھی۔ فرمایا بیٹا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوکی بہت مرغوب تھی۔ بیٹے کی زبان سے کہیں یہ نکل گیا کہ یہ تو ایک گندی چیز ہے۔ حضرت شیخ یہ الفاظ برداشت نہ کر سکے کہ ان میں شان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں تحقیر پائی جاتی ہے۔ اور اسی وقت تلوار سے بیٹے کا سر قلم کر دیا۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پسند کو اپنے بیٹے کی جان سے بھی عزیز سمجھا۔

47۔ خسرہ کے لیے نسخہ اور وظیفہ

ایک شخص کو خسرہ نکلا اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھ کر اپنا مرض بیان کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تھوڑا سا انگوری سرکہ، تھوڑا اصلی شہد اور قدرے پڑھا ہوا روغن زیتون لے کر ان سب کو ملا لیں اور سارے بدن پر اس کی مالش کر۔ اس نے ایسا ہی کیا اور بحکم الٰہی شفا پائی۔
پڑھا ہوا زیتون کا تیل اس طرح تیار کیا جاتا ہے۔ کہ روغن زیتون کسی صاف برتن میں رکھے اور اسے کسی چیز سے ہلاتا جائے اور پڑھتا جائے۔
سورۂ توبہ کی آخری آیات لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ تک اور سورۂ حشر کی آخری آیات لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۚ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ. هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى. يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

پھر سورۂ اخلاص اور معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر دم کرے۔ بس پڑھا ہوا روغن زیتون تیار ہے۔ اس تیل کی بدن پر مالش تمام بیماریوں کو دور کرتی ہے۔ اگر کسی درد کی تکلیف زیادہ ہو تو تھوڑی دیر دھوپ میں بیٹھے اور درد کی جگہ اس تیل کی مالش کرے۔ اور پھر تھوڑی سی مصطگی اور کلونجی کوٹ کر درد کی جگہ رکھے۔

48۔ برودت معدہ کے لیے نسخہ

ایک شخص نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو برودت معدہ کا یہ نسخہ تعلیم فرمایا۔

شہد ڈیڑھ اوقیہ، کلونجی دو درم، انیسون دو درم، سبز پودینہ ڈیڑھ اوقیہ، خرفہ آدھا درم، لونگ آدھا درم، تھوڑے سے لیموں کے چھلکے اور تھوڑا سا سرکہ۔ سب کو ایک جگہ کر کے آگ پر پکائے اور پھر تھوڑا تھوڑا کر کے کھائے۔

49۔ طاعون سے حفاظت کے لیے دُرودشریف

مولانا شمس الدین کیشی کے زمانہ میں جب وبائے طاعون پھیلی تو آپ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے، جس کی برکت سے طاعونی وبا سے محفوظ رہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی یہ دُرود مجھ پر بھیجے گا طاعون اور دیگر وباؤں سے محفوظ رہے گا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ دَآءٍ وَّدَوَآءٍ.

50۔ خلل دماغ کے لیے نسخہ

ایک بزرگ کے سر میں دوخہ (بیماری جسے خلل دماغ کہتے ہیں) پیدا ہو گیا۔ انہوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھ کر اپنا مرض بیان کیا ۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ خرفہ، سونٹھ، لونگ، بالچھڑ اور جائفل ہر ایک ڈیڑھ درم، ارکلونجی دو درم لے کر سب کو ملا کر پیس لے اور تھوڑے پانی میں جوش دے جب خوب پک جائے تو شہد ڈال کر قوام بنا لے۔ پھر اس قوام میں تھوڑا لیموں نچوڑ کر پی لے۔ اس بزرگ نے ایسا ہی کر کے استعمال کیا اور شفا پائی۔

51۔ آنکھ کی تکلیف کے لیے نسخہ

ایک ولی اللہ فرماتے ہیں کہ میری آنکھ میں سفیدی پڑ گئی تھی۔ میں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شہد میں مشک ملا کر آنکھ میں سرمہ کی طرح لگا۔

52۔ ایک بیمار عورت کا واقعہ

سکندریہ کی ایک بی بی حج کے قصد سے مدینہ منورہ تک آئیں۔ مدینہ منورہ سے جب قافلہ کوچ کرنے کا وقت آیا تو ان کا پاؤں اس قدر ورم کر آیا کہ جنبش محال ہو گئی۔ قافلے والے انہیں مدینہ منورہ چھوڑ کر مکہ مکرمہ روانہ ہوئے۔ انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں آہ وزاری شروع کر دی۔ اسی حالت میں کیا دیکھتی ہے کہ تین نوجوان آئے اور آواز دی کہ کون شخص مکہ مکرمہ کا ارادہ رکھتا ہے۔ بی بی نے کہا میرا ارادہ ہے۔ انہوں نے کہا اٹھ چل۔ بی بی نے کہا ورم کی وجہ سے تو پاؤں کو جنبش بھی نہیں دے سکتی۔ انہوں نے میرا پاؤں دیکھ کر شغدف پر سوار کرالیا اور مکہ مکرمہ کی راہ لی۔

مین نے ان سے دریافت کیا کہ تم کو کیسے معلوم ہوا کہ کوئی مکہ مکرمہ کا قصد رکھتا ہے۔

انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ مسجد میں جا کر اس عورت کو ہمراہ لے لو جو جنبش نہیں کر سکتی۔ اس نے میری پناہ لی ہے۔ بعد میں با آرام مکہ مکرمہ پہنچ گئی۔

53۔ تیری کثرت دُرود نے مجھے گھبرادیا

عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ غسل خانہ میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں سخت چوٹ لگ گئی۔ جس کی وجہ سے ہاتھ پر ورم آ گیا۔ میں نے رات بہت بے چینی سے گزاری۔

تو میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ اور اتنا عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ! کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیری کثرت دُرود نے مجھے گھبرادیا۔ میری آنکھ کھلی تو ورم زائل ہو کر تکلیف رفع ہو چکی تھی۔

54۔ ایک درویش کی رہائی کا حکم

ابو مسلم صاحب دعوت کے عہد میں ایک بے قصور درویش کو چوری کے الزام میں گرفتار کر کے جیل خانہ میں ڈال دیا۔ رات ہوئی تو ابو مسلم نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابو مسلم! مجھے اللہ تعالیٰ نے تیرے پاس بھیجا ہے کیونکہ میرے دوستوں میں سے ایک دوست بغیر قصور تیری قید میں ہے۔ اٹھ اور اس کو اسی وقت قید سے رہا کر۔

ابو مسلم اسی وقت اپنے بستر سے کودا اور ننگے سر ننگے پاؤں جیل خانہ کے دروازے کے پاس پہنچا اور داروغہ کو حکم دیا دروازہ جلدی کھولو اور اس درویش کو باہر لاؤ۔ جب وہ باہر آیا تو ابو مسلم نے اس سے معافی چاہی اور کہا کہ اگر کوئی حاجت ہو تو

بلاتکلف فرمائیے۔ تعمیل کے لیے حاضر ہوں۔

درویش نے جواب دیا اے امیر جو شخص ایسا مالک رکھے جو ابو مسلم کو آدھی رات کے وقت بستر سے اٹھا لائے تاکہ وہ مجھے اس بلا سے نجات دے۔ تو اس شخص کے لیے کب جائز ہے کہ وہ اپنے ایسے مالک کو چھوڑ کر دوسروں سے سوال کرتا پھرے۔ اور اپنی ضروریات طلب کرے۔ یہ سن کر ابو مسلم نے رونا شروع کر دیا اور درویش اس کے سامنے سے چلا گیا۔

55۔ اللہ اس وقت بھی وہی کر رہا ہے جو ازل سے کر چکا ہے

علامہ ابن جوزی دو برس تک آیت كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ کے معنی بیان کرتے کرتے ایک دن اپنی معنی آفرینی پر ناز کرنے لگے۔ ایک شخص نے کہا ہمارا خدا اس وقت کس شان میں ہے کیا کر رہا ہے؟ علامہ لا جواب ہو گئے۔ متواتر تین روز تک یہ شخص یہی سوال کرتا رہا اور ابن جوزی کو سوائے خاموشی کے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ چوتھی شب کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ابن جوزی یہ سائل خضر ہیں تم ان کو یہ جواب دے دینا کہ ہمارا خدا اپنی اصلی اور قدیمی شانوں کو وقتاً فوقتاً ظاہر کرتا ہے۔ کسی جدید شان کی ابتداء نہیں کرتا۔ اسلیے اس وقت بھی وہی کر رہا ہے جو ازل میں کر چکا ہے۔

حضرت خضر نے یہ سن کر فرمایا اے ابن جوزی ان پر درُود بھیجئے
جنہوں نے خواب میں آپ کو تعلیم دی۔

56۔ مجوسی آپکے دست مبارک پر ایمان لے آیا

”تاتارخانیہ“ میں تحریر ہے کہ بغداد میں ایک کمیٹی تھی جس کو امراء کی کمیٹی کہتے تھے اس کا دستور تھا کہ جب کسی کو ضرورت ہوتی تو سب لوگ چندہ کر کے اس کی

ضرورت پوری کر دیتے۔ ایک مرتبہ ایک مسلمان شخص کو پانچ ہزار روپے کی ضرورت پیش آئی۔ کمیٹی والوں نے چندہ سے روپیہ جمع کرنے کی تجویز کی۔ اتنے میں ایک مجوسی نے چپکے سے دس ہزار روپیہ لا کر اس کے حوالے کر دیا۔ پانچ ہزار قرضہ کے لیے اور پانچ ہزار تجارت کے لیے۔ اسی رات اسی مجوسی نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ تو نے ایک مسلمان کی مشکل حل کی۔ خدا تیری سعی کو قبول کرے۔ اس نے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں۔ فرمایا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ شخص اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پر ایمان لے آیا اور صبح جامع مسجد میں حاضر ہو کر مسلمانوں کے روبرو تمام واقعہ دہرا دیا۔

57۔ موئے مبارک کی ناقدری کی وجہ سے بہت کچھ کھو دیا

ابو حفص سمرقندی اپنی کتاب ''رونق المجالس'' میں لکھتے ہیں کہ بلخ کے شہر میں تاجر نہایت مالدار اس نے دو بیٹے چھوڑے دونوں نے آدھا آدھا ترکہ بانٹ لیا۔ اس میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین موئے مبارک بھی تھے۔ ایک ایک لینے کے بعد بڑے نے کہا تیسرے بال کو کاٹ کر آدھا آدھا کر لیں۔ مگر چھوٹا راضی نہ ہوا اور کہا ایسا کرنا بے ادبی ہے۔ بڑے نے کہا اگر تجھے رغبت ہے تو ان تینوں موئے مبارک کو اپنی میراث اور ترکہ کے عوض لے لے۔ چھوٹا بھائی راضی ہو گیا اور ان تینوں بالوں کے عوض اپنا سارا مال بڑے بھائی کو دے دیا۔

کچھ عرصہ کے بعد بڑے بھائی کا سارا مال غارت ہو گیا اور وہ بالکل محتاج ہو کر رہ گیا۔ مایوسی کے عالم میں ایک دن حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس نے اپنی مفلسی اور محتاجی کا رونا رویا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے بدنصیب تو نے ان بالوں سے بے رغبتی کر کے ان پر دنیا کو ترجیح دی۔ جبکہ تیرے چھوٹے بھائی نے خوشی اور شوق کے ساتھ انہیں لے لیا۔ جب انہیں دیکھتا

مجھ پر دُرود پڑھتا اللہ تعالیٰ نے اس کے صلے میں اس کو سعادت دارین عطا فرمائی۔ خواب سے بیدار ہو کر بڑا بھائی چھوٹے بھائی کے خادموں میں سے ایک خادم بن گیا۔

58۔ ہم تم سے ملنے آئے ہیں

شیخ ابن ثابت ایک بزرگ تھے جو مکہ مکرمہ میں رہتے تھے ساٹھ سال تک مدینہ شریف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے تشریف لاتے رہے۔ زیارت مبارک کے بعد ہر سال واپس چلے جاتے۔ ایک سال کسی مجبوری کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے۔ کچھ غنودگی کی حالت میں اپنے حجرے میں بیٹھے تھے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ابن ثابت تم ہماری ملاقات کو نہ آئے اس لیے ہم تم سے ملنے آئے ہیں''

59۔ یہ دعا پڑھا کرو

ایک نیک اور صالح مرد نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے حق میں دعا فرمائیے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک کھول دیئے اور دعا فرمائی اور بعدہ ارشاد فرمایا کہ اکثر یہ دعا پڑھا کرو۔ '' اَللّٰھُمَّ اخْتِمْ لَنَا بِالْخَیْرِ '' (القاصد الحسنہ)

60۔ تیرے منہ سے حقے کی بو آتی ہے

ایک شخص جنگل میں تنہا چلا جا رہا تھا اتفاقاً اس کی سواری کے جانور کا پیر ٹوٹ گیا۔ پریشانی کے عالم میں اس نے دُرود شریف کا ورد شروع کیا۔ دیکھتا کیا ہے تھوڑی دیر بعد تین بزرگ تشریف لائے ان میں اس ایک دور کھڑے رہے اور دو صاحبان

نزدیک تشریف لائے اور اس کے جانور کا پیر درست کر دیا۔

اس شخص نے دریافت کیا کہ آپ حضرات کون ہیں۔ ان دونوں صاحبان نے فرمایا کہ ہم حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ جو دور کھڑے ہیں وہ ہمارے نانا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اس شخص نے فریاد کی کہ یارسول اللہ مجھ کو قدم بوسی سے کیوں محروم فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرے منہ سے حقے کی بو آتی ہے۔

61۔ صحت کے لیے دعا کی تعلیم

ایک بزرگ تین ماہ سے اسقدر سخت بیمار تھے کہ لوگ بس ان کے سانس گنتے تھے اسی حالت میں ان کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم یہ دعا پڑھو "اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ الدَّآئِمَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ" انہوں نے خواب کے اندر ہی اس دعا کو پڑھا اور جب بیدار ہوئے تو بالکل تندرست تھے۔

62۔ عید کے کپڑوں کا انتظام کرادیا:

ابوالحسن تمیمی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ خرچ سے بہت تنگ تھا۔ عیدالفطر کو سخت اضطراب میں تھا کہ کل عید کا خرچہ کہاں سے کروں۔ بچوں کے لیے کپڑوں وغیرہ کا انتظام کیسے ہوگا۔ ناگاہ دروازے سے کسی نے آواز دی۔

میں باہر آیا تو ابن ابی عمر تھے۔ انہوں نے کہا میں نے خواب میں ابھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا ہے کہ ابوالحسن تمیمی اور ان کی اولاد بڑی تنگی میں ہے اسی وقت ان کی کچھ مدد کر کہ ان کی بھی عید ہو جائے۔

میں نے بیدار ہو کر فوراً کپڑے وغیرہ خریدے اور وہ لیکر اب آپ کے پاس آیا ہوں اور اس طرح ابوالحسن تمیمی اور ان کے گھر والوں کا پورا انتظام ہوگیا۔

63۔ اہل صلیب کی ایک ناپاک جسارت

سلطان نورالدین زنگی جس کے تصور سے یورپ کے بہادر زیر زمین اپنے کفن کے اندر اب تک کانپ جاتے ہیں۔ انہوں نے ۵۵۷ھ میں جبکہ وہ عیسائیوں کے ساتھ صلیبی جنگوں (صلیبی جنگوں کا دور ۱۰۹۹ء سے ۱۱۸۷ء رہا) میں مشغول تھے۔ ایک رات نماز تہجد کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو گربہ چشم (نیلی آنکھوں والے) آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے فرما رہے ہیں۔ "نجنی انقذنی من ھذین" (نجات دو خلاصی کرو میری ان دونوں سے) سلطان گھبرا کر اٹھ بیٹھے فوراً وضو کیا نوافل پڑھے اور لیٹ گئے۔ آنکھ اسی وقت لگ گئی۔ پھر یہی خواب دیکھا۔ پھر اٹھے وضو کیا نوافل پڑھے اور ابھی لیٹے ہی تھے کہ فوراً آنکھ لگ گئی۔

اور تیسری بار پھر یہی خواب دیکھا تو اٹھ کر بیٹھ گئے اور کہا اب نیند کی گنجائش نہیں اسی وقت اپنے وزیر جمال الدین اصفہانی کو طلب کر کے سارا واقعہ بیان کیا۔

وزیر نے کہا تاخیر نہ کیجئے فوراً مدینہ طیبہ چلئے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کیجئے۔ یہ خیال کر کے مدینہ طیبہ میں ضرور کوئی حادثہ پیش آیا ہے اور جلد از جلد وہاں پہنچنا چاہیئے۔

اپنے وزیر، بیس ارکان مجلس اور دو سو سپاہیوں کو ہمراہ لیکر بہت زر و جواہر کے ساتھ نہایت تیز رو سانڈنیوں پر سوار ہو کر روانہ ہو گئے۔ رات دن سفر کر کے سولہ روز میں شام سے مدینہ طیبہ پہنچے۔

اس زمانہ میں عرب سلطان کے زیر اثر آ چکا تھا۔ سلطان کی اچانک آمد سے مدینہ والے حیران ہوئے۔ امیر مدینہ نے اچانک تشریف آوری کی وجہ دریافت کی۔ تو سلطان نے سارا ماجرا کہہ سنایا۔ سلطان سے کہا اگر آپ ان دو شکلوں کو دیکھ کر پہچان لیں تو میں انعام واکرام کے بہانے تمام اہل مدینہ شریف کو آپ کے سامنے سے گزروادوں۔

پس منادی کرائی کہ سلطان وقت تمام اہلیان مدینہ منورہ کو انعام واکرام سے نوازنا چاہتے ہیں۔ اس لیے یہاں کا رہنے والا کوئی محروم نہ رہے۔ اور ہر شخص سلطان کے حضور حاضر ہو کر انعام حاصل کرے۔ جب ہر شخص اس لالچ میں سلطان کی خدمت میں حاضر ہوتا تو سلطان انعام دیتے وقت متجسسانہ نظر اس پر ڈالتے۔ یہاں تک کہ مدینہ پاک کے تمام لوگ ختم ہو گئے۔

سلطان حیران تھے کہ جن لوگوں کی صورت خواب میں دکھائی گئی تھی وہ نظر نہ آئے۔ بالآخر والی مدینہ منورہ اور حاضرین دربار سے مخاطب ہو کر دریافت کیا کہ آبادی میں کیا اب کوئی اور انعام لینے والا باقی نہیں رہا؟ خدام نے عرض کیا بادشاہ سلامت صرف دو اہل مغرب جو نہایت ہی صالح سخی، متدین، عفیف، عبادت گزار اور گوشہ نشین ہیں۔ باقی رہ گئے ہین۔ نہایت خدا پرست ہیں۔ جنت البقیع میں پانی پلانے کی خدمت انجام دیتے ہیں۔

سلطان نے ان کو طلب کیا جونہی وہ سلطان کے روبرو پیش ہوئے۔ سلطان نے ان کو پہچان لیا۔ مگر تفتیش سے پہلے کچھ کہنا مناسب نہ سمجھا۔ چنانچہ ان سے مصافحہ کیا عزت سے بٹھایا ان سے باتیں کیں۔ پھر گفتگو کرتے ہوئے ان کے حجرے میں جا نکلے۔ حجرے کے فرش پر ایک معمولی چٹائی بچھی ہوئی تھی۔ طاق میں قرآن پاک کا ایک نسخہ، وعظ و پند کی چند کتابیں اور فقراء مدینہ شریف پر صدقہ و خیرات کرنے کے لیے ایک گوشے میں تھوڑا سا سامان۔ بس یہ کل کائنات تھی۔ سلطان سخت حیران تھے یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے۔

مایوس ہو کر واپس جانے ہی والے تھے کہ ان کو چٹائی کے نیچے ہلتی ہوئی کوئی چیز محسوس ہوئی۔ چٹائی کو ہٹایا تو ایک تختہ نظر آیا۔ جس کو اٹھایا گیا تو ایک سرنگ نظر آئی۔ جو روضہء رسول علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً کی طرف کھودی جا چکی تھی۔ اسی وقت ان دونوں لعینوں کو گرفتار کر لیا اور ان سے ساری کیفیت دریافت کی گئی۔ دونوں نے اقبال جرم کر لیا اور اعتراف کیا کہ وہ رومی عیسائی (نصرانی) ہیں۔ ہم کو عیسائی بادشاہ نے بہت سا مال

دیا ہے اور بہت کچھ دینے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ ہم مغربی حجاج کا بھیس بدل کر یہاں آئے تھے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسد مبارک نکال کر روم لے جائیں۔ تا کہ مسلمانوں کا مرکز ختم ہو جائے۔ اور ان کا شیرازہ بکھر جائے۔

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے — خصوصاً دشمنان مصطفےٰ سے

ہم نے جب حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دین داری کا اظہار کیا اور کہا کہ ہم تو صرف اس لیے ترک وطن کر کے یہاں آئے ہیں۔ کہ جوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رہیں تو مدینے والے بھی ہماری بے پناہ عقیدت اور داد و دہش دیکھ کر ہم پر ریجھ گئے اور روضہء اطہر علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً کے بالکل متصل رہنے کے لیے ہم کو حجرہ دے دیا۔

ہم نے چپکے چپکے روضہء مبارک علی صاحبہا صلوٰۃ وسلاماً کی طرف سرنگ کھودنا شروع کر دی۔ رات پھر کھودتے اور صبح سویرے چمڑے کے دو تھیلوں میں بھر کر وہ مٹی جنت البقیع میں فاتحہ کے بہانے جا کر ڈال آتے۔ اور دن میں ارد گرد کے نخلستانوں اور قباء وغیرہ کی زیارت گاہوں میں گھوم پھر کر پانی پلاتے۔

برس ہا برس کی محنت کے بعد آج ہم جسد مبارک (علیہ افضل الصلوۃ والتسلیمات) کے پاس پہنچ گئے تھے (کہتے ہیں جس رات یہ سرنگ جسد اطہر کے قریب پہنچنے والی تھی اسی رات ابر و باراں و بجلی کا طوفان اور زبردست زلزلہ آیا۔ جس کی وجہ سے لوگ سخت وحشت زدہ اور پریشانی میں مبتلا رہے) یہ واقعات سن کر سلطان پر رقت طاری ہو گئی۔ وہ زار و قطار رونے لگے اور اسی وقت حجرہ کے متصل ان لعینوں کے سر تن سے جدا کر دیئے۔ سجدہ شکر بجا لائے اور اس کے بعد روضہ شریف کے ارد گرد اتنی گہری خندق کھدوائی کہ پانی نکل آیا۔ پھر اس خندق میں سطح زمین تک رصاص (سیسہ) پگھلا کر پلوا دیا کہ آئندہ ایسے خطرے کا کوئی امکان ہی نہ رہے۔